Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

सुशीला

मुनशी सुशीलाल साहब

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

सुशील

गोविंद दिल
आवेरा
सन 1890

पंडित लक्ष्मण शास्त्री

सुशील

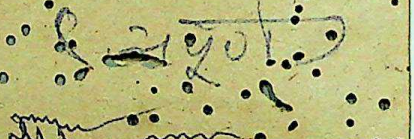

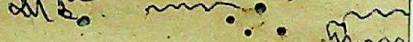

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
पुस्तक सं० ...

سوشیلا

ایک عصمت مآب استری کی سچی کہانی

[illegible] فارم مین

مصنفہ

منشی خوشی لال صاحب ورما المتخلص مسرور

متوطن قصبہ ٹیپاپی ضلع ایٹہ

حال نائب محافظ دفتر مال ضلع جہانسی

مطبع بہار ہند بجنور مین طبع ہوی

قیمت فی جلد ۸ر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوشیلا

مین

اس کتاب کو بہ کمال ادب اپنے سچے

مربی - اور - مہربان

بابو شنکر سہائے صاحب ورما وکیل عدالت

ضلع جہانسی کے

نام سے معنون کرتا ہون

خوشی لال ورما -

خوشی لال ورما کی بنائی ہوئی کتابین

مثنوی سرور - عقل و حمق کی بحث - گریکشن روز اول کا مسئلہ - قیمت ۱ر

بہار برسات - (ہندی) خوبی نام سے ظاہر ہے - " ۱ر

شکنتلا - ہندوستان کے مشہور شاعر کالیداس جی کی کتاب کا ترجمہ ڈراما - اپیرا دونون مین دیکھنے کی قابل - " ۸ر

ستی - ایک بنگالی دلچسپ ڈراما کا اردو ترجمہ - " ۸ر

بڑھاپے کی شادی - (ہندی مین) ڈراما - "

چونکہ یہ کتابین مختلف مطابع مین شائع ہوئی ہین اس لیے پتہ ذیل سے خط و کتابت کرنی چاہیے

المشتہر

دیبی دیال ورما مختار عام ریاست کیٹرہ ضلع جہانسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

[illegible] ہے اور سعد و نحس صرف گردش فلک کا نام ہے۔
منجمان اور رمالان والوں نے از روے علم حساب اس بات میں غور اور فکر کے
[illegible] ہے بالکل آنکھ بند کر کے [illegible] پیشین گویاں بے اوقات
[illegible] تدبیر اور تقدیر یہ اوہی ازل کے جزو ہیں۔ سیارہ اجرام سماوی کا
[illegible] کے گھومنے میں اس امر کی ہرگز اقتضا ضرور ہے۔ اس سے ثابت
[illegible] نہیں۔ زمانہ حال کے اکول کے طالب علم اس مسئلہ کو بہ آسانی
ثابت کر سکتے اگر نہ چھپا جائے۔ آفتاب اور زمین کو گردش ہے یہ مرکلہ ہے۔ اسی گردش
سے دن اور رات کا ہونا ہے۔ ہر ایک عناصر سے بنا ہوا انسان کا جسم بھی انہیں سے
[illegible] ہر چار دن وجود عالم ہیں محیطہ ہوتے ہیں اسی گردش کو اثر لحاظ
[illegible] کہ ہر سال زمانے کا برخلاف ہوتا ہے۔ اس کے بہت سے
[illegible] ظاہر ہونگے۔ دور کیوں جائیے۔
[illegible] اپنی ہی ہوا نے عمر کی ملاحظہ فرمایئے اور بھی بہت سے
[illegible] دیکھئے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ اوہین بے خوف
[illegible] اوہین کی ذات خاص ہر ایک کی حالت میں کیسا تغیر و تبدل واقع ہوا
[illegible] کہ زمانہ کے انقلاب سے کوئی بھی فرد بشر علیحدہ نہیں ہے کسان
[illegible] کوئی نہیں ہے زرگر [illegible] عمال بقول اسی اصول پر ہیں
اس گردش [illegible] ہیچ ہی [illegible] اوہین غرضی روح بھی اوہی حالت میں
پائے جاتے ہیں ہیچ ہے ع

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز

مطلب ہمارا صرف اس تمہید سے یہی ہے۔ کہ انسان کا ناؤ ہمارا صرف گردش
زمانہ کا اثر ہے۔ ہم اوس اثر کو آج سنیچر کے نام سے موسوم کرینگے۔ یہ آخری قدم
[illegible] سنیچر دیوتا کا ہمارے پیارے چند وکمار کے سر پر ہے۔ اوہین کا آج بتا
[illegible] ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آب اسوقت ۹ بجے ہین - عوام اپنی حوایج ضروری سے فارغ ہوکر اپنے اپنے
کاروبار مین لگ گئے - ملازمان سرکار بھی اپنی ڈیوٹی کے ساتھہ کچہری جانے کی طیاریان
کر رہے ہین - وکلاؤن نے اپنے موکلون کو کچہری پہونچنے کی ہدایت کردی
اون سے روپیہ وصول کرلیا - اور دلالون اپنے کچہری پر جاکر اپنی بچھا دی -
اپنی بندرج پہونچتے جاتے ہین -

چونکہ ان دنون سرگرمی پڑنے کے ساتھہ ہی اخبار نویس لوگ علی قدر مراتب
ہاتھی گھوڑون اور رتھون پر چڑھتے ہوے اردلی بازار کے راستہ سے کچہری کو جارہے
ہین - مگر صنکا اسوقت کچہری پہونچنا دشوار ہوتا ہے -

شہر بھر مین چندر کمار اور ارلینی کے مقدمے کی شہرت پھیل گئی ہے - عام سنگہ کو
لوگ کبھی کبھی دور سے بتلا رہے ہین - کہ ہالے اسنے فلان بیرسٹر کے کوٹھی کو مفت
پہنچا لیا ہے - اسلیے کچہری کے ملازمون سے آج معمول سے زیادہ کچہری مین ہجوم
دکھلائی دیتا ہے -

دس بجے کی ٹون مین سوینڈرنا تھہ وکیل کے آگئے اور کچھ
دیر بعد ساتھیون سے کہتا ہوا کہ سیندھے کچہری کو چلے آئے - بالوگلبندرنا تھہ وکیل
بنگال ہرکارہ مین ایک بڑے عہدہ کے عہدہ دار اور رئیس وکیلون مین ہین - ان کی ہانا آمدنی
دس ہزار روپیہ سے کم نہین ہے - آپ انگریزی مین کچھ پڑھے ہوے ہین - اسٹراف ارلینی
ایم اے سے ہین - تھاڈرہ گفتگو بہت ہی اچھا ہے - انگریزی لیاقت کا تو آپ پر خاتمہ ہے
بنگلہ کے بڑے بڑے عالم آپ کی زبانی کا لوہا مان گئے ہین - سنسکرت سے بھی آپ
لکچر انڈیا مین مہین ہے - سامعین کے دل پر آپ کی تقریر کا جادو ایسا اثر کرتا ہے کہ
ان خوبیون کے آپ انتہا درجہ کے رحیم بھی ہین - ملکی معاملات مین گورنمنٹ کے
ادنی کے ساتھہ رائے دینا آپ ہی کے حصہ مین ہے - آج بنگال کی رعایا
کو جو حقوق و صفات پر جو فخر ہے اور فخر کی بات ہے جو فرائض رعایا
ادا کرنے سے ہین اون کے ادا کرنے مین آپ قاصر نہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چندر کمار کے مقدمہ مین آپ بلا کسی محنتانہ کے تشریف لائے ہین - حاکم عدالت ان کی موجودگی مین بڑی احتیاط سے کام لیتے ہین - اور عوام طور پر کل انڈیا مین آپ ایک بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین - نرسنہ رائو سے آپ کا کوئی خاص تعلق نہین ہے - صرف دوستی کی وجہ سے اون کے الزام مین آپ نے کروڑون روپیہ کا نقصان کرکے وکالتنامہ داخل کر دیا اور یہی لحاظ رہا کہ آمدنی کا مرفہ نہ کیا - جب قوی اور سچی ہمدردی اسی کا نام ہے -

مسٹر ولیم راس جو انٹیرمیڈیٹ مجسٹریٹ جن کے اجلاس مین یہ مقدمہ پیش ہوا تھا - کیا گیا ہے - تنہا دو جج کے بیٹھنے پر زور دیتے ہین - اس وقت آپ کی عمر صرف اٹھائیس سال کی ہے - الا لیاقت علی اور پانچ سال کے تجربہ نے آپ کو پورا ایماندار حاکم بنا دیا ہے - اس لحاظ سے دو ہی شک ہونے پر ملزم کو فائدہ دیتے تھے کہ جھٹ بری کر دیتے تھے - پولیس کے بناوٹی مقدمون کا تو آپ جوتے ہی سے فیصلہ کرتے تھے - بیسیون ظالم اور بدمعاش تھانہ دار آپ کے حسن اضافت سے الہ آباد کے سنٹرل جیل مین بند ہیں -

رام سنگھ کو گو شہادت نفی کی جانب سے کچھ فکر نہ تھی لیکن وہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کی رائے کے خلاف ایک درخواست بحضور صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس مین بھیجنا چاہتے تھے کہ یہ مقدمہ کسی دوسرے حاکم کے اجلاس مین منتقل کر دیے جائین - لیکن یہ درخواست نامنظور ہوئی - اس وجہ سے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر کو بالو کا سندر ماتھر کے آنے کا حال معلوم ہو گیا تھا - اور خیال کیا کہ اون کی نفی سے اور ہمارے ایسی نہین ہے کہ جو ایک دوسرے مجسٹریٹ اور کو متاثر کر سکے -

رام سنگھ سے ایڈمنسٹریٹر دو جائداد کا کنسٹیبلون اور مدن موہنی مشنیٹ - راج کمار پرتاب سنگھ کرین چندر اور ہتھ - بین بہاری گواہان ثبوت کے حاضر عدالت ہوئے - یہ لوگ جانتے تھے کہ ہم چندر کمار کے خلاف شہادت نہ دین - لیکن پھر اسنار کے خوف سے کہ مارے پیٹنے ظاہر [illegible] اس سودا گر کو بھی برا نہ کرے

406.U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رام سنگھ نے بلوا لیا۔ کیونکہ وہ اوس نار کو شناخت کر گیا تھا۔ رام سنگھ اسسٹنٹ انسپکٹر منشی دیوی پرشاد کو مہلو سے مقدمہ سمجھا دیا تھا۔ اس لیے وہ بھی [illegible] میں پیروکار [illegible] کا بھی تحقیقات کرنے جا پہنچے۔

[illegible] دن چڑھے کے حوالات گاڑد آیا۔ اوس کے [illegible] اوس [illegible] اور [illegible] صورت سے چلے آتے تھے۔ اوس حالت [illegible] جو لکھ سکیں۔ چندر کا رنگ [illegible] ہو گیا تھا اور ایک سیاہ [illegible] پہنے ہوئے تھا۔ [illegible] ہمارے بالوں میں آج کئی روز سے کنگھا نہیں ہوا۔ اس لیے وہ بھی اس کی پریشانی سے پریشان تھے۔ چندر کا [illegible] اوپر کو اوٹھایا تھا۔ گرم اشک زمین پر گر کر [illegible] جلائے دیتے تھے ماتھوں کی شکن [illegible] ہتھکڑی [illegible] یہ مقام قابل [illegible] چلنا ہی بہتر ہے۔

بڈھا باپ بیٹے کی یہ حالت دیکھتے ہی زمین پر گر پڑا۔ لیکن [illegible] اوٹھایا اور [illegible] لیکن [illegible] کہاں۔ [illegible] جس کے قبضہ سے غلہ [illegible] ہو جاتا ہے جس کا کل سرمایہ [illegible] کی [illegible] چین جاتا رہے [illegible] کہاں۔ آج وہ اپنے کلیجہ کو دستا [illegible] چندر کمار کو حوالات میں بیٹھے ہوئے دیکھنا [illegible] کاش اگر چندر کمار [illegible] ہوتے تو اون کے بڈھے باپ [illegible] نہ ہوتا۔ [illegible] ہے۔

[illegible] کی یہی حالت زار ناگفتہ بہ ہے۔ اوسکا گلو سوہر [illegible] اوسکی ماں کی [illegible] لوگوں کے دلوں کو [illegible] دیتی ہے۔ اس [illegible] کہ [illegible] اگرچہ شوشیلا سے بڑی چڑھی نہیں ہے تو اوس سے [illegible] قدرت نے اوسے خود ہی اپنے ماتھوں بنایا ہے۔ اوسکے نورانی [illegible] عالم کو منور کر رہے ہے۔ اوسپر [illegible] ستاروں نے [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر سوال وجواب معمولی کے بیان کیا کہ آج سے آٹھ روز ہوے کہ چندر کمار مع اپنے احباب کرشن چندر - پرتاب سنگھ - امرناتھ - راج کمار - بپن بہاری جن کو میں خوب جانتی ہوں رات کے ایک بجے میرے مکان پر آئے - اور ارسی میری بیٹی سے اظہار محبت کرنے لگے - تھوڑی دیر بعد اور لوگ تو سب کسی کام کے لیے پیچھے اور آئے یہی اکیلے وہاں رہ گئے - ہاں موجودہ عدالت جو کہ ہی پر لٹکا ہوا تھا اسکو چندر کمار نے تمہارا جسکو میں نے دریچہ سے دیکھا تھا اور سمجھا تھا کہ دیکھنے کے لیے لٹکا رہا ہوگا میں نے کچھ نہیں کہا - تھوڑی دیر بعد جب یہ سب لوگ تو پھر پیچھے چندر کمار اوس ہار کو لیکر پیچھے اور آئے اور یہ کہا کہ میں چلا لی کہ میرا ہار لیے ہوئے چوہا کا طرح تب اچھ دیا چوکیدار آیا اور اوس سے یہ بات کہی لیکن ملزم بہت دور نکل گیا - اسی لیے وہ گرفتار نہ کر سکا صبح تھانہ میں رپورٹ کی - داروغہ جی نے خانہ تلاشی لی اور ملزم گرفتار - بسوال وکیل ملزم بیان کیا کہ میں نہیں کہہ سکتی کہ چندر کمار اوسوقت شراب پیے ہوے تھے یا نہیں - بسوال عدالت بیان کیا کہ اون کے طریق عمل سے بھی میں یہ بات نہیں کہہ سکتی

کرشن چندر پرتاب سنگھ اور امرناتھ کا اظہار حسب ذیل تھا

۱۲ دسمبر ۱۸۹۵ء کی رات کو جب ہم سب لوگ ایک جگہ جمع ہوے اوسوقت آپس میں یہ بات قرار پائی کہ آج ارسی کا مجرا ہونا چاہیے - چنانچہ چندر کمار بھی اوس روز حسب معمول وہاں آئے - اور ہم سب لوگ مع اون کے ارسی کے مکان پر گئے - کچھ دیر بعد ہم سب لوگ نیچے چلے آئے چندر کمار صرف تنہا وہاں رہ گئے - تھوڑے عرصہ بعد ہم سب وہاں پہونچے تو دیکھا کہ وہ اور ارسی آپس میں بات چیت کر رہے ہیں - ہم نے ہار موجودہ عدالت کھونٹی پر لٹکتے ہوئے نہیں دیکھا تھا - ہمارے پہونچنے سے چندر کمار تھوڑی دیر بعد نیچے اتر آئے - مدن موہنی نے شور کیا کہ چندر کمار ہمارا ہار چورائے لیے جاتا ہے - ہم نے بھاگتے ہوے نہیں دیکھا تھا جب تک اچھ دیا چوکیدار آیا اوسوقت چندر کمار ایک عرصہ کے فاصلہ پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو گئے تھے۔ بسوال وکیل ملزم بیان کیا کہ ہم لوگون نے اوس روز شراب نہین پی تھی اور چند رکمار کو بلائی تھی۔ اور چندر کمار شراب بالکل نہین پیتے ہین۔

بین نے حسب ذیل اظہار دیا۔

چندر کمار کو مین خوب جانتا ہون جس رات کا یہہ مقدمہ ہے اوس روز ہم سب لوگون نے شراب پی تھی۔ اور کرشن چندر نے چندر کمار کو زبردستی شراب پلائی۔ وہ نہی کثرت کے ساتھہ مین نے بہت منع کیا لیکن ان لوگون نے نہ مانا۔ بعد ازان یہہ لوگ ارسی کے ہمراہ آئے۔ ارسی کی پرتاب سنگھ اور کرشن چندر کی آشنائی ہے یہہ مین نے سنا تھا۔ بسوال وکیل ملزم بیان کیا کہ چندر کمار کو اوسوقت بالکل ہوش نہ تھا اور نہ اپنے قابو مین تھے۔ ان سب لوگون نے میرا بدھاشنکر کے کہنے سے ایسی شہادت دی ہے۔

رام سنگھہ بین کا اظہار سنکر غصہ کے مارے دانت کڑکڑانے لگا۔ مگر اوسوقت کر کیا سکتا تھا۔ میرا سوندر جی ہاضر تھے اور یہہ دیکھہ رہے تھے۔ اتنے مین مزا بیدا سن بلائے گئے اور اوسکا اظہار حسب ذیل ہوا۔

یہہ ہار موجودہ عدالت میری دکان سے دو مہینہ کا عرصہ ہوا جب مدن موہنی نے خریدا تھا۔ اسکی قیمت دو سو روپیہ ہے اور یہہ وہی ہار ہے جو میری دکان سے فروخت کیا تھا اور کچھہ مین نہین جانتا۔

اجودھیا کا اظہار حسب ذیل ہوا۔

اوس رات کو مدن موہنی چلائی کہ میرا ہار چندر کمار چور کر بھاگ گئے۔ مین دوڑا مگر ملزم بہت دور نکل گیا تھا۔ اس سے پکڑ نہ سکا۔ صبح تھانہ مین رپٹ لکھائی اور داروغہ جی نے تحقیقات کی۔

رام سنگھہ کا اظہار حسب ذیل ہوا۔

مدن موہنی کے آنے پر رپٹ لکھی گئی اور مین واسطے تحقیقات کے روانہ ہوا اور ملزم کی خانہ تلاشی لی۔ ملزم کے جس سے ہار موجودہ عدالت نکلا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

داسو نے بیان کیا تھا کہ یہہ ہار ہمارے مالک نے ہمیں رکھنے کو دیا تھا۔ ملزم پیشتر ہی مفرور ہوگیا۔ تا العبد نے مکان کا پتا دریافت کرکے چوکی پر گئے ہیں جاکر ملزم کو گرفتار کرکے یا لائیں عدالت ہیں۔

ہنومان اور جوانی کانسٹبل کا اظہار حسب ذیل ہوا۔

ہمارے سامنے ملزم کے گھر کی تلاشی لی گئی۔ یہہ ہار اس کے اندر سے نکلا۔ ملزم مکان پر نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ بھاگ گیا ہے کل۔ ہم دو آدمی کو پکڑ کر تھانہ میں لے آئے۔

شہادت بثبوت جرم ختم ہو چکنے کے بعد صاحب مجسٹریٹ نے ملزم کا اظہار حسب ذیل لیا۔

سوال۔ تمہارا کیا بیان ہے۔

جواب۔ ۱۱ دسمبر ۹۰ء کو میں حسب معمول کرشن چندر کے مکان گیا تھا وہاں یہہ سب لوگ تراب پی رہے تھے۔ مجھے بھی زبردستی پلا لی۔ مجھ پر نشہ غالب ہوگیا۔ پھر میں نہیں جانتا کہ اس کے مکان پر کیونکر پہنچا۔

سوال۔ یہہ ہار موجودہ عدالت تم نے چرایا۔

جواب۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہہ ہار میرے مکان سے کیونکر نکلا۔

سوال۔ کچھ تم سے اور مدن موہنی سے عداوت ہے؟

جواب۔ کچھ نہیں۔

سوال۔ پھر تم چوری ہونے کے ایک دن بعد کیوں بھاگ گئے۔

جواب۔ میری بیوی بیمار تھی اس کی چٹھی آئی۔ اس لیے میں چلا گیا۔

مجسٹریٹ نے اسقدر اظہار لیکر فرد جرم بنائی۔

مین کرڈلیو۔ راس۔ بنی۔ انس مجسٹریٹ درجہ اول ضلع بنارس تم حسب کار ذیل الزام قائم کیا ہوتا ہے کہ تم نے مدن موہنی مواجف کے مکان پر جاکر

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۲ دسمبر ۱۸۹۵ء کی رات کو یہہ ہار قیمتی دو سو روپیہ بلا رضامندی اوسکے قبضہ سے براہ بددیانتی علیحدہ کرکے سرقہ اندر مکان کے جرم کا ارتکاب کیا جس کی سزا دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند مین درج ہے اور جو میری سماعت کے لائق ہے اور پس حکم دیتا ہون کہ بربنا الزام مذکور مین تمہاری تجویز عمل مین لاؤن۔

سوال ۔ تمہارا آخری جواب کیا ہے۔ کچھ صفائی دوگے۔

جواب ۔ میرا وہی جواب ہے جو لکھا چکا۔ صفائی کچھ نہین ہے۔

بعد سنا جانے فرد قرارداد جرم کے بابو جوگیندر ناتھ نے بہت بڑی لمبی چوڑی بحث کی اور بہت سی نظایر کا حوالہ دیا۔ لیکن واقعات سے اونکا تعلق نہ تھا۔ علاوہ اسکے ہیرا سونار کے وقت سے گواہان شہادت کے دل پر ایسی دہشت بیٹھ گئی کہ وہ معقول جرح مین بھی نہ بگڑ سکے۔ اظہار الف نے تے کی طرح رٹ لیا تھا۔ آخر مین جب بابو جگیندر ناتھ نے بخوبی جانچا تو نہ دیکھا تب یہہ بحث کی۔ کہ ملزم کی وہ حالت جو وقت ارتکاب جرم تھی وہ اوس کی بلا رضامندی پیدا کی گئی اور وہ اوس حالت مین یہہ تمیز کرنیکا مادہ نہین رکھتا تھا کہ یا جو فعل کر رہا ہے وہ بیجا یا خلاف قانون ہے اس لیے ملزم اوس استثنا سے جو باب چہارم تعزیرات ہند کی دفعہ ۸۵ مین مندرج ہے مستفید ہونیکا مستحق ہے۔

مجسٹریٹ نے بعد غور بسیار مندرجہ ذیل تجویز پڑھ کر سنائی۔

خلاصہ تجویز عدالت

قیصر ہند ذریعہ مدن موہنی بنام چندر کمار جرم دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند

یہہ مقدمہ سب انسپکٹر رام سنگھ کبیر چورہ کا چالان کیا ہوا ہے۔ واقعات اس مقدمہ کے یہہ ہین کہ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۵ء کی رات کو ملزم کرشن چندر کے مکان پر اور وہان سے بہمراہی کرشن چندر۔ پرتاب سنگھ۔ راجکمار۔ امرناتھ۔ بپن بہاری اربسی کے مکان پر پہونچا۔ بیان کیا گیا ہے کہ سوائے ملزم کے اور سب لوگ اربسی کے پاس سے تھوڑے عرصہ کے بعد نیچے چلے آئے۔ مستغیثہ بیان کرتی ہے کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین نے دریچہ سے دیکہا کہ ملزم نے کہونٹی پر سے ہار قیمتی دو سو روپیہ اوتار کر دیکہا - وہ سمجہی کہ دیکہنے کے لیے لیا ہوگا بعد ازان جب یہہ لوگ اوپر پہونچے اوس کے تہوڑے عرصہ کے بعد چندر کمار ہار لیکر بہاگ گیا اور مدن موہنی چلائی - اجودہیا چوکیدار آیا - ملزم دور نکل گیا تہا اس لیے چوکیدار پکڑ نہ سکا جیسا کہ شہادت سے ظاہر ہے - صبح کو مدن موہنی نے استغاثہ رجوع کیا - رام سنگہ سب انسپکٹر نے اس مقدمہ کی تفتیش کی - شہادت جو منجانب اثبات جرم پیش ہوی ہے وہ بہت مضبوط اور قابل اعتبار ہے - صرف بپن کا اظہار ملزم کے اظہار کی تائید مین ہے - اوسکا یہہ بیان کرنا کہ ہیرا کے حرف سے یہہ شہادت مکمل کیگئی ہے منجانب ملزم ثابت نہین کیا گیا - اس لیے اوسکی شہادت ناقابل اعتبار ہے - ملزم نے اپنی برئیت مین کوئی صفائی پیش نہین کی - عالم وکیل ملزم نے عدالت کی توجہ دفعہ ۵ باب چہارم انڈین پنسل کوڈ کی طرف دلائی ہے - وہ اس سبب سے عدالت کے نزدیک واقعہ متعلقہ نہین معلوم ہوتی کہ اوس کی تائید مین کوئی شہادت نہین ہے - علاوہ اسکے اگر یہہ بہی مان لیا جائے - کہ ملزم حالت نشہ مین تہا اور وہ حالت اوسکی بے مرضی پیدا کی گئی - تو ارتکاب جرم کے تہوڑے عرصہ بعد اوسکا بہاگ جانا ہی واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ ہر واقعہ جو وجہہ تحریک یا طیاری کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا ہو جس سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہو واقعہ متعلقہ ہے (حسب دفعہ ۸ - قانون شہادت) علاوہ اسکے واقعات اس مقدمہ کے تمثیل (ج) دفعہ ۹ قانون شہادت کے بالکل مطابق ہین پس کہا جا سکتا ہے کہ ملزم اگر نشہ مین بہی ہو تو وہ حالت خود ارتکاب جرم کی نیت سے پیش بندی کرکے پیدا کی نہ کہ زبردستی کیگئی -

عدالت کی رائے مین جرم کافی طور پر شہادت موجودہ مسل سے ثابت ہے - چونکہ ملزم ایک امیر کا بیٹا اور سائستہ ہے اس لیے بری کرنا مقتضائے انصاف نہین ہے لہذا عدالت کی رائے مین عبرتاً سزا دینا ضروری اور لازمی ہے - حکم ہوا کہ ملزم تین ماہ قید سخت رہے -

اس حکم کے سنتے ہی نریندر بابو کا چہرہ فق ہوگیا - مونہہ پر ہوائیان اوڑنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اڑنے لگین - مگر جوگیندر بابو اونہین دم دلاسا دیکر اوسیوقت کی آنے والی گاڑی
میں چوبیس پرگنہ لیگئے - اپیل مین کچہہ سہارا تو تہا ہی نہین اس لیے اپیل کرنے کی
صلاح نہ دی -

چندر کمار کے مقدمہ کے بعد داسو کا مقدمہ پیش ہوا - صاحب مجسٹریٹ نے
داسو کو بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند تین ماہ قید سخت کی سزا دی - داسو نے نکلتے ہی
چندر کمار سے کہا کہ گہبراؤ مت - تمہارے عوض مین محنت و مشقت کرونگا لیکن تمہین
بعینہ جی تکلیف نہ دونگا -

اریسی کو بجرم دفعہ ۳۹ تعزیرات ہند تین ماہ اور چار دن قید محض کی سزا دیگئی
یہہ نہین معلوم ہوا کہ یہہ چار دن اسکی سزا مین کیون بڑہا لیے گئے -

رام سنگہ مونچہون پر تاؤ دیتے ہوے عدالت سے باہر نکلے

جانکی کا تسلسل - واہ واہ حضور تو تینون مقدمون مین کامیاب ہوگئے -

ہنومان - بہلا ہمین ہاتہہ کا لکہا ہوا مقدمہ آج تک چہوٹا ہی - وکیل لاکہہ
بحث کرین تو کیا ہوتا ہی - یہہ پولیس کی بات ہی حضور -

رام سنگہ - سچ تو کہنا کیسی سزا کرائی

ہنومان - اے حضور داسو نے خیر جو کچہہ کیا سو کیا - مگر اب چکی پیسنا
پڑیگی بچہ کو - اب یاد آئیل کہ پولیس سے اکڑنا ایسا ہوتا ہی -

رام سنگہ - اب مجہے بین بہاری کو دیکہنا ہی دیوانہ دیا ہو تو سہی -

جانکی - اونہہ - وہ کتنی بڑی بات ہی - آپ جب کہین تب -

رام سنگہ - بہائی یہہ تینون مقدمے تو باون تولہ پاور لی ہوے نا -

ہنومان - سچ ہی خداوند - اس مین شک ہی کیا ہی - اب انسپکٹری کی
کی مندیل بندہنے مین دیر نہین -

جانکی - شہر بہر مین دہاک بندہ گئی حضور - پرمیشر جانے ایسی کارگذاری
کر دکہانا ایسے ویسون کا کام نہین ہی - خداوند !

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رام سنگہ - اب ہم صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سے ملنے جاتے ہین تم بھی تھانہ کو جانا

دسوان باب

دکہلائے داغ دل نے گلستان نئے نئے
وحشت دکہا رہی ہے بیابان نئے نئے

کاشی کا رستہ اور غریب جوگن

صبح کا دلکش اور سہانا وقت ہے نسیم سحر کے اثر سے کلیان چٹک چٹک کر اپنی بہینی بہینی خوشبو سے دل و دماغ کو معطر کر رہی ہین صحرائی جانور درختون پر بیٹھے ہوے زبان حال مین پرمیشر کی یاد مین محو ہین - رات بہر کے بچھڑے ہوے چکوے چکوے ایک جگہ بیٹھ کر اوس جامع المتفرقین کے شکریہ مین تر زبان ہین - زاہد نے یاد رب کی اور خیر سب کی کا نعرہ لگا کہا ہے - چاند کی جھلملائی ہوئی روشنی اشارہ کر رہی ہے کہ شام مایوسی کی سحر امید ہونے مین کسر نہین - وفادار معشوق پہلوے عاشق سے علحدہ ہونے کو بند کر رہے ہین مگر حسرت زدون کی وسعت تمناؤن کو ملاحظہ کیجیے کہ نہین ذرا اور ٹھہر لے کہہ دیتے ہین - کوئی اپنی آنکہون کا پہیلا ہوا کاجل - کوئی مسکا ہوا آنچل اور اوترا ہوا لاکہا ہی آئینہ مین دیکہہ رہا ہے - کوئی حسرت انگیز الفاظون مین پر درد لہجہ کے ساتہہ یہی کہہ رہا ہے شب وصل آخر سحر ہو گئی -

مندرون مین گھڑیال اور ناقوس کی آواز بلند ہو کر ہدایت کر رہی ہے

اوٹہو سونے والو سحر ہو گئی بڑے بوڑہے اوٹہہ اوٹہہ کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رام دہن لگی گوپال دہن لگی کے ہی دہن مین مست ہین۔ مہربان مائین اپنے بچون کو محبت کے ساتھہ جگا جگا کر کہہ رہی ہین کہ بیٹا اوٹھو کلیوا کر کے پاٹشالہ جاؤ۔ غرضیکہ اسوقت کوئی بہی ایسا فرد بشر نہین جو خوش نظر نہ آتا ہو۔

سورج کے طلوع ہونے مین صرف پندرہ منٹ کا عرصہ باقی ہی۔ دریا کی دہیمی دہیمی رفتار عجیب طرح سے دل عشاق پر موجزن ہی۔ دونون کنارون پر گرتا ہوا کہر دود آہ آتشین کیطرح صاف اور شفاف پانی کو بہر کا رہا ہی ورنہ یہہ گرمی کہان۔

ایک حسین نازنین دریا کے روس پار بین کاندہے پر رکہے۔ بال بکہیرے چہرہ درخشان پر موتیون کی خاک ملے۔ جوگیا کپڑے پہنے ہوے کچہہ گا رہی ہی یا وحشت! یہہ کیسا گانا ہی۔ حق تو یہہ ہی کہ اعجاز ہی۔ صحرائی جانور آس پاس کہڑے ہوے بین کے میٹھے سر اور گانے کی پیاری آواز پر سوز سنکر آنسو بہا رہے ہین۔ اوسکا چہرہ اور طریق عمل ثابت کیے دیتا ہے کہ اس غریب جوگن نے کسی کے ہجر مین بروگن بنکر گہر سے باہر قدم نکالا ہی۔ اوس کے عالم افروز حسن نے جنگل مین وہ رونق دکہلائی ہی کہ لوگون کو گمان ہوتا ہی کہ ماہتاب تہک کر آسمان سے زمین پر آگرا ؎

نکل آئے وہ جب بن ٹہن کے اپنے گہر سے محفل مین
زمین پر ہو گیا دہوکا ہمین ماہ درخشان کا

پیارے ناظرین! آپ نے پہچانا کہ یہہ کون حرمان نصیب آفت زدہ غریب جوگن ہی؟ یہہ وہی ہمارے چندر کمار کی عفت مآب نیک بخت بیوی سوشیلا ہی کہ جو اپنے شوہر کی موجودہ مصیبت سے تنگ آکر نکل کہڑی ہوی اور شرم و حیا کو دہتا بتا دیا ؎

کوئی میرے دل سے پوچہے تیرے تیر نیم کش کو
یہہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

اب وہ اس وقت ایک شوالہ کی سیڑہیون پر قدم رکہے ہوے یہہ مناجات (اتیت) پڑہ رہی ہی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

॥ नारीकुलमिदं त्वमि परीतमविभ्रमगिरं
न विद्मस्तत्तत्त्वं वयमिह बुधत्वंनु सवीं ॥

کے اتنے مین آواز آئی "بچاؤ بچاؤ - اپنے مقصدون کا میاب ہوگی - لیکن دنیا سے بچنے کے لیے پاگل بنجاؤ" -

اس آواز کے سنتے ہی سوشیلا بہت خوفناک پڑی اور خوش بخش شہر کی طرف جلدی الفلق سے دوڑی - وہی مکان کے قریب پہونچی جہان پیارے دلبر کمار نے شہر لی تھی - جوگن کی بھولی بھولی صورت اور خوبصورت چہرہ کو دیکھکر لوگ مجھ سوچنے لگتے - راجکمار اور امرناتھ بھی اس جگہ آوارد ہوئے -

راجکمار - (امرناتھ سے) یہی سچ کہنا گیا تمکین جس ہے - والدہ اس کی ناگنی کے کاٹے کا تو منتر ہی نہین -

امرناتھ - اور تمکہہ بھی کیا رہی ہے - ہم نے تو آجتک ایسی خوبصورت عورت نہین دیکھی -

راجکمار - ابھی بچپن کی بڑی ہے پڑی - بھلا اس سے پوچھو تو کہ تم نے ایسی صورت کیون بنالی ہے -

امرناتھ - نیت بد تو نہین ہے - ابھی کہدیتی ہے -

راجکمار - ارے مان تو کرو -

امرناتھ - (جوگن سے مخاطب ہوکر) کیون جگت موہنی آپ کا کہان سے آنا ہوا اور کہان جانیکا ارادہ ہے -

جوگن - ہمارے رام پرم نگر سے آئے ہین اور جلیخانہ جائینگے کرپا کرکے ہمین راستہ بتادو

* ہے شیو! آپ ہی آفتاب آپ ہی ماہتاب آپ ہی باد آپ ہی آتش آپ ہی آب آپ ہی خاک آپ ہی ربن آپ ہی آتما (حواس باطنی) ہین عارفان کامل آپ کی صفاتی حالتون کو اسطرح بیان کرتے ہین لیکن میرا من تو یہی کہتا ہے کہ آپ ہر شے مین جلوہ گر ہین آپ ہی محیط کل ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راجکمار۔ کسی کی چوری کرو جیل خانہ خود بہ خود پہونچ جاؤگی۔ تھوڑا عرصہ ہوا جب ہم نے ایک آدمی کو جیلخانہ بھجوا ہی دیا تھا۔

جوگن۔ مہاراج! ہمیں تو دو وہ آدمی کون ہے۔

امرناتھ۔ (راجکمار کی انگلی دبا کر جوگن سے) بھلا تم اپنی شادی بھی کروگی کسی سے۔

یہ بات سنتے ہی جوگن ہنس پڑی اور اینٹھنے لگی۔ راجکمار نے کہا بھئی یہ باگل ہے اور پاگل کے مونہہ لگنا عقلمندوں کا کام نہیں۔ جوگن نے پوچھا کہ مہاراج! آپ نے جیلخانہ کا راستہ نہ بتایا۔ راجکمار نے اوسے دو ویہ دیکر کہا کہ بس یہی ہاتھی ہاتھہ کی طرف چلی جاؤ تھوڑی دور پر تمہیں ایک بڑا سا مکان ملیگا جس کے صدر دروازہ کے کواڑوں پر لوہا چڑھا ہوگا بس سمجھ لینا کہ وہی جیلخانہ ہے۔

سوشیلا ہاتھی ہاتھہ کے راستہ پر چلدی اور اسی وقت اوس مقام پر پہونچی جہاں اوسکے پیارے چندر کمار کو قید کیے ہوئے سخت زمین کھود رہے ہیں۔

کتنے افسوس کا مقام ہے کہ جس چندر کمار نے کبھی موٹے کپڑے کا نام بھی نہ سنا آج وہی چندر کمار جیلخانہ کے بنے ہوئے موٹے کپڑے کا کرتہ اور سیاہ لوئی اور گھٹنوں سے اونچا جانگیا پہنے ہوئے دکھائی پڑتا ہے۔ جس کے گلے میں پھولوں کا ہار گرانبار ہوتا تھا آج اوسی گلے میں لوہے کا سخت طوق پڑا ہوا ہے۔ ہائے افسوس کہ جس کے دیدار کے ہزاروں ہی حسین تمنا کرتے تھے۔ وہی چندر کمار آج ہے کہ جس کی صورت دیکھنا ناگوار خاطر ہے۔ یہ کسی کا قصور نہیں ہے صرف اوس کا ہے۔ الیشور ہی اوس کے خلاف ہے۔

جیلخانہ کی سخت محنت نے اوسے بالکل مضمحل اور زار کر رکھا ہے۔ اسقدر تھک کر ذرا بیٹھہ گیا ہے۔ کہ وارڈر نے آتے ہی دو کوڑے لگائے۔ جو جسم کا گوشت اوڑا لیگئے۔ مجبوری نے اوسے پھر زمین کھودنے پر آمادہ کیا۔

چندر کمار۔ ہا کرشن! ہا راجو! بالو! ہا! لرناتھہ! ہا! اب تم کہاں ہو! ہمیں تمہیں سمجھے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُف رے ستم انسانی - آہ قہر آسمانی اب نہین سہا جاتا - ہا! پیاری سوشیلا تمہارا کاشانۂ دل کیا بغیر چندر کمار کے منور ہوگا - کیا تم نے اپنے بالون مین کنگہی کی ہوگی نہ جانے تمہاری کیا حالت ہوگی خبردار! گہبرانا مت زندہ رہے تو صرف ایک ماہ بعد ہم تمہین ملین گے - نہین تو پیاری! سمجہہ لینا کہ وہ ہمیشہ کو رخصت ہو گئے - ہائے ستم اب نہین سہا جاتا -

وارڈر - (غصہ کے ساتہہ) یہہ کیا ہائے ہائے پیار کہی ہے (چابک لگا کر) کام نہین کرتا بے -

چندر کمار - دیکہو اگر تم مجہے زیادہ تکلیف دوگے نہ تو اسی پہاوڑے سے اپنا کام تمام کیے ڈالتا ہون اور تمہارا پہر کس کر دوگا -

سوشیلا دور ہی سے یہہ کیفیت دیکہہ رہی تہی - چندر کمار کی زبان سے جسی سوشیلا کا نام نکلا - تاڑ گئی کہ ہائے یہی ہمارے پیارے چندر کمار ہین - جی مین سوچنے لگی - الٹیر میرے پیارے کی یہہ حالت اور مین دیکہون - فی الحقیقت یہہ آنکہین ایسی ہین جو پہوڑ ڈالیجائین جن آنکہون نے چندر کمار کا وہ حسن دلفریب دیکہا ہے جسے رمبہا دیکہنے کو ترستی تہی کیا اوسی نظر سے یہہ گت دیکہون - اے سر جانی! ہر رتبہ گربہ! جمراج کو اجازت دو اور مجہہ پاپنی کو زمین سے اوٹہاؤ - میرے عذابون سے دیکہو پر تو تی رمسائل (تحت الثریٰ) کو دہنسی جاتی تہی - آج مدد نہ ہوگی تو بالیقین سوشیلا ابہی ابہی زہر کہا لے لیتی ہے - اوسے دنیا مین دم بہر جینا اچہا معلوم نہین دیتا -

سوشیلا عین حالت اضطراب مین تہی - روتے روتے اوس کی آنکہین بیر بہوٹی کیطرح سرخ پڑ گئی ہین - وہ اسوقت اپنے آپ مین نہین قریب تہا کہ طایر روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے - یکایک آواز آئی -

"ہین خبردار کیا پچہلی ہدایت بہول گئی جس کام کیلیے آئی ہے وہ کام کر"

اس آواز کے سنتے ہی سوشیلا اپنے دل مین بہت ہی نادم ہوی ہاتہہ جوڑ کر کہنے لگی - "گرو دیو! چہما کرو داسی بہول گئی"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آخر سوشیلا اوٹھہ کر بین بجاتی ہوی آگے بڑہی اور چندر کمار جس جگہ کام کر رہا تہا اوسکے قرب مین پہونچی۔ آرزو ہوی کہ کچہہ بات چیت کرے لیکن کسی آنے والے خیال نے کچہہ اس طرح اوس کے مونہہ پر ہاتہہ رکہدیا کہ آگے کچہہ نہ کہہ سکی اور ٹپ ٹپ اوس کی آنکہون سے آنسو نکلنے لگے کہ اتنے مین داروغہ جیل کہڑک سنگہ جاٹ بہرتپور کے رہنے والے تشریف لائے۔

کہڑک سنگہ انتہا درجہ کے ظالم اور سنگدل آدمی ہین۔ انہین کسی کی محبت اور کام نہین دو چار مرتبہ قیدیون کے ہاتہہ سے پٹ بہی چکے۔ اسکی کچہہ پروا نہین۔ وہ اسوقت قیدیون کے کام کو دیکہنے آئے ہین۔ سوشیلا نے اوس کے لباس سے پہچان لیا کہ جیل کا افسر یہی ہے اسے کسی طرح گانٹہنا چاہیے۔ اگر یہہ قابو مین آگیا تو پہر چندر کمار کو تکلیف دینے والا کوئی نہین ہے۔ اسنے آگے بڑہکر کہا "مہاتمن سنکار"

کہڑک سنگہ۔ (حیرت کے ساتہہ) تم کون ہو

سوشیلا۔ مین منج گہوک اپسرا ہون۔ اندر لوک سے تمہارے ملنے کو آئی ہون۔

کہڑک سنگہ۔ (ایک وارڈر سے) پاگل ہے کیا؟ اندر لوک کی اپسرا یہان کیون آنے لگی۔

وارڈر۔ حضور! حسن تو ایسا ہی ہے۔ کیا تعجب ہے اگر ایسا ہی ہو

کہڑک سنگہ۔ (اوسی وارڈر سے) تم بہی نرے لوہی رہے ہمارے یہان بہرتپور اور کامی مین تو اس سے بڑہ چڑہ کر سیکڑون کیا ہزارون ہی ہونگی۔

وارڈر۔ ہون تو کیا تعجب ہے۔ مگر میری نظر سے تو آجتک ایسی خوبصورت عورت گذری نہین۔

کہڑک سنگہ۔ (سوشیلا سے) پریئے! تم کہان جاوگی؟

سوشیلا۔ جیلخانہ کو۔

کہڑک سنگہ۔ (وارڈر سے) دیکہو مین نے تب ہی کہا تہا کہ یہہ پاگل ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امید کیجائے۔ یہہ کم بخت بہی دہوکا دیکر رفو چکر ہوا۔ افسوس پہنسی پہنسائی چڑیا میرے ہاتہہ سے نکل گئی۔ خود کردہ را علاجے نیست۔

کہڑک سنگہ نے سوچا کہ اب تو کپالک چلا گیا ہوگا گہر سے باہر جون ہی آئے مہاراج دیوتا کو سروقد کہڑے پایا۔ سمجہہ لیا کہ یہہ کم بخت یون نہ ٹلیگا۔ خیر آؤ۔ آزمائین تو سہی۔ آتے کے ساتہہ ہی ڈنڈوت کی۔

کپالک۔ بیٹا خوش رہو مین تمہاری دلی محبت دیکہہ کر نہایت ہی خوش ہوا۔

کہڑک سنگہ۔ مہاراج مین سادہوون کی خدمت مین ہمیشہ مستعد رہتا ہون۔

کپالک۔ تم بہت ہی اچہا کرتے ہو۔ شاباش ہی آفرین ہی تمکو بیٹا! تم کتنی تنخواہ پاتے ہو۔

کہڑک سنگہ۔ تنخواہ تو صرف پچاس ہی روپیہ ملتے ہین لیکن اوپر کی آمدنی اچہی ہی۔

کپالک۔ اچہا تو مین تمہین دس روپیہ روز کی کیمیا بنانی بتا دون تو تم مجہے کیا دوگے کہو۔

کہڑک سنگہ۔ دینے کو ہمارے پاس کیا ہی اگر تم ایسا کر دوگے تو ایک سی استری کا خون ضرور ہی دون گا۔

کپالک۔ ہان تو ہاتہہ مارو۔

کہڑک سنگہ۔ بس جو کہدیا ہی وہ کرین گے

کپالک۔ اس مین فرق تو نہ ہوگا؟

کہڑک سنگہ۔ فرق کی بات ہی کیا ہی۔

کپالک۔ اچہا تو تم میرے ساتہہ چلو مین تم کو اپنی کرامات دکہلاؤن جب تمہین یقین آئیگا۔

کہڑک سنگہ۔ بہتر چلیے۔

الغرض کہڑک سنگہ اور کپالک دونون اوس جنگل کی طرف چل دیے جو جیلخانہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تہوڑی دور کے فاصلہ پر تہا۔ کپالک نے دیکہا کہ کہڑک سنگہ کو میرا پورا اعتقاد ہے۔ خوش ہو کر کہا کہ بیٹا مین سرستی جی کے منتر کا اواہن کرتا ہون۔ سرستی جی آسمان سے ابہی ابہی اوتر نگی تم اونکے درشنون سے فیضیاب ہونا لیکن ڈرنا مت۔

کہڑک سنگہ نے کہا بہت اچہا مہاراج آپ اواہن کرین۔ یہہ سنکر کپالک کچہہ دل ہی دل مین پڑہنے لگا اور کہڑک سنگہ سے کہا کہ تم آنکہین بند کر لو۔ کہڑک سنگہ نے آنکہین بند کر لین۔ تہوڑی دیر بعد کہا کہ بچہ آنکہین کہول۔ کہڑک سنگہ نے آنکہین کہول دین۔ کہولنے کے ساتہہ ہی ایک خوبصورت حسین عورت کو مین کاندہے پر رکہے کہڑا ہوا پایا۔ یہہ فوراً ہی اوسکے قدمون پر گر پڑا۔ اٹہنا چاہتا تہا کہ وہ عورت چٹ نظرون سے غائب ہو گئی۔ کہڑک سنگہ ششدر و حیران کہڑا رہ گیا۔

کپالک۔ کیون بیٹا درشن کر لیے؟

کہڑک سنگہ۔ ہان مہاراج بہت ہی اچہی طرح سے۔ اب مجہے کیا اجازت ہے۔

کپالک۔ اچہا تم اب اپنے گہر جاؤ لیکن ہماری بات کی یاد رہے۔

کہڑک سنگہ۔ بہلا یہہ کہین بہولنے والی بات ہے۔ آج ہی شام کو حاضر کرونگا۔

کہڑک سنگہ۔ کپالک اس عجیب و غریب کرامات کا بالکل قائل ہو گیا۔ اوس نے اچہی طرح سے سمجہہ لیا تہا کہ سوشیلا کے سوائے اور ستی استری کا بنارس مین آسانی سے ملنا غیر ممکن ہے چل کر اوسے گانٹہونگا۔ اب کہڑک سنگہ کے پنجے سے نکل کر کہان جا سکتی ہے کہڑک سنگہ دس روپیہ روز کا کیمیا گر ہو جائے تو پہر کیا کہنا ہے۔ ایک استری کی ہتیا کرنا کون بڑی بات ہے۔ یہہ خون جس کی گردن پر ہوگا اوس کی گردن پر۔ میرا اس مین کیا نقصان ہے۔

کہڑک سنگہ اپنے دروازہ پر اس فکر مین بیٹہے ہوئے ہین کہ آج نہین معلوم وہ غریب جوگن اسوقت تک کیون نہین آئی کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ اتنے مین سوشیلا جہومتی ہوئی مستانہ وار گاتی ہوئی آئی۔ کہڑک سنگہ اوسکی صورت دیکہتے ہی خوش ہو گئے۔ سوشیلا نے پہلے روز سے داروغہ کہڑک سنگہ کو اپنے اوپر زیادہ مہربان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پایا نہایت عاجزی سے کہنے لگی:

مہاشے۔ آپ میری اس روز روز کی تکلیف دہی سے رنجیدہ خاطر تو نہین ہو۔

کہڑک سنگھ۔ نہین ہرگز نہین۔ جو تمہارے لائق کام ہو۔ کہو مین طیار ہون۔

سوشیلا۔ مہاتمن۔ اگر آپ مستحکم وعدہ کرین تو عرض کرون۔

کہڑک سنگھ۔ بھگوتی! جلد کہو۔ مین تمہارا امکان پورا کرونگا۔

سوشیلا۔ مہاشے! امید ہے کہ آپ بالکل نہین ہون گے جیسا کہ تم خیال کرتے ہو۔ مین صرف یہ چاہتی ہون کہ تمہارے کم بخت قیدی چندر کمار کی عورت ہون۔ (آنکھون مین آنسو بھر کر) تمہیں رحم آوے۔ مہاشے! مجھ دکھیا پر رحم کرو۔ ہائے محلون کی رہنے والی یہ نازنین عورت کبھی اسطرح کھلے خرابے مین رہنے سے مرجھا سکتی ہے لیکن انیشور کو ایسا ہی منظور تھا بس اب زیادہ نہین کہہ سکتی ہون۔

کہڑک سنگھ۔ بس مین سمجھ گیا۔ تم اوسے چھوڑانے آئی ہو۔ بھگوتی اطمینان رکھو اب مین اوسے تکلیف نہ دونگا لیکن تم اسکا عوض مجھے کیا دوگی؟

سوشیلا۔ مہاشے جان سے زیادہ عزیز تو اور کوئی شے نہین ہے۔ مجھے اوسکے دینے مین بھی عذر نہ ہوگا۔ لیکن آپ اور کسی طرح کا ادھرم تو دل مین نہ لاوینگے۔

کہڑک سنگھ۔ رام رام بھگوتی یہہ تم کیا کہتی ہو۔ یہہ بات کیا تمہارے مونہہ سے نکلتی ہوئی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ ہرگز نہین مین صرف ایک چیز مانگونگا بس۔

سوشیلا۔ کہیئے کہ آپ جلدی سے کہین۔

کہڑک سنگھ۔ دیکھو تمہارے خاوند نے دو مرتبہ مجھ محافظ کو مارا ہے۔ اگر مین چاہون تو اسکو دو سال کی سزا اور دلا سکتا ہون۔ اس لیے تمہاری بھلائی کے لیے مین نے اپنے گرو سے یہہ بات دریافت کی اونہون نے کہا کہ ابھی چندر کمار کو چار مرتبہ اور بچا ہوگی مین نے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی ہے جس سے وہ نجات پالے۔

سوشیلا۔ ہان مان مہاشے پھر گرو نے کیا کہا۔

کہڑک سنگھ۔ پھر اونہون نے یہہ کہا کہ اگر چندر کمار کی نیک بخت استری اسے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جگر سے آٹھ روز تک برابر چھٹانک بھر خون چاند مونڈی درگاہ کو چڑھالے تو وہ البتہ پھر اس عذاب عظیم سے رہائی پا سکتا ہے۔

سوشیلا۔ تو مہاتمن! دیر نہ کرو۔ سوامی کے واسطے اگر استری کا شریر تک بھی کام آجائے تو اس سے بڑھ کر دنیا اور عاقبت میں اوسے اور کونسی سعادت نصیب ہو سکتی ہے۔ کاش ہمارے پیارے کے پسینہ پر ہمارا خون نچھاور ہو جائے تو اپنے نزدیک لطف طبیعت حاصل ہو (خود بخود) یہہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اے دل اضطرابی کو کام میں نہ لانا۔

کھڑک سنگھ۔ اچھا تو آج شام کو ہمارے ساتھ سمسان میں چلوگی۔

سوشیلا۔ ضرور چلونگی۔ شک نہ ہوگا۔

کھڑک سنگھ۔ تم اپنی بھلائی برائی اچھی طرح سے سوچ لینا۔

سوشیلا۔ مہاشے! میں نے خوب سوچ لیا۔ لیکن تم بھی اپنے وعدہ کو ایفا کرنا۔

کھڑک سنگھ۔ اونہہ۔ وہ کون بڑی بات ہے۔ وہ تو اپنے ہی قابو میں ہے۔

سوشیلا۔ تو یہہ بھی کون بڑی بات ہے۔ یہہ بھی تو اپنے ہی قابو میں ہے۔

کھڑک سنگھ۔ تو میں آج ہی چندر کمار کو ہسپتال میں بھیجدونگا۔ ہاں اونہیں تکلیف نہ ہوگی۔ اور تم بھی دو دانہ مل آیا کرنا۔

سوشیلا۔ بہت اچھا دیا تو!

کھڑک سنگھ۔ تو تم شام کو ضرور آجانا۔

سوشیلا۔ جیسی آگیا۔

یہہ کہہ کر سوشیلا تو چلی گئی۔ کھڑک سنگھ کا بال بال خوش ہو گیا۔ دل میں کہنے لگا کہ بھلا کھڑک سنگھ کے ہتھکنڈوں میں جب بڑے بڑے آجاتے ہیں تو یہہ عورت کیا تھی مجھے یقین کامل ہو گیا کہ یہہ عورت ضرور اپنا خون دیدیگی۔ بلا سے زندہ رہے یا مر جائے لیکن اپنا تو بھلا ہوگا۔ ہمیں تو اپنی بھلائی سے مطلب ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ناظرین! آپ نے سوشیلا کی محبت کا اندازہ کیا۔ ہائے آج بھارت ورش کو ایسی ہی ستوبر پرست اور وفادار عورتوں کی ضرورت ہے۔ ہماراں سکنتلا۔ ارنا ساوتری دمینتی کی ہمارے مین ہمارے پیاری سوشیلا کا نام بھی لیا جائے تو کچھ بیجا نہین ہے۔

اب اسوقت گھڑی نے ٹن ٹن چھ بجا دیئے۔ سورج غروب ہوگیا۔ جانور اور اوڑ کر آشیانون کو جانے لگے۔ مسافرون نے کمر کھول دی اور جو بیچارے رستہ مین تھے جلدی جلدی قدم اوٹھائے ہوئے شہر کی جانب چلے آرہے ہین۔ کھڑک سنگھ بھی جو ضروری سے فارغ ہوکر سوشیلا کی یاد مین بیٹھا ہوا تھا کہ سوشیلا اپنے وقت پر آپہونچی۔ کھڑک سنگھ اوسے لیکر جنگل کی طرف چلدیئے اور اوسے لیجا کر ایک غار مین چھپا دیا۔ اور یہہ کہدیا کہ خبردار ڈرنا مت۔ مین تمہین اکر لیجاؤنگا۔

سوشیلا نے اپنے دل مین سوچا کہ نہین کھڑک سنگھ دغا تو نہ کریگا۔ پھر سوچی کہ اگر کچھ دال مین کالا دیکھونگی تو کمر سے لگی ہوئی کٹار سے دو ایک کا کام تمام کردونگی۔

کھڑک سنگھ سوشیلا کو چھوڑ کر آگے بڑھا۔ اور گرو گرو کہہ کر پکارا لیکن گرو نے نہ سنا۔ اب تو اسے غصہ بنے بے طرح اڑے ہاتھون لیا۔ جی مین کہنے لگا۔ بدمعاش کہین کا اوجکا۔ کھڑک سنگھ کے سپاہیہ مین ہی جان دیکھا جاویگا مگر اوسنے تو مجھے عجیب وغریب قدرت دکھلائی ہے اوس نے صرف یہی کہا تھا کہ تین روز تک عمل مین سونا بنانا سیکھ جاؤگے۔ آسمان پر اوڑنیکی طاقت آجائیگی۔ جس عورت کو چاہوگے اپنے قابو مین کرلوگے۔ وقت بھی بہت نہین ہے۔ اگر سونا بنانا سیکھ لیا تو پھر دلی کی بادشاہت پر لات ماردون تو بھی مگر ہے ذرا ٹھیری کہیر کم بخت جا۔ کہان گیا۔ ابھی تو اندھیری رات ہے اور یہہ خوفناک مرگھٹ کہ کھڑک سنگھ تو ابتدا سے عمر سے جنگل کی نوکری کرتا ہے اس سبب سے اوسے کچھ نہین لگتا۔ دوسرا ہوتا تو قدر و عافیت معلوم ہوتی۔ کھڑک سنگھ انہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میخوالات مین محو تہا - کہ کیا لک بہی ڈہونڈتا ڈہونڈتا آگیا -

کہڑک سنگہ - ارے کیا ہوت ہی ہوت -

کیا لک - بچہ ڈرے مت تمہین ہون -

کہڑک سنگہ - ارے آہ گرو مہاراج - مین تو تمام جنگل مین آپ کو ڈہونڈہ آیا آپ کہان چلے گئے تہے -

کیا لک - کہین نہین یہان رہا - ہان وہ آلی -

کہڑک سنگہ - ہان - تو اوسے لاؤن -

کیا لک - اوسے لاؤ - مین نہین دہونی سنگا ہون -

کہڑک سنگہ یہہ سنتے ہی سوشیلا کے بلانے کو گیا - کیا لک نے آگ روشن کی - سوشیلا کو کہڑک سنگہ نے آوازدی - وہ نکل آئی - کہڑک سنگہ نے کہا کہ ہمارے گرو وہ جہان آگ چکنی ہی پوجا کر رہے ہین - اسی لیے اونہین تہوڑے سے خون کی ضرورت ہی تو راضی ہو -

سوشیلا - آپ نے اپنے وعدہ کو الفا کیا - تو کیا مجہ سے اتنا بہی نہ ہوگا کہ مین ذرا سنا بوی کے لیے خون نہ دون -

کہڑک سنگہ - نہین اب کسطرح کا انکار تو نہ ہوگا -

سوشیلا - ہانے کہڑک سنگہ تم ابہی ناتجربہ کار ہو - مین اپنے سوامی کے جہان تک دینے کو تیار ہون - دیکہو میرے بدن پر داغ پڑ گئے - جب میرے سوامی کو تمہارے نوکرون نے درے لگائے -

کہڑک سنگہ - (مسان دیکہہ کر) آف رے غضب -

سوشیلا - کہڑک سنگہ جی شاید آپ نے وہ شعر نہین سنا -

خون رگ مجنون سے ٹپکا فصد جو لیلی نے لی
عشق مین تاثیر ہے پیدا جذب کامل چاہیے

حاصل کلام دونون باتین کرتے ہوئے کیا لک پاس پہونچے کیا لک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوشیلا کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہہ ستی استری ہے دل مین کہنے لگا واہ کہڑک سنگہ کیا کہنے ہین۔ پھر سب حال پوچھا۔ کہڑک سنگہ نے کل کچا پکا کہہ کر سنایا۔

کپالک۔ (سوشیلا سے) بہگوتی! اب تم ادہر تم کے بیٹھو اور بھگوتی کا دہیان کرو۔

سوشیلا۔ جو آگیا مہاراج۔

کپالک۔ (چہری تیز کرکے کہڑک سنگہ سے) یہہ چہری لو اور کٹورا بس اتنا خون نکالو۔

کہڑک سنگہ (سوشیلا کی طرف چہری لیجا کے) مہاراج! مجہہ سے یہہ کام ہرگز نہ ہوگا۔ میری ہمت نہین ہوتی کہ مین سوشیلا کے کلیجہ مین چہری چلاؤن۔

کپالک۔ ارے تم بڑے ڈرپوک ہو۔ اگر یہہ نہ ہوگا تو کام کیسے سدھ ہوگا بچہ

کہڑک سنگہ۔ تو کیا! یہہ اب مجہی کو کرنا ہوگا۔

کپالک۔ اور نہین کیا مجہکو۔

یہہ سنکر کہڑک سنگہ نے پھر چہری ہاتہہ مین لی اور سوشیلا کی طرف لیجا کر چاہا کہ کلیجہ مین مارون کہ یکایک چہری پہر ہاتہہ سے گر پڑی۔ دل مین سوچنے لگا کہ نہ جانے جیلخانہ مین کتنے آدمیون کو عقوبت دی لیکن میرے دل کی یہہ کیفیت کبہی نہین ہوی تہی جو اسوقت تہی۔ اگر مین خون نہین نکالتا ہون تو کیمیا نہین بنا سکونگا (تہوڑی دیر سوچ کر) بلا سے چاہے سونا بنانا آئے یا نہ آئے لیکن یہہ کام مجہہ سے ہرگز نہ ہوگا۔ چلا کر کہنے لگا گرو دیو۔

کپالک۔ ہان بچہ کیون خیر تو ہے؟

کہڑک سنگہ۔ یہہ کام مجہہ سے نہ ہوگا آپ ہی کرین۔

کپالک۔ یہہ کیون؟

کہڑک سنگہ۔ بس یہی سبب ہے کہ میرا ہاتہہ اس استری پر نہین اوٹہتا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین بیرحم ہون لیکن بیدرد نہین۔

کپالک - تو خیر ہمین کرینگے (سوشیلا سے) بیٹا! آنکہہ بند کرکے بہگوتی کا دہیان کرو۔

سوشیلا - بہت اچہا مگر آپ دیری کیون کر رہے ہین؟

کپالک - بس اب کچہہ دیر نہین ہے (کلیجہ کی طرف چہری لیجاکر) (خود بخود) اف رے غضب ہوگیا - میرا دل جو پتہر سے بہی زیادہ مضبوط تر تہا - آج الٹ جانے کیون پانی پانی ہوکر بہا جاتا ہے - میری کلائی پہاڑ سے زیادہ مضبوط تہی وہ آج خود بخود کیون کانپ رہی ہے - مرگہٹ اور جنگلون مین بارہ برس سے گہوم رہا ہون ہزارون قربانیان کرچکا لیکن آج اس لڑکی کے جگر مین چہری چلانے سے مجہے کیون خوف معلوم ہوتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کام مجہہ سے بہی نہ ہوگا - نہین پہر کیا؟ اتنے دنون کی محنت اور صحرا نوردی آج کیا مٹی مین ملجاویگی ہرگز نہین - (چہری لیکر کلیجہ چیرنے کا ارادہ کرنا) نہین مجہہ سے بہی یہہ کام ہرگز نہ ہوگا۔

سوشیلا - (آنکہین سرخ کرکے غصہ کے ساتہہ) معلوم ہوتا ہے کہ تم سب کو میرے جگر کے خون لینے مین رحم آتا ہے - مین نے پہلے ہی کہدیا ہے کہ مجہے کچہہ تکلیف نہ ہوگی سوامی کی بہبودی کے لیے ذرا سا خون دونگی اوس مین کیا تکلیف ہوگی - لاؤ چہری لاؤ مین خود ہی نکالے دیتی ہون۔

کپالک - بہگوتی معاف کرو - بیشک تم بہگوتی سے بہی افضل تر ہو تم خود ہی بہگوتی ہو - اب مہربانی کرو - ہولی کے دن راتری کو یعنی آج سے آٹہوین دن دوگا پوجا کرونگا - مہارانی! اوس روز کرپا کرنا اب معاف کرو آج کی مہورت ٹہیک نہین ہے - یہہ صرف آپ کا امتحان تہا معلوم ہوگیا کہ تم اپنی محبت مین بالکل ثابت قدم ہو - اب کچہہ ڈر نہین ہے - اطمینان رکہو - (کہڑک سنگہ سے) بیٹا کہڑک سنگہ! اب تم بہی جاؤ اور اونہین بہی ساتہہ لیجاؤ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیکھو کسی طرح کی تکلیف نہ دینا اچھا۔

کہڑک سنگہ۔ (خود بخود) تمہارا ہی سر نہ کٹے تو ہم نے جانا ہمین سونے چاندی کی کچھہ پروا نہین ویسے ہی پرمیشر کی کرپا ہی۔

سوشیلا کو کہڑک سنگہ ساتھہ لیکر مکان کو روانہ ہوا اور بڑی عزت کے ساتھہ اوسکو اپنے گہر مین رہنے کو جگہ دی۔

بارہوان باب

ہسپتال۔ چندر کمار۔ سوشیلا

یہہ آپ نے مین ڈوب کے کانٹے نے دی صدا

یارب بچا یو میری کشتی بہنور مین ہے

رونا کچھہ ہنسی ٹھٹھا نہین ہی۔ رونا تو بڑی عمدہ بات ہی بشرطیکہ موقع اور محل پر رویا جائے۔ اور خاص کر اوس جگہ پر رونا چاہیے جہان پر موثر دل رونیکی قدر کرین جسکو ایشر نے آنکھہ دی ہی اور جوہر شناس پیدا کیا ہی وہی رونے کی وقعت کا اندازہ کر سکتے ہین۔ اہل دل کے لیے رونے سے بہتر کوئی شغل نہین اور ہنسی کی اوسکے مقابل مین کوئی اصل نہین۔ ہائے حضرت حباب کا یہہ پہڑکتا ہوا شعر اس موقع پر کیا ہی موزون ہوا ہی ؎

بہاؤ بحر جو ہی گوہر خوش آب سے ہی
دُر سرشک سے ہی آنکھہ بے بہا دریا

رونے کے واسطے بیقراری قلب شرط ہی۔ جب دل پر سخت چوٹ لگتی ہی تب کہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

السوا آنکھون سے باہر آنے ہین - حباب

بلبلہ ملتا ہو گرداب اشک ہولی آنکھ

چودھشت رقص مین آیا تو نا جیتا دریا

ہماری پیاری سوشیلا آج عین جوانی کے قریب پہونچی ہوئی چندر کمار کی صورت دیکھکر ارزار روری ہے وہ سچی عیش و عشرت آج ہندوستان مین بہت سی ایسی بی بی بگنی استریون کی مثال مین نکلتی جو ہی اور ملک کی عورتون مین نہ ہونگی - گو کولی کسی پر یقین کیسا ہی کچھ یقین دلائے - لیکن ہم تو یہی کہینگے کہ بھارت ورش کی سوشیل استریت عورتین ہی خوبی کی جوڑی نظر ہین ہین تعلیم یافتہ آزاد لیڈیون کی ضرورت نہین - ہم تو ایسی ہی بی بگنت استریون کی ضرورت ہے جیسی کہ ہماری پیاری سوشیلا ہے - ایسی ہی عورتون پر آج ہمارے بھارت ورش کو فخر ہے

چندر کمار کو کھڑک سنگھ نے ہسپتال مین بیمار قیدیون کے زمرہ مین محنت سے بچنے کیلیے کردیا ہے وہ اسوقت چارپائی پر آرام سے خیال جان مین سو گیا ہے - سرہانے اوسکے سوشیلا کھڑی ہوی ہے کہ اتنے مین چندر کمار چونک کر اوٹھ بیٹھا ؎

رگ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا

جسے دل سمجھ رہے ہو وہ اگر شرارہ ہوتا

چندر کمار (متحیر ہوکر خود بخود) محنت کا کولی کام نہین نہ کھانے پینے کی تکلیف مین ہمارہین - ہسپتال مین کیون لایا گیا ؟ اس سے تو محنت کرنے ہی مین مجھے عیش تہا - اب رات دن ایسے تردد مین رہتا ہون کہ جسکی حد نہین مین کیا پھر وطن جاؤنگا - والدین سے مجھے معافی کا کیا پھر موقع ملیگا ؟ ہائے ! پھر ان پیاری سوشیلا سے کیا پھر ملاقات ہوگی ؟ شاید اب وہ میرے انتظار مین مرگئی ہوگی - ہائے میرے فید ہو جانے کی خبر سنکر کیا اوسکے شیشہ دل نے یہہ صدمہ گوارا کر لیا ہوگا ؟ ہرگز نہین - وہ ضرور مرگئی - افسوس !

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھ مہربان بدبخت کی موت بھی نہ آئی۔ کیوں آئی۔ اوسے کیا غرض تھی۔ ہائے پیاری سوشیلا دیکھو تم پرلوک میں جاکر بھول نہ جانا جلدی بلانا۔ مجھے تمہاری مفارقت میں جینا ابدم تو بھی منظور نہیں۔ ہائے جمراج میری مدد کرو۔ مجھے بلاؤ بلاؤ!! جلد بلاؤ!!! (کہکر کر) نکل نکل۔ جلد نکل۔ دیکھیں جیون نکل گیا اب سوشیلا بغیر مجھے دیا تو بھی نہیں معلوم ہوتی۔ بہتیرا چھوڑوا۔ پران نکل جاؤ جسم میں بیٹھے ہائے اسوقت جیری یاکما رہوتی تو آج نہ مرگ لوگ پہونچ کر پیاری سے ملتا۔ ہائے ایسا دکھ گوارا خاطر نہیں ہوتا۔ ہے جگدیش کے نرنکار نیوا ہے تو! تم مجھے اپنے گوشہ عاطفت میں لیو۔

چندر کمار۔ وفور الم سے بیہوش ہوکر دھم سے گر پڑا۔ یکایک غائبانہ آواز آئی۔ "چندر کمار! ہرگز نا امید نہ ہو۔ پیچھے پھر کر دیکھو۔ تمہاری پریم مئی زندہ ہے" چندر کمار نے پیچھے پھر کر دیکھا تو اپنی پیاری سوشیلا کو کھڑا پایا۔

چندر کمار۔ پیاری تم کہاں پھر دیکھا تو اپنی تم کہاں۔ ہائے اس جیتے جی میں تم کہاں۔ کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں التہ کرے ایسا ہی ہو۔ میرے دل کی ڈھارس بندھانیوالی پیاری اگر تم سوشیلا ہی ہو تو تم ذرا دور ہٹ جاؤ۔ مجھے تمہاری یہہ پریشان حالت اور یہہ لباس اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ دیوی! تم سچ مچ سوشیلا ہی ہو۔ اگر تم وہ نہیں تو کیا یوگی کی چھایا روح ہو جو مجسم ہوکر میرے پاس آئی ہو۔ ہائے میں بدبخت ہی تمہاری موت کا باعث ہوا۔ اسی لیے تم مجھے خواب دلانے آئی ہو۔ ہائے میرے سر میں آگ سی لگ رہی ہے۔ پیاری آؤ۔ جلدی آؤ میں مرا۔ ہائے جلا۔ جلا لو سب جلا لو کہیں تو کام تمام ہوا۔

اتنا کہہ کے پھر بستر پر درد کی طرح اوندھا لپٹ رہا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہچکیاں آنے لگیں۔ دم گھٹنے لگا۔ سوشیلا کا کثرت غم نے گلا داب لیا۔ بات چیت کرنے کی مجال نہ ہوئی۔ آخر بہت کچھ اپنے تئیں سنبھال کر چندر کمار کا ہاتھ پکڑ لیا اور بیٹھ کے آنسو پونچھے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوشیلا - پران ناتھ! تمہاری بہکارنی تم سے ملنی آئی ہے - ہائے اوٹھو - ذرا اپنے چاند سے چہرے کو دکہلاؤ - گل افشان باتون سے مجھے شگفتہ خاطر کرو پیارے! اوٹھو -

چندر کمار - خواب! خواب!! بالکل خواب!!! اسکے سوا اور کچھ نہین - بہلا جیلخانہ مین سوشیلا کیونکر آسکتی ہے -

سوشیلا - پیارے یہہ آخری امتحان ہے - بہت گذر گئی - اب ہم اور تم مل کر پہر عیش کے ساتھ بسر کرینگے -

چندر کمار - کیا پیاری تم سچ مچ سوشیلا ہی ہو -

سوشیلا - پران بلبہے! تم کیسی باتین کرتے ہو - مین ہی تمہاری دکہہ زدہ استری ہون - ایشر نے یہان تک پہونچایا ہے تو تم کو لیجاؤنگی - اطمینان رکہو -

چندر کمار - راج نندنی - اب یہہ موہنہ دکہانیکے قابل نہین رہا - بس -

سوشیلا - (گلے سے لپٹ کر) ناتھ - بس اب دکہہ بہری باتین نہ کرو - صرف پانچ روز کی اور بات ہے - ایشر چاہیگا تو پہر وہی باتین ہونگی - لو کچھ تہوڑا سا کہانا کہالو -

چندر کمار - پیاری! پہلے تم یہہ بتاؤ کہ تم یہانتک کیونکر پہونچین؟

سوشیلا نے سب حال کہہ سنایا اور چندر کمار کی ہر طرح پر تشفی کی غائبانہ آواز آئی:

"ہٹو صاحب آتے ہین"

سوشیلا یہہ سنتے ہی دوسرے روز آنیکا وعدہ کرکے چلی گئی اور چندر کمار حسرت بہری نگاہون سے دیکہتا کیا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیرہوان باب

انجام مینوشی اور قتل عمد

کیا بادہ گل گون سے آباد کیا دل کو
آباد رکھے داتا ساقی تری محفل کو

ہندوستان مین کثرت میخواری کا رواج سلطنت انگلشیہ کے سبب سے خیال کیا جاتا ہے۔ انگلستان کے دار السلطنت لندن کی کل دکانین اگر ایک ہی خط مستقیم مین قائم کیجائین تو ۲ میل کی لمبائی مین آسکتی ہین۔ کوئی معمولی سپاہی ۶ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اوس فاصلہ کو طے کرنا چاہے تو بارہ گھنٹہ مین وہ سفر ختم ہوگا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہان کے رہنے والے نوے فیصدی شراب نوش ہونگے

ہندوستان مین تعداد جرایم اسی شراب خانہ خراب کی بدولت بڑھتی جاتی ہے اگر انگلینڈ کے لوگ یکلخت شراب کا پینا بند کردین تو ننانوے فیصدی لوگون کی آمدنی مین کمی واقع ہو جائے۔ جب تک ملک برہما انگریزون کے قبضہ مین نہ تھا اوسوقت وہان بہت کم جرایم کی تعداد تھی۔ گذشتہ سال مین بہ نسبت سال پیوستہ کے تین گنے آدمیون کو سزا بھگتنا پڑی جس کا حال رپورٹ آبکاری ہند سے ظاہر ہو سکتا ہے

پادری ایوانس صاحب نے اسکے مسدود کرنے مین لندن مین بہت بڑی کوشش کی ہے۔ اور ایک کثیر تعداد لوگون کو اس عذاب الیم سے بچایا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوستان مین بہی آپ کی بدولت سیکڑون انجمنین قائم ہوگئی ہین - ہندو کی
کالیشہ ٹمپرنس سوسائٹیان بہی اچی کارروائی کر رہی ہین - الغرض اونکی ہمتون
مین برکت دے - شراب جیسی کم بخت شے کی بدولت آج ہمارے ہندو کے
سیکڑون ہیرا ور رپیہ بگڑ گئے ہین یہہ بات مخفی نہین ہے - ہندو رسمون کے خراب کر دینے
مین بس سے اور دوسری چیز بڑھکر نہین - شرابی ہمیشہ بیمار رہتا ہے - اسی کا استعمال
بیماری کی طرف رجوع کرتا ہے - جب اسکے نام سنے ہی بڑی جہلکتی ہے تو پہر اسکا
استعمال کہان تک مضر نہ ہوگا - اس مین بجز نقصانات کے فائدہ نام کو بہی نہین -
آج کیمقدمہ منجاب ہورہا ہے ترتیج بہی ہوگیا - رند حرامخوار بیہودہ گرے
مین جسب نمبر بہوگئے - ناظرین! یہہ آپ نے پہچانا کہ یہہ رند حرامخور کون ہین
وہی ہمارے چندر کمار کے یار غار کرشن چندر - پرتاب سنگہ - راج کمار - امرناتہہ وغیرہ
جب سے ان لوگون نے چندر کمار کے خلاف شہادت دی ہے جب سے
دارو غہ رام سنگہ بہی اون کے دوستون مین ہوگئے ہین - اور وہ بہی کبہی کبہی میکدہ
مین تشریف لاتے ہین - ہمین نے البتہ ان لوگون سے قطع تعلق کر دیا اب وہ
بڑی احتیاط سے رہتا ہے - آج دارو غہ رام سنگہ اور پنڈت سمر کند بہی تشریف
لائے ہین - ایڈن جی کی دکان سے کوئی پچاس روپیہ کا تو سامان آچکا ہے
اور کچہہ تو ابہی بہت اور لیا جاتا ہے -

رام سنگہ - پنڈت سمر کند جی! شراب پینے کو کیا سا شہر
مبارک کہتا ہے -

سمر کند - دہرما اوتار! بالکل جھوٹ ہے جو لوگ ایسا کہتے ہین -

رام سنگہ - پہر کوئی مثال -

سمر کند - ایک مثال ہو نوعرض کرون - سیکڑون مثالین موجود ہین -
برہما - لکشمنو - مہیش یہہ سب مدہرادہاری (شراب خوار) ہین - پرانون مین لکہا ہے
مہاراج شراب سے بڑہکر تو دنیا مین اور کوئی شے ہی نہین - اگر ایسی نہ ہوتی تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راکشش اور دیو امرت کو چھوڑ کر اسے کیون پیتے۔

رام سنگھ۔ بہلا پنڈت جی پینا کسقدر جائز ہے۔

سری چند۔ اور تو ہم جانتے نہین منو مہاراج نے تو یہہ فرمایا ہے۔

"پیئے اور پھر پیئے۔ جب گر پڑے تب پھر پیئے۔ اور پھر بھی پیئے

غرضیکہ یہان تک پیئے کہ جس سے مکتی (نجات) پا جائے"

رام سنگھ۔ خوب! جب منو مہاراج نے ہی اجازت دے رکھی ہے تو پھر پینے مین عیب ہی کیا ہے۔ جھوٹے ہین جو لوگ بکا کرتے ہین۔

سری چند۔ دین بندہ۔ مدہرا جیسی بستو کے پینے کو کون منع کر سکتا ہے۔

رام سنگھ۔ بہت درست ہے۔ پنڈت جی آپ کا فرمانا بالکل سچا ہے۔

سری چند۔ جہان! اگر یہہ چیز اچھی نہ ہوتی تو بھلا سوچو تو راکھشس (کافر) سمندر متھنے پر امرت چھوڑ کر کیون اسے پیتے۔ راکشش دیوتاؤن سے تو ویسے بھی زبردست تھے چاہتے تو امرت مار کر چھین لیتے۔

رام سنگھ۔ بس پنڈت جی یہہ شے فی الواقع راج روح ہے۔ کیمیائے فتوح ہے کل اودیے (قل اعوذ) بھی نرے بیوقوف ہی ہین۔ یہہ ہمین آج ہی تجربہ ہوا ؎

اے دل شراب پیجیے دن ہین شباب کے

قربان زاہدون کے عذاب و ثواب کے

پنڈت سری چند نے داروغہ رام سنگھ کو خوب ہی الو بنایا۔ اب سنیے کہ داسو ملازم نے سب کے سامنے گلاس لا کر رکھدیے۔ کرشن ساقی بنے۔ راج کمار نشہ مین مست ہو کر گھر کو بھاگے۔ امرناتھ اور پرتاب سنگھ بھی ایک کونے مین جا ڈلے۔ اور کرشن چندر سب لوگون کو لگاتار پلاتے ہی چلے گئے۔ پنڈت سری چند نے پی کر جے درگے جے بھگوتی کا نعرہ بلند کیا۔ اتنے مین رام سنگھ نے کہا کہ پنڈت جی یہہ مندر نہین ہے

سری چند۔ تو اور کیا ہے "دشٹ" ہر ہر۔ شنکر۔

رام سنگھ۔ دشٹ دشٹ کے بھروسے۔ رہنا ہان کہدیا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سریچند۔ اس پاپی ہنس کو ہو کیا گیا ہے۔ سنگہ کی پونچہہ مروڑنے کا ارادہ۔ اوم
شانتی کا دم۔ بہوجگ سنتم۔ پدم نابہم
رام سنگہ۔ کرشن کہین اس بامہن والے (برہمن) کی موت تو نہین آئی ہے اوٹہہ کے
دون دو۔
کرشن۔ داروغہ جی تمہین غم کہاو۔ پاگل ہے بکنے دو۔
امرناتہہ پرتاب سنگہ۔ ہان داروغہ جی (۶) جواب جاہلان باشد خموشی۔
رام سنگہ۔ جبہی تو کہتے ہین کہ کم ظرف کو مونہہ لگانا اچہی بات نہین ہم سے
بڑی غلطی ہوئی جوان مہاراج دیوتا کو مونہہ لگایا۔
سریچند۔ کم ظرف تو اور میرا باپ۔ جون نہین کہیگا۔
رام سنگہ۔ کیا پنڈت جی گہر سے چہینکتے چلے تہے؟
سریچند۔ بچہ کہوپری توڑ دونگا۔ ہان! پہر کہا کہ نہین۔ مردک"۔
رام سنگہ۔ معلوم ہو گیا کہ مٹی مہین کی بدی ہے
کرشن۔ داروغہ جی جانے بہی دو۔ کیون پاگل کے مونہہ لگے ہو۔ اسے
تو چڑہ گئی ہے آپ اپنی طرف دیکہین۔
سریچند۔ جو ہمین پاگل کہے وہ پاگل۔ کیا کسی مردود نے مفت مین پلا دی
رام سنگہ۔ جی ہان آپ نے تو ضرور دام دیے ہین۔ چلا کہین کا صراف
بن کے۔ روٹی میسر نہین ہوتی۔ باتین افلاطونی۔
سریچند۔ تیرے ہان کب بہیک مانگنے گیا تہا۔ بدمعاش۔ بے ایمان بہاگ
نہین تو ابہی ٹینٹوا لیے لیتا ہون
رام سنگہ کو یہہ سنکر ضبط نہ ہوا کمر سے لگی ہوی کٹار لیکر جہٹ سے پنڈت
سریچند کے پیٹ مین بہونکدیا۔ سریچند ہارام ہارام کہہ کر زمین پر گر پڑا۔ اتریان
تمام پیٹ سے باہر نکل پڑین۔ رام سنگہ نے اوسی حالت مین چار پانچ اور بہی
زخم پہونچائے۔ کرشن چندر نے یہہ حالت دیکہتے ہی کہا بہائی رام سنگہ برا کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں کا غضب کر بیٹھے۔ ہائے ہم سب کو بھی پہلے موت مارا۔ اب بھائی بھائی لگنے میں دیر نہیں۔

پرتاب سنگھ اور رام سنگھ بھائی گلے کو ہوئے۔ رام سنگھ نے کہا بھائی کہ اگر تم نے بہادری کا کام تمام کیا۔ بہتر ہے کہ چپ چاپ یہیں بیٹھے رہو۔ لوگوں نے ہماری آنیوالی موت کا استقبال کر کے بیٹھنا اختیار کیا۔ اسی وقت پرتاب سنگھ اور رامناتھ کے موہنہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ پرتاب سنگھ نے کہا۔ ہر چند کے جسم سے ابھی تک روح نہیں نکلی ہے وہ بیہوش کی طرح پڑا ہے۔ خون کی کثرت سے تمام مکان لالہ زار ہو گیا۔ آخر شب بیدار بخت بعد ہر چند نے یہ الفاظ رام سنگھ التہ ہیں اجرا کا ایک غریب ہر چند کا ہوا تمہارے سر ہو گیا" یہ کہہ کر قالب خاکی کو چھوڑ کر ملک عدم کی راہ لی۔ رام سنگھ نے اسے مردہ دیکھ کر کہا۔

یہاں کا نہیں اب میرے سر پر خون سوار ہو گا۔ مجھ سے بیوقوفی کچھ نہ ہو گا

کرشن۔ تو بہتر اب کیا تدبیر کی جائے؟

پرتاب سنگھ۔ دارو صاحب آج کوئی پولیس کی چال تو نہیں مجھ کو کی اڑا لی ہے۔

رام سنگھ۔ میری رائے تو یہ ہے کہ ان کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک بکس میں بھر دو۔ اور بہر لحاظ گنگا میں ڈال دیں۔ یہ بہتر ہے۔

کرشن۔ (خود بخود) اب کیوں ٹھیک ہو گا۔

پرتاب سنگھ۔ (رام سنگھ سے) اگر آپ کہیں تو میں اپنے ان لوگوں سے مل آؤں۔ الیشر جانے کہ پھر ملنا ہو یا نہ ہو۔

رام سنگھ۔ پھر لاش کو کون لے چلیگا۔ چار تو کل ملے ہیں آدمی ہیں اجنبی ہیں اجنبی ہر گز نہیں ہو سکتی۔

الغرض رام سنگھ نے کٹار لیکر ہر چند کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا شروع کیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گوشت مین اوسکا خون آلودہ کٹار اس طرح پر رات کو چمکتا تہا جس طرح پر فانوس
مین چراغ کی لو دکہلائی دیتی ہی۔ سریچند کے جسم کا پہڑکتا ہوا گوشت اور اوسپر کٹار
کا پہلو بغضب ڈہا رہا تہا۔ غرضیکہ اوسکا گوشت ایک بدری مین بہر گیا اور
رام سنگہ مع اور تینون شخصون کے اوس بوجہے کو اوٹہا کر گنگا کی طرف چل دیے
راستہ مین مسٹر ہاسپکنس صاحب پولیس انسپکٹر مع اور آٹہہ سات کانسٹبلون کے
گشت کرکے واپس آرہے تہے۔ مسٹر ہاسپکنس صاحب اور داروغہ رام سنگہ سے اچہے
چشمک تہی۔ راستہ مین اتنی رات گئے ان لوگون کو جاتا ہوا دیکہہ کر پکارا کون ہی؟

رام سنگہ۔ ارہی کم پون ہی۔

ہاسپکنس۔ او۔ تم۔ چوری کرکے کہان بہاگا جاتا ہی۔

رام سنگہ یہہ سنکر گٹہری پہینک کر بہاگا۔ مسٹر ہاسپکنس نے اونکا تعاقب کیا۔
بالآخر ایک میل کے فاصلہ پر ان چارون آدمیون کو جا پکڑا اور لین مین لے آئے
ہاسپکنس صاحب نے رام سنگہ کو پہچان لیا۔ اب یہہ موقع اوسے دل کے پہپولے توڑنے کا
اچہا ہاتہہ لگا۔ مسکرا کر کہنے لگا۔ او مسٹر رام سنگہ کتنے کا مال مارا۔

رام سنگہ۔ کیا ہم چور ہین؟

ہاسپکنس۔ اور نہین تو کون ہو؟

ایک کانسٹبل۔ انسپکٹر صاحب۔ یہہ گٹہری تو بڑی بہاری ہی۔ نری چاندی
ہی چاندی معلوم پڑتی ہی۔

ہاسپکنس۔ اوف اوہ۔ بڑا بہاری ہی۔ بالکل نکد مال مارا۔ رام سنگہ بہادر نے

رام سنگہ۔ پہر مارا تو تمہارا باپ تو نہین مارا۔

ہاسپکنس۔ (ایک کانسٹبل سے) این یہہ تو معاملہ ہی اور معلوم پڑتا ہی

دوسرا کانسٹبل۔ حجور (حضور) بالکل پارا ہی پارا بہرا ہی۔

ہاسپکنس۔ اچہا اس گٹہری کو کہولو۔

ایک کانسٹبل نے گٹہری کہولی۔ دیکہا تو ایک لاش کے قتلے موجود ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسٹر ہاسکینس دیکھتے ہی تعجب مین رہ گئے - رام سنگہ سے کہنے لگا - پولیس افسر ہو کر تم نے قتل عمد کیا -

رام سنگہ - ہم نے تو کسی سالے کو نہین مارا - مارنے والے یہہ ہون گے (کرشن وغیرہ کیطرف)

کرشن - جی ہان ٹہیک ہے شراب پی کر کٹار مین نے ہی تو ماری تہی پنڈت سریچند کے -

ہاسکینس - اوہو - یہہ پنڈت سریچند پروفیسر کا لاش ہے - وہ تو ہمارا ٹیچر تہا افسوس -

پرتاب سنگہ - حضور رام سنگہ نے ہی اسے مارا ہے - مجھے تو مفت ہی پکڑ لیا -

رام سنگہ - اگر مین نے مارا ہے تو لے تیرا بہی کام تمام کیے دیتا ہون (کٹار نکال لی)

ہاسکینس - خبردار! اگر ہاتہہ بڑہایا -

رام سنگہ - تو پہر ہمارا یہہ لوگ جہوٹا کیون نام لیتے ہین -

ہاسکینس - اچہا تو تم اپنی صفائی کی گواہی دیدینا -

قصہ کوتاہ مسٹر ہاسکینس نے تحقیقات کر کے تینون آدمیون کا چالان کر دیا صرف کرشن چندر کو چہوڑ دیا -

چودہوان باب

صبا کو مژدہ ہو اور گل کو ہو مبارکباد
خدا نے پہر سے کیا خانۂ چمن آباد

رہائی

ناظرین! آپ جانتے ہین کہ ہم اب کس کی رہائی کا ذکر معرض تحریر مین لاتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوسی آوارہ دشت بلائے فراق بدبخت چندر کمار کا - آج اوسکی رہائی کا دن ہے
اوسکا آفتاب تقدیر طلوع ہوا ہی چاہتا ہے - پچھلی رات اوسکو زلف شبگون کی طرح
دراز تھی - مرمر کے دنیاوی خیالات کی اولجھنون مین پڑکر کاٹ پائی ہے - گہڑی
گہڑی اونگلیون پر گن گن صبح امید کا جلوہ نظر آیا ہے - اوسے اب آزادی کے ساتھ
سوشیلا ملیگی - آج اوسے اچھا موقع اپنی داستان غم سنانے کا ہاتھ آئیگا - سوشیلا کی
شگفتگی کا اندازہ نہین - آج اوسکے چہرہ انور پر لگی ہوی بہبوت کی اور ہی جلوہ
دکھلا رہی ہے - وفور خوشی سے اوس کے جسم کا گلابی رنگ اوسکی کفنی سے چھن چھن کر
خود ہی اوسکو دوبالا کیے دیتا ہے - اوسکا انداز تبسم - آنکھون کی حرکت کہے دیتی ہے
کہ آج اوسے کوئی نئی خوشی نصیب ہوگی - بایان جسم پھڑک رہا ہے یہ اس بات کی
مضبوط شہادت ہے کہ وصال یار ہوگا - سوشیلا کا سخت صدمے شوہر کی مفارقت کے
برداشت کرنے کے بعد نخل تمنا بار آور ہوا ہے - آج بعینہ سوشیلا کی وہی حالت ہے جب
رانی سکنتلا ہیم کوٹ پہاڑ پر جوگیانہ لباس مین مہاراج دشینت سے حسرت اور
یاس کے ساتھ عین عالم بیخودی مین ملی تھی -

لیجیے! صبح ہوگئی - صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل تشریف لائے - چندر کمار پیش کیا گیا
حکم دیا کہ رہا کیا جاوے - چندر کمار اب اوس لباس مین جیل سے باہر نکالا گیا ہے جو ابتدا
مین پہنے ہوے تھا - وہ بدبخت حسرت زدہ پیاری سوشیلا انتظار آمد مین دروازہ سے
لگی کھڑی ہوی ہے - چندر کمار نے نکلنے کے ساتھ ہی آواز دی -

چندر کمار - کہان ہے پیاری سوشیلا کہان ہے میری ہمدم راز سوشیلا - ہائے
آج کس پردہ مین چھپی ہوی ہو ذرا اپنی پیاری پیاری باتین سناؤ اور اپنی بھولی بھالی
صورت دکھلاؤ -

سوشیلا - ہان پرانش - داسی آئی - اریہ تیرا دہر آؤ -

چندر کمار اوسی طرف چلا جدہر سوشیلا کھڑی ہوی تھی - جب نزدیک پہونچا
سوشیلا دوڑ کر قدمون پر گر پڑی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چندر کمار (اوٹھہ کر اور گلے سے لگا کر) پرنے تمہارا بدبخت پتی تمہین دکھہ دینے والا چندر کمار۔ پیاری! مہیشی معاف کرنا۔ بہامنی! معاف کرنا۔

سوشیلا۔ پران بلہے۔ بس اب زیادہ رنجیدہ نہ کرو۔

چندر کمار۔ پیاری اب یہہ موہنہ دکھانے کی قابل نہین رہا۔ کیا اب چندر کمار اسی حالت مین چوبیس پرگنہ جا کر مان باپ سے ملیگا؟ پیاری! جیل کی مصیبتون کا اس قدر خیال نہین ہے جسقدر ہمین اب جانے مین ملال ہے۔ ہائے شرم سے ہمارے گردن اونچی نہ ہوگی۔ پیاری! اگر تمہارے ہی ملنے کی خواہش نہ ہوتی تو مین کبہی کا مر گیا ہوتا۔ یہہ روح تمہارے ہی دیکھنے کو جسم مین قائم رہی۔ جیل مین خودکشی کرنیکا ارادہ کیا لیکن کم بخت روح نہ نکلی۔ پیاری! ہمارے دل کی جیسی منتشر کیفیت ہے وہ سوائے اوس انتریامی کے اور کوئی نہین جان سکتا۔

سوشیلا۔ (متردد ہو کر) پیارے! اس بات کا آپ کو سوچ کرنا مناسب نہین ہے مصیبت سے زیادہ طاقتور دنیا مین اور کوئی بہی نہین۔ پران ناتہہ! اگر یہہ امر اپنے ہی اختیار مین ہوتا تو آج دنیا مین کوئی بہی دکہی نہ ہوتا۔ پیارے یہہ کوئی افسوس کا مقام نہین ہے مہاراجہ رامچندر۔ راجہ ہریشچندر کی سوانح عمریون پر تو خیال کرو۔ مہاراجہ نل اور موردہج کی حالتون پر دہیان دو۔ آج ہزارون نظیرین اس بہارت ورش کے مہاتماؤن کی مصیبتون کی ایسی موجود ہین جن پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایشر نے ابتدا ہی سے انسان کے لیے رنج و راحت توام پیدا کیے ہین۔ یہہ اوس کی ایک اعلیٰ حکمت عملی کا ثبوت ہے۔ ایسی حالت مین پران ایش ادہیرج ورد مین آپ کو کیا سمجہا سکتی ہون جبکہ تم خود ہی اچہے عالم ہو۔ ہا پران ناتہہ۔ ہا سوشیلا کے غنچہ دل کے کہلانے والے بس اب تم اوسی مند بہاگنی کا مرتک مکہہ (مردہ موہنہ) دیکہو۔ جواب کچہہ بہی چنتا کرو۔

چندر کمار۔ پیاری! ہمارا جسم شہر کی آتش مخالفت سے جلا جاتا ہے۔ اس لیے ہم چاہتے ہین کہ آج ہم تم گنگا پار سمسان بہومی مین آرام کرین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوشیلا۔ جیسی مرضی۔

داسو۔ چندر بابو۔ ہمارا بابو۔ ماما۔

چندر کمار یہ زیور دیکھ کر) اما بھرا تا داسو ہوشیلا سے کچھ ہاں دیہ لیکن یہ لو! اور تم اپنے بال بچوں سے جا کر ملو۔ ہم تمہارے جنم بھر احسانمند رہیں گے۔ داسو! ہم تمہیں ضروری اپنے ساتھ لے چلتے پر نت اب ہم گھر کو لوٹ کر جائینگے۔ ہمارا سمدھان بھی میں باٹ ہوگا۔

داسو۔ بابو۔ ہم ہو تمہارا سیوا کرے۔

چندر کمار۔ نہیں داسو اب تم اپنے گھر جاؤ۔

داسو روتا ہوا گھر کو چلا گیا۔ اور چندر کمار نے سے قریب آدھ میل کے فاصلہ پر جب یہ دونوں شخص پہونچے تب کہ کک سنگھ بھی بھاگتا ہوا چلا۔ سوشیلا نے دیکھتے ہی کہا مہاراج! نمسکار

کہرک سنگھ۔ نمسکار! ابن دیوی۔ ہماری بات کا بھی کچھ خیال ہے۔ وہ دان ہولی کا آج ہی ہے۔ اور آج چندر گرہن بھی ہوگا۔ مہارانی اس سے بہتر اور کوئی بھی دن نہ ملیگا دیکھو ہمارا کوئی بھی نقصان نہیں۔ صرف تم کو اپنی پرانی بھلائی پر غور کرنا لازم ہے کہدا آئندہ تمہیں اختیار ہے۔

سوشیلا۔ مہاشے میرے من خیال میں یہہ بات بہت اچھی طرح سے بند ہی ہوئی ہے کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ میں اپنے سوامی کی بھلائی کے لیئے ذرا سا خیال نہ دیسکونگی میں آج بارہ بجے رات کے ضرور مرگھٹ بانی دیوی کے مندر میں پہونچونگی۔ تم وہاں آجانا۔ اور گرو مہاراج سے میری ڈنڈوت کہدینا۔

کہرک سنگھ۔ تو پھر ہمیں زیادہ انتظار تو نہ کھینچنا پڑیگا۔

سوشیلا۔ مہاشے! بھلا ایسا کہیں ایسا ہو سکتا ہے۔

کہرک سنگھ۔ تو تم جاؤ کہ ہم نے دیا۔ اب ہم جاتے ہیں۔

مرگھٹ میں پہونچتے ہی چندر کمار نے نہا دھو کر کہانا کھایا۔ سوشیلا اوسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسمیں بہری نگاہون سے دیکھہ رہی ہے۔ یہہ کیونکر ہی؟ اس لیے کہ اوسنے درگا دیوی پر خود ہی قربان ہونا پڑیگا جیسا کہ وعدہ کو آئی ہے۔

ہائے افسوس! کہ جس نے چند روز کے لیے اسقدر دکھہ اوٹھانے کیلیے وہ عجیب چند گھنٹون کی باہمی صحبت اور خیال کرلی ہے۔ چندر کمار نے اوسکا اوترا ہوا چہرہ دیکھہ کر پوچھا:۔

چندر کمار۔ پیاری! تمہارا آج مجھے کہہ لین کیون دکھائی دیتا ہے؟

سوشیلا۔ صرف اس سبب سے کہ مجھے اپنے والدین کی یاد آگئی (یہ بات مالکونس سے کہتے ہوئے) پیارے تم میرے زالو کا تکیہ لگا کر تھوڑی دیر آرام کرلو۔ شام کا وقت نہی ہونیوالا ہے۔

چندر کمار۔ پیاری! مجھے یہہ خوف ہے کہ تم مجھے تنہا چھوڑ کر کہیں موقوف مقام کہین چلی تو نہ جاؤگی۔

سوشیلا۔ پیارے! تمہارے کہنے سے یہہ بات نکلتی ہوئی کیا ابھی معلوم نہیں ہے۔

چندر کمار اوسکے زالو پر سر رکھہ کر سوگیا۔ اب اوسوقت رات کے کوئی آٹھہ بجے ہین۔ مطلع صاف ہے۔ ستارے چمک رہے ہین۔ سوشیلا سر جھکائے ہوئے چندر کمار کا مکھہ چندر نہار رہی ہے۔ اپنے جانے کہ دارو غہ کھڑک سنگھ والی بات پر آج اوسکے دل مین کیا کیا خیالات گذر رہے ہین۔ سوشیلا وعدہ خلاف نہین ہے۔ وہ ایفاء وعدہ مین کبھی تاخیر نہین ہوئی ہے۔ جیون جیون ہے۔ مرنا ایک دفعہ ہوتا ہے۔ اوسکے دل کو اضطراب پر اضطراب ہوتا ہے۔ جونہی ۱۱ بجے اوسنے خیال کیا کہ دارو غہ کھڑک سنگھ پوچھا کا سامان لیے ہوئے آگئے ہون گے۔ چلنا چاہیئے۔ چندر کمار کے سر ہانے سے اپنے زالو کو کھینچا اور اپنی دوسری دھوتی کا تکیہ سا بنا کر اوسکے سر ہانے رکھہ اوٹھہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

سوشیلا (خود بخود) یہہ روح جسم مین کے دن کے لیے۔ صرف چار دن کے لیے ہے۔ اسنوی کا سوامی کرو۔ سوامی ہی دیوتا۔ سوامی ہی روح روان یون سوامی کے لیے بلیدان دینے مین میری طبیعت مچلی جاتی ہے۔ دل گھبرا رہا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنیاسی نے کہا ہے کہ تمہارے سوامی کو چار مرتبہ اور بہی جیلخانہ ہوگا! پہر اونہین وہی تکلیف
پس اگر میری جان اون کے دکہہ دور کرنے کو کافی ہو تو کیون نہ دون؟ ضرور
دونگی۔ جان دینے مین تکلیف ہی کس بات کی ہے۔ پیارے! آج تمہاری سوشیلا
تم سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہوتی ہے۔ مین نے اپنے دل مین یہہ مستحکم عہد کر لیا ہے
کہ میرے مرنے سے تمہاری دنیاوی تکلیفین رفع ہو جائینگی۔ اس لیے آج اپنی جان
تمہارے قدمون پر نثار کیے دیتی ہون۔ پیارے! بچپن مین جب ہم تم ایک جگہ کہیلا کرتے
تہے اسوقت مین نے کسی موقع پر تم سے کہا تہا کہ مین تم کو اپنی جان تک دے سکتی
ہون۔ پیارے لو تمہارے لیے آج مین اپنی بیش قیمت جان دیے دیتی ہون۔
مرنے مین صرف دو منٹ کی تکلیف وہ بہی روح کو نہین۔ پہر مجہے موت سے عاجز
کیون ہونا چاہیے اس لیے مین اپنی جان ضرور دونگی۔ پیارے! پر قربان ہو کر
خاک مین مل جاؤنگی۔

(چندر کمار کا بوسہ لیکر) پران ناتہہ! معاف کرنا مین زیادہ دیر نہین کر سکتی ہون
ہائے! جب تم جاگوگے اور مجہے نہ دیکہوگے تب تم کیا کہوگے تمہارے دل مین کیا کیا
بدگمانیان پیدا ہونگی۔ اس لیے مین تمہین یقین دلاتی ہون اور ایشر کو گواہ کرتی ہون
کہ مین نے اپنی جان کو تمہارے ہی خاک پا پر نثار کیا ہے۔ میرا دل تمہین چہوڑنے کو
نہین چاہتا۔ یہہ صرف آخری مرتبہ کا دیکہنا ہے۔ پران بلہے۔ اب پہر اس زندگی مین
ملنا نہ ہوگا۔ یہہ نہ کہنا کہ سوشیلا دہوکا دیگئی۔ پیارے مین دہوکا نہین دیتی ہون
(آگے قدم بڑہا کر) ہائے افسوس! قدم آگے کو بڑہاتی ہون لیکن چندر کمار کی
محبت پیچہے کہینچتی ہے۔ (سر جہکا کر) پرانیش! مرنے کو ویسے جی نہین چاہتا۔ جانے
کو پیر نہین اوٹہتے۔ اب نہ دیکہونگی۔ دیکہنے پر اور دیکہنے کی خواہش ہوتی ہے
(سوچکر) ایک مرتبہ تو اور دیکہہ لون پہر ملنا نہ ہوگا (چلنے کا قصد کرنا) اف کلیجا
پہٹا جاتا ہے۔ پیارے کیا تم مجکو پہر کبہی یاد کروگے؟ اس تمام زندگی مین یہہ
آخری دیدار ہے! نیترو تم اب جی بہر کے دیکہہ لو۔ پران! تم بہی اچہی طرح نہار لو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوسنگدل جگر تو ہمیشہ کیلیے آخری مرتبہ دیکھہ لے۔ نہین نہین اب نہ دیکھون گی۔ زیادہ دیکھنے سے
مین مر نہ سکونگی۔ نہ مرنے سے ہردے ناتھہ کو پہر وہی تکلیف۔ یہہ آخری دیدار بالکل
آخری دیدار۔ ہمیشہ کیلیے آخری دیدار!!! سب سے پہلا دیدار! (بوسہ لیکر) پیارے
تم خوش رہو۔ ہے جگدیشور۔ ہے انتریامی۔ ہے سرب ویاپک۔ جب تک آسمان پر
سمش و قمر چلتے پہرتے نظر آئین میرے پیارے کے نیر اقبال کو روشن رکہنا۔
(آسمان کی طرف دیکھہ کر) اوہو بارہ تو بجا چاہتے ہین۔ بس اب دیر کرنا ٹہیک
نہین۔ آؤ چلو۔

پندرہوان باب

شکر صد شکر ٹہکانے لگی محنت میری
طے ہوی آج کی منزل مین مسافت میری

سمسان (مرگہٹ) دریا کا کنارہ۔ دیوی کا مندر۔ کیالک
کہڑک سنگہ سوشیلا اور انجام

ٹہیک رات کے بارہ بجے ہین۔ سوشیلا کنارے کنارے دریا کے مرگہٹ کا تماشا
دیکھتی ہوی چلی جا رہی ہے۔ آج اوسکے خانہ دل مین رنج و راحت دونون مہمان
ہین۔ اوسے رنج صرف اس بات کا ہے کہ اب اس زندگی مین پیارے شوہر سے ملاقات
پہر نہ ہوگی۔ خوشی اسکی ہے کہ جس کے لیے سب کچھہ کیا آج اوسی کی بہلائی کے لیے
اپنی جان نچہاور کیے دیتی ہون یہہ دونون حالتین یکسان حالت مین دکہائی دیتی ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیال جانان کبھی کبھی دل میں چٹکیاں لیتا ہے تو پیچھے پھر کر حسرت بھری نگاہوں سے پیاروں کے چہروں کو دیکھ لیتی ہے لیکن پھر کچھ سوچ کر آگے قدم بڑھانے لگتی ہے سچ ہے کہ جلا دینا ہی آسان ہے نہیں ہے

اس وقت گیدڑوں کی وحشت انگیز آواز سے دل گھبرایا جاتا ہے۔ چاروں طرف مہیب ویرانی کا شور۔ اوس پر دیا کا زور شور سے بہاؤ۔ کتوں کا بھونکنا۔ ڈائن چیل اور بھوتوں کی صحبت ایک عجیب لطف دکھلا رہی ہے۔ نہیں نہیں ملک ویرانی کا نورالور فوٹو مشن نظر ہے۔ آس پاس سیکڑوں چتائیں روشن ہیں نہیں پر کوئی چتا ابھی بالکل جل کر ٹھنڈی ہو گئی ہے کوئی ابھی جل رہی ہے۔ کسی کا ہاتھ جل گیا ہے کسی کا پاؤں حصہ جسم کا جلنے کو ہے۔ کہیں پر صحرائی جانور جلتے ہوئے گوشت کو نوچنے کے واسطے نکل رہے ہیں لیکن فوراً ہی وہاں سے باہر نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ ہائے افسوس انسان کی مرنے پر کیا گت ہوتی ہے جس جسم کو مخملی فرش پر بھی کانٹے کی طرح چبھتا ہے آج وہی جسم مرگھٹ کے جھاڑ جھنکاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور چیل کوؤں کی غذا ہو رہا ہے۔ ہائے ایک ہندی شاعر نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔

سرپے بھوکاگ۔ آنکھ دو داو۔ بہات نکارت

بہنت جیہہ۔ سار۔ اتہی انداز دھارت

گدہ جانگھہ کھنہ کھود کھود کے۔ مس ادھارت

سوان انگرین کاٹ کاٹ کے کھان بچارت

بھوچل لوچ لے جات سوچ مود مڈھ سب کو بھوسو

منو یہ ہم بھوج جمان کو آؤ آج بھکارن کو دیو

سوشیلا ابھی مرگھٹ کی مردہ روحوں کے بے نظیر تماشے دیکھتی ہوئی مست کیفیت میں پڑی جا رہی ہے۔ کہ یکایک پاؤں تلے ایک مردہ کھوپڑی دب گئی۔ بہت چٹخ سے علیحدہ جا پڑی ہوئی۔

بھوشیلا (خود بخود) ہائے! دیکھو یہی ہر حسن کی حفاظت کے لیے دیدہ ور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پڑے ہے جاتے تھے اور کسی وقت آپ ہی سر پر تاج مرصع رکھا جاتا تھا جس سے ان کا غرور بہتا کہ اندر کو بھی بے حقیقت سمجھتا تھا۔ اور جس میں بڑے بڑے راجوں نے شکست کھائی ہو لے کی خواہش بھی ہوئی نہیں وہی شطرنج لیتا جوں کا گنبد ہوا کھا اور لوگ اور سے پرسنے چوٹے میں بھی شرکت کرتے ہیں (آگے بڑھ کر حیرت کے ساتھ) یہ کیا کھیل کود دیکھ کر تم نہاتا ہے یہ کھیل ہی قابل دید ہے یہ کیسے کیسے کانے پہاڑوں کی مانند جسم کیے ہوئے۔ لمبے لمبے ہاتھ پاؤں۔ بڑے بڑے دانت لمبی لمبی ناکیں دوڑتے اور مقابلہ میں ڈنڈ پیلتے ہیں گویا خوف خود ہی مجسم ہو کر میدان میں آ رہا ہے۔ ہائے ہائے!! ان کا کھیل اور طریق عمل کتنا خوفناک ہے۔ کوئی کسی کا ہاتھ پکڑتا ہے کوئی ٹانگ کوئی کمر پر مکا مارتا ہے۔ کوئی سر کا گنبد خاکستر کرتا ہے (آگے بڑھ کر) ارے! یہ تو میدان دیکھو ایک عورت کی منہ تاک ہمت لوگ ان جس کے دیکھنے کو تمام پنچاح دوڑے آ رہے ہیں (آسمان کی طرف دیکھ کر) آہا رات بہت گذر گئی۔ گرو جی انتظار میں ہوں گے۔

اب اسوقت بالکل سنسان ہے۔ سوشیلا یا کسی خیال کے آگے قدم بڑھاتے چلی جا رہی ہے۔ چلتے چلتے آگے ایک منظر نظر پڑا جس کے آگے ایک درخت تھا اور جس پر مرے ہوئے پہلوان کے گدھے لٹک رہے تھے۔ کپالک اور کھڑک سنگھ دونوں مندر کے آگے بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔

کپالک۔ بیٹا کھڑک سنگھ! دیکھو بھائی سب چیزیں موجود ہیں لیکن وہ اب تک نہیں آئی کہیں دھوکا تو نہیں دیگی۔

کھڑک سنگھ۔ نہیں۔ گرو مہاراج وہ ایسی استری نہیں ہے۔ ضرور آویگی۔

اتنے میں سوشیلا بھی جا پہونچی۔ کپالک کو دیکھتے ہی کہنے لگی تم ہو تو اس کے

کپالک۔ (خوش ہو کر) آؤ بیٹی۔ دیر ہے تم کو ہمکو لی۔ دن ہے۔

سوشیلا۔ مہاراج! ذرا دیر سے آنے کا ارادہ (قصور) معاف کرنا۔

کپالک۔ بیٹی سوشیلا۔ تم بڑی اچھی ساعت سے آئیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوشیلا - تو مہاراج! اب مجھے کیا آگیا ہے -

کپالک - تمہارے دل میں اب کسی طرح کا سوچ تو نہیں ہے -

سوشیلا - نہیں - کرپاسندھ - میرے دل میں اب کسی طرح کا تردد نہیں ہے - اب کیا دیر ہے -

کپالک - بیٹی! اب کچھ دیر نہیں ہے - تم کیسو سمیت بھگوتی کے چرنوں میں دھیان دو -

سوشیلا - کرپاسندھ - اسے دیر نہ کرو - ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ آجاوے -

کپالک - نہیں اب کچھ دیر نہیں ہے - سر کے بال کھولو - یہ سرخ کپڑا پہنو اور یہ سیندور ماتھے میں لگاؤ - اور یہ پھولوں کی مالا گلے میں ڈالو - اور میں بھگوتی کے سامنے چت لیٹا ہوں - تم بھگوتی کی طرف منہ کر کے میری چھاتی پر بیٹھو -

سوشیلا نے جب اسے سب کیا اور کپالک کی چھاتی پر بیٹھ گئی -

کپالک - میں اب بھگوتی کے دھیان میں مگن ہوتا ہوں - کر تو سکو گی؟ -

سوشیلا - میں جیسی طرح سے کر سکوں گی -

کپالک - دیکھو انہیں انواع اقسام کے خوف معلوم پڑینگے لیکن تم ڈرنا مت -

سوشیلا - مجھے کاہے ڈر مہاراج -

کپالک - بیٹی تم کو طرح طرح کی صورتیں دکھلائی دیں گی - وہ کہیں گی کہ تم میری چھاتی پر سے اوٹھ کر بھاگو اور چلا جاؤ - سو تم نہ بھاگنا اور نہ چلانا - نہیں تو تمہارا سر پھٹ جانے کی مصیبت میں پھنس جاؤ گی اور اوسے بیسیوں طرح کی تکلیفیں اوٹھانی پڑیں گی - جو جو میں نے کہا ہے سب کر تو سکو گی؟ -

سوشیلا - سب کرونگی -

کپالک - جب میں چلا کر یا برہمہ کہوں تب اپنے سر کے بال بائیں ہاتھ سے پکڑنا - اور یہ کہہ کر کے گھٹنوں کے بل بیٹھنا - پھر ..... پھر .....

سوشیلا - سر مہاراج پھر کیا کرنا ہوگا؟ -

کپالک - تیری تو ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے ہونا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوشیلا۔ اچھی طرح سے پکڑے ہو ناہون۔

کپالک۔ پہر یہہ چھری دیکھو بہت تیز ہے۔ ہامین ہاتھ سے سر کے بال پکڑ کر چھری کو نہ دینے چلا دنیا اگر ہے تو بھگوتی کو مین بار بار سمرن کرتا۔

سوشیلا بہت اچھا مہاراج!

اسوقت سوشیلا آہستہ سے کپالک کی چھاتی پر مستعدی کے ساتھ بیٹھی ہوئی اپنی دانائی کا جال ادا کر رہی ہے۔ کپالک دہیان مین مست پڑا ہوا ہے۔ ایک طرف کبھی کبھی بھگوتی کی مہما کرون کر رہی ہے۔ سوشیلا اپنے آئینہ دل مین صرف چندر کمار کو دیکھ رہی ہے۔ اوسکے گت کی کوئی بھی خیالی صورت نہین نظر آتی۔ صرف مراد سے چارون طرف چندر کمار کا نظارہ نمایان سمایا ہے نظرون مین تو جب سے میری مجسم ہر دیکھتا ہون اُدھر تو ہی تو ہے

سوشیلا۔ (خود بخود) پیارے! تم اب تو مجھے چھوڑو۔ میرے زندہ رہنے سے تم کو تکلیف اور مرنے سے تم کو آرام ہوگا پھر مین اپنی جان تمہارے اوپر کیون نہ قربان کردون اگر تمہارے تئین آرام کے لیے یہہ جان نہ دی تو پھر یہہ کس کام آئیگی۔ مین کیون اپنی جان دیدی ہون اگر یہہ آپ کو معلوم ہوگا تو آپ ہرگز مجھ پر غصہ نہ کرینگے۔ تم نے کبھی مجھ سے تمہارے اوپر مجھے کوئی بھی دکھ نہین دیا۔ اسمین سنکر مجھے کون سا دکھ لاحق ہوگا۔ یہی میرے دل مین بڑا ہمارا رنج تھا کہ مرتے وقت تمہارے درشن نہ پائینگے۔ اسنے میری وہ مراد پوری کی مین تو پہلے ہی سے جانتی تھی کہ تم چندر مہین ہو اور وہی مجھے امید ہے کہ تم آخری وقت ضرور ہی درشن دوگے۔ (چارون طرف سے شور و غل کی آواز سنکر) ڈر مجھے بات کا ڈر آدھی رات۔ اماوس کا دن بھگوتی کا مندر۔ کپالک کی چھاتی پر مجھے ڈر رہتا ہے کاہے کا ہے؟ اسنے مجھے درشن دیے نہین نہین یہہ میرے سامنے تو میرے ہی واجب التعظیم دیوتا۔ میرے ناتھ جیون ادھار موجود ہین۔ ہانہین ہمارے ایشور اور نہین بھگوان پھر تمہارے سامنے مین کس کا ڈر آج مجھے بڑی بھاری خوشی ہے جسکی انتہا نہین۔ مجھے کبھی خواب مین بھی ایسا خیال نہین گذرا تھا کہ جیتے جاگتے نہ مین نہین اسطرح سے یوگ ہوگی۔ تمہارے لائق دنیا مین ایسی کون سی شے ہے جس سے مین تمہاری پرسنش کرون۔ مجھے ایسے الفاظ نہین ملتے جنسے پڑھکر تمہاری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سلنی کرون - پھول پیل تیر دیوب سے میری طبیعت نہین چاہتی کہ لیوجا کرون اس سے دل کو خوشی ہوگی - یہہ برجس دن میری اور تمہاری شادی ہوئی تھی مین نے اوسی روز دل مین مستحکم عہد کر لیا تھا کہ پیارے پی تمہارے چرنون کی خدمت کرون - آج مجھے وہی دن نصیب ہوا تو دیا ہے - مین تم سے ہمیشہ کیلیے رخصت ہوتی ہون -

کپالک - نالی ! تم کو سامنے بھگوتی کا ہنستا ہوا چہرہ دکھلائی دیتا ہے ؟ -

سوشیلا - مجھے شوا اپنے پیارے کی مورتی کے اور کچھ دکھلائی نہین دیتا -

کپالک - یہ ہاتھ مین طاقت تو ہے - چھری تو چلا سکو گی ؟ -

سوشیلا - ہا ہا ہا !!! ہا !!! بہت جوگی تم کیا جانو کہ مین کر سکو گی ؟ -

کپالک - سر نیچا کر - بالون کو باین ہاتھ سے کھینچ - داہنے ہاتھ مین چھری لیلو اور جب تک مہہ مین کہون ویسے ہی رہنا - (تھوڑی دیر ٹھہر کر)

ہر مہہ مہی ! ہر مہہ مہی !! ہر ہر مہہ مہی !!!

سوشیلا نے یہہ الفاظ سن کر چاہا کہ کلیجہ مین چھری بھونک دے کہ فوراً ہی چندر کمار نے آتے ہی ہاتھ پکڑ لیا اور چھری کو چھین کر کپالک کے پیٹ مین بھونکنا چاہا کہ وہ بیچ دار دنعہ کھڑک سنگھ کے جنگل مین بھاگ گیا اور سوشیلا اوسی وقت بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی - چندر کمار نے اوسکے بال سے خمار دون پر الٹی چھڑک کر اوسکو ہوش مین کیا - چندر کمار نے انسوؤن کے ساتھ کہا ہا ! کلنکی آج چندر کمار کے کل کا خاتمہ ہی کر دیا تھا -

سوشیلا - (رو کر) پیارے ناتھ ! اسی سے قصور معاف کرو -

چندر کمار - ہائے ! آج تمہارے حالت یاد کر کے میرا دل تابو مین نہین رہتا - ہا ! بال بدھی یہہ کیا سوچا تھا اگر مین نہ آتا تو آج تم نے اپنی جان کھو ہی دی تھی -

سوشیلا - پریہ پر اصاف کرو - مجھ سے کپالک نے کہا تھا کہ تمہارے .... کو ابھی چاقو سے اور سزا ہوگی - اگر تم اپنا خون بھگوتی پر چڑھاؤ تو .....

چندر کمار - بس ہم نے سمجھ لیا - کیا پرنتی ! تم یہہ خیال نہین کر سکتی تھین کہ چندر کمار تمہارے مرنے پر ایک دن کو بھی زندہ رہ سکتا ہے ؟ تم نے اوسکی محبت پر کچھ بھی خیال نہ کیا - مادھوی ! اگر تم مجھے اپنے ہاتھون قتل کرو تو میرے ہر قطرہ خون مین تمہارا ہی عکس دکھلائی دیگا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہائے! تم نے ہماری محبت کا کچھ بھی پاس نہ کیا۔ اور ہنڈ جوگی کی باتوں میں آگئیں جس نالائق
شوہر کے پیچھے شوہر پرست عورت اپنی جان تک دینے میں بھی دریغ نہ کرے اور آئندہ بھی اوسکی ذات سے
یہہ خوف لگا رہے تو شوہر کو مناسب یہی ہے کہ اوسکے نثار ہونے سے پہلے اپنے آپ کو نثار کر دے
ہردے باسی پیاری سوشیلا! تم کو میرے ہی سبب سے جب اسقدر ناقابل برداشت تکلیف اور دکھ نصیب ہو
تو پیاری! میں ابھی اسی چھری سے (چھری دکھلا کر) اپنا کام ابھی ابھی تمام کیے لیتا ہوں۔
مجھے اب جسم کو رکھنا منظور نہیں جس جسم کو داغ لگا کیا وہ جسم رکھنے کی قابل ہے؟ ہرگز نہیں۔
پیاری! ہمارے [illegible] معاف کرنا۔ لو چندر کمار تم سے اب اس سریر سے ملنا نہیں چاہتے
جس چھری سے پیاری! تم اپنی جان عزیز دینے کو طیار ہوئی ہو۔ آج وہی چھری چندر کمار اپنے
حلق پر تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے پھیر لیگا (چھری کا اوٹھا کر گلے کیطرف لیجانا)۔

سوشیلا۔ (ہاتھ پکڑ کر اور رو کر) مہاراج معاف کرو۔ داسی سے بھول ہوئی اب ایسا نہ ہوگا
پریتم! آج میری آرزو اور حسرتوں کو خاک میں نہ ملاؤ۔ میں نے پریم بس (محبت کے قابو)
ہو کر یہہ نادانی کی لیکن آج سے اگر کوئی بھی اس قسم کی غلطی داسی سے سرزد ہو تو جو چاہے
سزا کرنا۔ آج کا قصور ضرور قابل معافی ہے۔

چندر کمار۔ چندر مکھی! تمہاری عاجزی اور بھولی بھالی صورت دیکھ کر میں معاف کر دیتا ہوں
مگر میں یہہ کہتا ہوں کہ اب وطن نہ جاؤنگا۔ یہہ جو دو راستے سامنے دکھلائی دیتے ہیں جنمیں ایک بدی
اور دوسرا نیکی کے نام سے موسوم ہے ان میں کونسے رستہ پر تمہارے چلنے کا بچار ہے۔ ہماری تو یہہ رائے ہے
کہ دنیا میں رہ کر بہت سے گناہ کر لیے اب کچھ ایشر بھجن بھی کرنا انسانی قالب پا کر لازمی اور ضروری ہے
اس لیے آؤ۔ پیاری چلو بارانس پار سگھن بن میں مہاتماؤں کے درشنوں سے فیضیاب ہو کر
وہیں آرام سے بھگوت بھجن کر کے باقی زندگی گذارینگے۔

سوشیلا۔ پران ناتھ! جو مرضی لیکن اپنا چندر مکھ ایک مرتبہ ماتا اور پتا کو تو اور دکھلا دیتے۔

چندر کمار۔ بس پیاری! اب اعتراض کرنیکا کوئی مقام نہیں۔ یہہ کرشن مکھ (روسیہ)
تو میں پرلوک میں بھی دکھا سکتا رہا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا خانہ دل ابھی دنیاوی آرزوؤں سے
خالی نہیں ہوا مجھے تو بیراگ چھٹ اور کوئی بھی اچھا کام معلوم نہیں دیتا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوتیلا - پران ناتھ کی گیا میرے سر اور آنکھوں پر مجھے کیا عذر - چلیے دیر نہ کیجیے -
یہہ دونوں اپنا کل اسباب چھوڑ کر مارا سنی پار چلنے پر آمادہ ہوئے کہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے
مزیندر بابو بھی اسی جگہ آنکلے - چندر کمار اور سوتیلا کو پہچان کر گلے لپٹ گئے - چندر کمار نے
بہتیرے ہاتھ پیر مارے لیکن مزیندر بابو ان دونوں کو جو بیس ہزار گنہ لے ہی گئے -
رام سنگھ کو عدالت صاحبہ سشن جج نے پھانسی کی سزا دی - اور ناتھ اور پرتاپ سنگھ کو دو دو
سال قید سخت کا حکم سنا دیا - اور کرشن چندر نوکری چھوڑ چھاڑ کر اپنے گھر چلے گئے -
ہرو نے کشور نے ابتدا ہی سے ان لوگوں کا ساتھ چھوڑ دیا تھا - اسنا نے بھی اپنے کیے کی پاداش میں
جیل خانہ میں جا کر دم توڑ دیا - اب اور کون ہے جسکا ذکر لائق بیان ہو ؟ اے بیسی
نا ہے اے بیسی اب تک خیال - وفادار حسین مہ جبین اے بیسی اغمزہ خرمان غضب اے بیسی ابہر بان
ناظرین معاف کیجیے اوسکا انجام سنکر آپ ہی ملول ہونگے - اوسے بستر کے حوالہ کیجیے - اوس بدنصیب کی
اب کونسی آرزو ہے جسے ہم بیان کریں اوسکی تمام خواہشیں معدوم ہو گئیں - تمام امیدیں خاک میں
مل گئیں اور خود اوسکا بھی کہیں نام و نشان نہیں رہا -
اگر آپ کو ایسی ہی بیتابی ہے تو اوس گھاٹ کی طرف چلیں شاید کہیں کچھ نشان مل جائے - دیکھو اوس
سنسان مقام میں وہ راکھ کا ڈھیر پڑا ہے کسی کی چتا کی ابھی چنگاری ہی چمک رہی ہے دیکھو وہی اے بیسی ہے
یونی تو اوسکی ایسی روز ہی فیصلہ ہو چکی ہے جس روز غریب جوگن سے دو دو باتیں ہوئی تھیں
چندر کمار کا رہا سہا جانے پر اوسکے رہے سہے تعلقات بھی معدوم ہو گئے - اوسنے جوگن کے اشارے سے
پہچان لیا تھا کہ یہی چندر کمار کی ایک کٹنی عورت ہے جو اپنے شوہر کے چھڑانے کو آئی ہے اوسی روز سے
اوسنے عہد کر لیا تھا کہ اب خیانت نہ کرونگی چندر کمار کے رہا ہوتے ہی اوسنے جیلخانہ میں سنکھیا کھا لیا
چوتھے روز اختتام معاد قید پر اوس بیچاری کی لاش نکالی گئی !!! -
دنیا کیا ہے ؟ انہیں تعلقات کا نام دنیا ہے - جو ان سے آزاد ہو گیا پھر اوسکو رنج و راحت
امید - یاس - حسرت و ارمان - عشق و محبت - ہجر و وصال کسی سے غرض نہیں - نہ رنج ہے نہ
راحت ہے راحت - آپ اوسے دنیا کیوں سمجھتے ہیں - یہہ آپ کی غلطی ہے ؎

نہ مڑ کر کے بیدرد قاتل نے دیکھا تڑپتے رہے ہم جان کیسے کیسے

تمام شد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
पुस्तक सं०.....
आगत सं०.....
तिथि०.....
गुरुकुल कांगड़ी

لله الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

پیارے ناظرین!

مین آپ کی قدردانی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ نے سوشیلا کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا۔ ہر چند کہ مین اس قابل نہین ہون کہ میری خدمت آپ کی خوش طبعی کا باعث ہو لیکن آپ کی اس قدردانی نے میری دافعی حوصلہ افزائی کی۔ میری محنت کا صلہ یہی ہے جو آپ کی فیاضانہ طبیعت سے پایا۔ چونکہ مین ایک دیہاتی آدمی اور محض اردو خوان ہون اگر تاول ہذا مین کوئی غلطی ہوئی ہے یا کچھ اور سہو ہو گیا ہو براہ مہربانی درست اور معاف فرما کر ممنون منت فرمائین کیونکہ مین زباندان نہین ہون اور غالباً میرا عذر کافی بھی ہے۔

مین ہفتہ آئندہ سے آپ کی خدمت مین بنگلے سے ترجمہ کر کے ایک دلچسپ تاریخی ناول اور پیش کرون گا اور آپ کو اس امر کی جانچ کا موقع دون گا کہ بنگلہ زبان کیسی پیاری اور شستہ ہے گو ترجمہ مین کوئی نقص رہ جائے

الملتمس

خوشی لال ورما

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساتھہ ہی وہ ہزار طرح چاہتا ہی اوسکی طبیعت خوش کرے مگر ممکن نہین - جبرا قہر ہزار یہہ
اوسکے الفاظ سنتی ہی مگر درمیان کسی اور طرف ہی بالکل یہہ حالت معلوم ہوتی ہی

کیا کہے کون لے گیا دل کو

ایک از خود رفتگی اور محویت کا عالم اوسپر طاری ہی - کچھہ دنون بعد یہہ معلوم ہوا کہ اس
نازنین کی تندرستی اسسے جواب دے چکی - پہلے چہرہ پر کچھہ زردی آئی پھر کمزوری کی
علامتین ہوئین اور بعد اسکے علالت پڑ گئی - ملنے والے گو عارضی تھے مگر سچ
تو یہ ہی جسنے جسکو دیکھا اوسنے وقت پر مدت ساتھہ دیا - راندن تیمارداری کی علاج اور
کوشش کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا مگر موت کا کیا علاج - روز بروز اسکی حالت گرتی گئی

دکھہا ل لحد گلگر خوبان کو فلک نے
پڑے ان شکنجہ مین نازون سے پالے کر

ڈاکٹر سے ان کے نام سے ڈاکٹر علاج کیلیے طلب کیے گئے اوسکی تندرستی کے طرفین نہایت
چہان بین کے ساتھہ تحقیقات ہوئی اور اطبا کی یہہ رائے قرار پائی کہ اوسکو کافی آرام
دیا جائے - کسی قسم کی زیادہ خوشی یا زیادہ رنج نہ پہونچے -

ہری نازنین نے اطبا کی اس رائے کو مذاق کے ساتھہ ٹال دیا - یہہ خوب
جانتی ہی کہ اب مین نے اپنی زندگی کے دن کس پیش سے بسر کیے ہین اسمین اگر
فرق آئے تو میری زیست کا خاتمہ ہی -

جہانتک ہو سکا اوسنے چند روز اطبا کے کہنے پر عمل کیا لیکن یہہ چند روزہ عمل
بے فائدہ تھا - تھوڑے عرصہ کے بعد لوگون نے اوسمین یہ لکشنہ کیحالت مین ملاحظہ
پایا - وہ چاہتی ہی کہ اپنی چند روزہ زیست اوسی خوشی کے ساتھہ بسر کرے جسکی وہ
عادی ہی اب بیمار اذنا پھر تفریحی جلسہ مین شریک ہونے لگی - پیرس اوس وقت
حسن عالم افروز کی چمک سے چکا چوند مین آگیا - رات کے آخر ہونے پر جب کسیقدر
آرام اوسکی طبیعت کو بخشا مفید تھا لوگون نے دیکھا وہ کلب مین کثرت سے جوا کھیل رہی ہی
صبح کا وقت ہی ہزارون نے وارے نیارے کر دیے اوسے کچھہ پروا اس بات کی نہ تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ مین کیا ہاری اور کیا جیتی - اوسکا خیال تہا کہ جہانتک ہوسکے مین اپنا دل بہلاؤن اور اپنی دلیسہ سہر کے باقیماندہ حصہ کو خوشی سے بسر کرون -

سچ پوچہیے تو یہ لحاظ اوس مہتیہ کے جو قدرت نے اوسے سونپا تہا قابل تعریف تہا اوسکا جی بہلانے کے لیے ایک بہت اچہا ذریعہ تہا اور خاصکر ایسے شخص کو جو کسی نہ کسی وجہ سے اپنی زندگی سے دست بردار ہوگیا ہو گو وہ الف سہی رکہتا ہو مگر وہ اپنی وہ پیرس کی ایک نہایت حسین نامی زندی تہی مگر اوسکے دل مین درد تہا وہ حسن و عشق کے جہگڑون سے بیخبر تہی اوسنے سچی محبت کا مزا لوٹا تہا اور اس لیے ہم وثوق کے ساتہہ کہہ سکتے ہین کہ اگر وہ اس ذلیل اور ناجایز پیشے مین نہ پڑا ہوتی تو ایک نہایت خصیف تاب پاکباز یا پارسا اور کسی خوبرو شخص کی پاکباز بیوی ہوتی ممکن تہا وہ کسی جلیل القدر شاہزادے سے بیاہی جاتی اور شاہزادی کہلاتی مگر بدنصیبی کا کیا علاج

قسمت جو بری ہی تو کوئی کام نہ آیا
کچہہ بہی نہ ہوا جذب محبت کے اثر سے

کچہہ ہی کیون نہ ہو - اوسکی زندگی کے خاطر دار رہنے سے مین خوش قسمتی سے بہت بہلے لوگ ایسے بہی ملے جو اوسکے لیے انکہین بچہانے کو اپنے چشم طیار رکہتے اور یہہ ایک خاص کمیاب اور انوکہی بات تہی -

عام طور سے بیسواؤن کی محبت صرف چند روزہ محبت ہوتی ہے اور نہو سکے بعد پہر اوسکا کچہہ وجود قایم نہین رہتا - دنیا کے اس فرقہ مین صدہا مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہوگا کہ جنہون نے ایک مرتبہ سے زیادہ نہین دیکہا تہا اب وہ اگر سامنے ہوکر نہی نکل جاتے تو ہم منہہ پہیر لیتے ہین گویا دیکہا ہی نہین - کتنی مرتبہ ایسا دیکہا گیا کہ اس نکبن گنہگار نازنین نے ہم سے مدد کی التجا کی مگر ہم نے اوسکی طرف رخ بہی نہین کیا - صدہا مرتبہ ہم نے پچہلے معشوقون کو بہوکون مرتے ہوئے دیکہا مگر اوسکی طرف بالکل متوجہ نہین ہوئے لیکن یہہ حالت ہماری پیاری نازنین کے سہانے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۰) سمجھ سکے - کچھ عرصہ بعد اسکے چہرہ پر حمل کے آثار ظاہر ہوے یہہ خوشی خوشی
اپنی مان کے پاس پہونچی اور کہا مین حاملہ ہون -
اسکے بعد جو واقعہ ہوا وہ نہایت شرمناک ہے اور جسے لکھتے ہوے شرم آتی ہے
مین اخلاق کے خراب ہونے کی ترغیب دینے والا قصہ نہین لکھ رہا ہون بلکہ
صرف ایک چشم دید واقعہ بیان کرتا ہون تاہم یہہ بہتر تہا کہ مین اسکا بیان چھوڑ دیتا
مگر پھر خیال آتا ہے کہ خدا کی اس گناہگار مخلوق کا حال بہی جس سے عوام واقف
نہین ہوتے پبلک پر ضرور کہولنا چاہیے اس پیشہ کی عورتین نہایت بدنصیب
اور زائل رحم ہین -
یہہ ایک نہایت خوفناک اور شرمناک واقعہ ہے - مان کو جب یہہ معلوم ہوا
تو بیٹی سے بولی کہ ہم دو آدمیون کی گذر تو مشکل سے ہوتی ہے یہہ تیسرا جو پیدا ہوگا اوسے
کہان سے کہلائینگے - بچون کا ہونا محض بیکار ہے اور جسقدر عرصہ تک وہ حاملہ رہیگی
ہم بے روزگار رہینگے - نو مہینے تک روزی کا بند ہونا اچھا نہین - دوسرے دن
ایک دائی خفیہ طور سے بولائی گئی - اسقاط کرایا گیا - لوزی بیچاری مہینون بیمار رہی
اور دو مہینے کے بعد جب مین نے اوسے دیکھا تو نہایت لاغر اور نحیف پایا -
اوسکی صورت سے افسردگی اور رنج عیان تہا -
تیسرے مہینے ایک مہذب آدمی کو اس بدقسمت عورت کی مصائب کا حال
معلوم ہوا اوسنے اوس کی بہت مدد کی علاج کرایا - کوشش کی کہ پہر یہہ تندرست ہو جائے
مگر بے رحم اور ظالم مان نے اوسکو ایسا سخت صدمہ دیا تہا اور اسقاط سے اوسکی
تندرستی ایسی خراب ہو گئی تہی کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ مر گئی -
اوسکی بدنصیب مان ابتک زندہ ہے لیکن واللہ اعلم کس تکلیف اور مصیبت سے
زندگی بسر کرتی ہے -
یہہ واقعہ اسوقت بالکل میرے خیال مین آگیا اور مین عرصہ تک کہڑا ہوا سوچتا رہا
جو ملازم کہ چیزون کی حفاظت کیلیے متعین تہے اون کی ٹکٹکی بالکل میری طرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

9464
9.7.2009

(۲۱) لگی ہوئی تہی اونکو شبہہ تہا کہ مین کوئی چیز لیکر رفوچکر نہ ہو جاؤن - مین اب
ایک ملازم کے قریب گیا اور پوچہا -
"یہہ کس شخص کا اسباب نیلام ہونیوالا ہے"
ملازم کا میلا - ایک مشہور طوائف کا - کیا آپ نے ابتک اوسکا نام نہین سنا
کا میلا کا نام سنکر مین سکتہ کے عالم مین رہ گیا کیونکہ مین اس نازنین کو بہلے سے
جانتا تہا -
"کا میلا! کیا وہ مر گئی"
"کوئی تین ہفتہ ہوئے"
"اور یہہ اوسکا اسباب کیون نیلام ہوتا ہے"
اوسپر قرض بہت تہا - اور قرض دینے والون نے اوسکے مرتے ہی دگرمان جاری
کرکر اوسکا کل اسباب قرق کرا لیا -
تو کیا وہ قرضدار تہی ؟
بے انتہا -
لیکن اوسکا اسباب تو بہت ہے سب بیباق ہو جائیگا
اجی بلکہ کچہہ بچ رہیگا -
یہہ بچا ہوا روپیہ کس کو ملیگا ؟
اوسکے رشتہ دارون کو -
اوسکے رشتہ دار بہی تہے -
معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے -
ملازم سے مندرجہ بالا گفتگو ہونے کے بعد مین چل دیا - گہر آیا تو وہی خیال دل مین تہا -
رات کو جب بستر پر لیٹا تو سوچتا رہا - ہائے ایسی حسین نازنین اسطرح دنیا سے اوٹہہ جائے
مرنے کا صدمہ تو ضرور اوسے بہت ہوا ہوگا - اوس کی زیست کس لطف سے
کٹتی تہی - بہت سے لوگ میری اس ہمدردی کو غالبا کسی خاص تعلق کیوجہ خیال کرینگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۲۴) یا سمجھین گے شاید مین بھی آوارہ مزاج آدمی ہون لیکن یہہ اون کی غلطی ہے
مین حسن پرست ضرور ہون اور یہہ حسن جو اہ کبھی شے مین ہو مجھے بیتاب کر دیتا ہے
میرے مزاج مین اتنی لچہ بھی ہی اذر اڑی ہوی ہے کسی کا دکھہ مجھہ سے
دیکھا نہین جاتا اور یون تو مین ایک سیدہا سادہا مولوی آدمی ہون۔
ایک دفعہ بازار مین مینے ایک نوجوان عورت کو دیکھا جسے دو پولیس والے
پکڑے لیے جا رہے تھے۔ اسکا جرم کیا تھا۔ یہہ مین آجتک نہین
سمجھا ہون۔ اسکا ایک بچہ تہا جو گرفتاری کی وجہ سے اوسے علیحدہ کیا جا رہا
تھا۔ سپاہی اوسے اوسکی ماں سے الگ کھینچتے تھے اور وہ بیچارہ طوعاً سے اپنے سینہ سے
لگائے بھاگتی تھی اور زار زار رو رہی تھی۔
یہہ ممکن ہے کہ وہ عورت مجرمہ اور بدکار ہو لیکن اس مین شک نہین کہ اوسکے دل مین
وہ سچی محبت موجود تھی جو ماں کو بچے سے ہونا چاہیے۔ اوس دن سے مین جب
کبھی بدکار عورتون اور خانگیون کو دیکھتا ہون تو اون سے ہمدردی کرتا ہون اور اونکی
ذلیل حالت قابل رحم معلوم ہوتی ہے۔

دوسرا باب

اوبھا راجوالی سے اوتنا تعلق ہے
کہین چھوٹے سے ایک جون کیسی ملکہ

نیلام ۱۶ تاریخ کو ہونے والا تہا۔ ۱۵ تاریخ کو بھی بدستور معائنہ جاری رہا اور کمروں سے
تقریباً تمام چیزین باہر نکالی گئین۔ فرش۔ دریان اور قالین اوٹھا لیے گئے تصویرین
دیوارون سے اوتاری گئین۔
مین برس ایک عرصہ کے بعد حال ہی مین آیا تہا اور اس وجہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۲۴) کامیلا کے مرنے کا حال مجھے معلوم نہین ہوا۔ میرے ملنے والے
اس گھرانے کے لوگ نہ تھے جو رنڈی بھڑوون کے قصہ مجھہ سے کہتے۔ کسی
اخبار مین بھی یہہ خبر میری نظر سے نہین گذری۔ یہہ تو شائع نہ ہوی اور ہوی تو میری
آنکھ سے نہ پہلے پرچہ مین یہی وجہ تھی جو مجھے وقت کے وقت تک پتہ خبر نہ ملی۔
اس مین شک نہین کامیلا نہایت حسین عورت تھی لیکن اس پیشہ کی عورتین اپنے خداداد
حسن کی بدولت عالم شباب مین جسقدر شہرت حاصل کرلیتی ہین اوسیقدر گندی موت سے
ہولی موت بھی ہوتی ہے۔

یہہ خوبصورت پریان بالکل بہار عالم شباب کیطرح ہین جو جسن و پیسے پن کے ساتھہ
طلوع ہوا اوسیطرح سرخرو ہوجاتا ہے۔ پوری بہار دوپہر شعاعین اور سیوقت غروب پہ
ہوتی ہین جبکہ بہک دوپہر ہو۔

اوسکا اوٹھتا ہوا جوبن۔ اوسکا شباب۔ اوسکی نئی عمر۔ ان کے ہوے پن کے انداز
ان کی شوخی اور بےبس کردینے والی چال۔ ان کی ترگین مستانہ آنکھین اور سیوقت اپنا
خیلتا جادو لوگون پر ڈالتی ہین جب یہہ بھی کچی عمر پر ہون۔

جب یہہ عین عالم شباب مین مرتی ہین تو ان کی موت کی خبر ان کے آشناؤن
اور عشق پسند لوگون کے پاس سب سے پہلے پہونچتی ہے۔ اس قسم کے لوگون کی ایک
خاص قسم کی شوسائٹی ہوتی ہے۔ اور ایک دوسرے کے تعلقات کا حال قریب قریب
اسلیس مین سب جانتے ہین۔ لیکن ایسی موت کی خبر انہین کوئی صدمہ نہین پہونچاتی
بہت ہوا تو کبھی کسی موقعہ پر مرحومہ کی دو چار بھلی باتین تذکرہ کے طور پر دوران
گفتگو مین آگئین نہین تو کچھہ نہین۔

پیرس مین جب لوگ پچیس ۲۵ برس کی عمر پر پہونچ جاتے ہین جوانی کی عمر کہلاتی ہے
تو کسی بات یا آنسو بہانا اون کے مزاج سے بالکل جاتا رہتا ہے۔ وہ سمجھتے ہین کہ ہم
اپنی قیمتی آنکھین فضول اور خیالی صدمات کی خاطر کیون برباد کرین کہ رونے سے
کیا فائدہ جو ہوگیا وہ واپس نہین آسکتا۔ پھر فضول رو کر اپنی طبیعت خراب کرین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۴۲) اسکا کیا نتیجہ ؟ والدین کی موت کے لیے ضرور دو چار آنسو کبھی کوئی سعادتمند
اولاد بہا لیتی ہے لیکن ہمیشہ وہ اور اس جایداد کا سماں خیال کیے جاتے ہیں جو ورثہ میں
اور ہمیں چھوڑی جاتی ہے ۔ دنیا سوز اور پیچ محبت الوداع آنسوؤں سے بہت ہی کم ظاہر
ہوتی ہے ۔ تھوڑی پریس کا اظہار ہے ۔

ناظرین نہیں سمجھ سکتے کہ میرا بھی ایسا ہی حشر ہے ۔ بے رحم اور سنگدل آدمی ہوں
میرے مزاج میں بڑا رحم ہے ۔ میرے آنسو تو بات بات پر نکل آتے ہیں ۔ مجھ سے کسی کی
تکلیف دیکھی نہیں جاتی ۔ اس بہشت ارضی کی موت میرے دل پر بڑا بھاری صدمہ
پہنچا رہی ہے ۔ میں سچ کہتا ہوں مجھ سے کوئی تعلق گہری محبت کا نہیں تھا
میں تو ان خاموش کا آدمی ہی نہیں ہوں ۔ تاہم میرا دل جوش ہمدردی سے امنڈ رہا تھا ۔

جو وقت میرے جی میں اس کی بچپنی زندگی کے بہت سے دن گذر چکے ہیں
کیمس فلپس کے مشہور ہوٹل میں وہ رات کو روزانہ بلا ناغہ تماشا دیکھنے جاتی تھی ۔
جو شان دار جوڑی اس کی ہمواری میں ہوتی تھی وہ بہت ہی گران بہا اور نایاب تھی ۔
چینی مٹی کے دو پیارے گلدستے جو بنے ہوئے تھے ۔ اوپر کی صورت سے بزنیوں کی ہی
کوئی بات ہی تو معلوم نہ ہوتی تھی ۔ چارہ لوزانی چشم فسوں ساز میں جو جادو گر ترم سے
ملا ہوا ۔ لبھانا من شاہانہ ۔ تکمین یہ تھا کہ ایک شریف نواب زادی اور کامیلیا میں
کچھ امتیاز قائم رہ سکے ۔ اس کا حسن عالم افروز ہر شخص کے دل میں چکا چوند پیدا کرتا تھا ۔
جب کبھی عورتیں جب کبھی مہر کو اپنے بگھی میں لوگوں کو کوئی نہ کوئی ان کے ساتھ
ضرور ہوتا ہے (لیکن خدا جانے یہ کوئی تھا کوئی کون بزرگوار ہوتے ہیں) ۔
جو لوگ کسی قدر عزت دار ہوتے ہیں وہ ایسی عورتوں کے ساتھ ہلک میں نکلنا
ناشائستہ خیال کرتے ہیں ۔ اگر بدیل البلاس میں ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں ۔

چونکہ ان عورتوں کو بالکل تنہا پھرتے ہیں بہت سے وجوہ سے اندیشہ
معلوم ہوتا ہے اس لیے وہ یا تو کسی غریب اپنے ہمسایہ کو یا کسی لڑکے یا قلاش ہلکہ کو
جس سے رقابت کا کچھ اندیشہ نہ ہو ساتھ لے لیتی ہیں اور پھر پھیرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۲۸) تو یہہ بڑا کیا یا کہ بڑا کام دیتی ہین - ہر صاحب بلا تکلف جا کر ان سے بات چیت کر سکتے ہین اور ہر قسم کے حالات اون کی نوجوان ساتھی کے متعلق خواہ کسی قسم کے کیون نہ ہون ان سے آسانی سے دریافت ہو سکتے ہین -

لیکن ہر خلاف اپنی تمام ہم پیشہ عورتون کے کامیاب ہین یہہ بات نہین تھی وہ جب کبھی تھیٹر مین جاتی تو اپنی گاڑی مین تنہا آتی تھی اور جہان تک ہو سکتا تھا ایک گوشہ مین چھپی چھپائی بیٹھی رہتی تھی - جاڑون مین ایک کاشمیری چادر سے اون کا تمام جسم پوشیدہ رہتا تھا اور گرمیون مین اوس کا لباس نہایت سادہ ہوتا تھا - عام تماشائیون اور تماشا گاہون مین گو اوسکے شناسا اوسے کثرت سے ملتے تھے مگر جس تبسم اعجاز نما سے وہ اون کے سلام کا جواب دیتی وہ نہایت شریفانہ اور تہذیب سے بھرا ہوا خیال کیا جاتا تھا

اگر کوئی شریف سے شریف عورت بھی کسی ملنے والے کے سلام کا جواب دیتی تو اوس کے چہرہ پر اس سے زیادہ پاک اور مہذب تبسم نمایان ہوتا - نہ اوس کی عادت تھی کہ بڑے بازاروں اور میلون مین پھرنے کی تھی لوگ دیکھتے تھے اوس کی جوڑی ہوا سے باتین کرتی ہوئی ایک طرف سے دوسری طرف نکل گئی اور شہر سے باہر جنگل مین جا کر ٹہلی ہے

یہان یہہ تا رہین گاڑی سے اتر کر ایک گھنٹہ تک تنہائی مین سیر کرتی تھی اور پھر اوسی چال سے گھر کو واپس آتی -

ان تمام باتون کا خیال اس وقت میرے دل مین آیا اور رہ رہ کے اس کی بے وقت موت سے بہت ہی صدمہ ہوا -

ہائے یہہ اپنی ہم پیشہ بہنون سے خیالات اور طریق عمل مین کسقدر مختلف تھی اور اوسکا حسن کیسا لاجواب تھا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۶) مجھے افسوس تہا کہ خدا کی بنائی ہوی یہہ لاجواب سوہنی مورت آخی جلد
کیون خاک مین مل گئی - اس مین ذرا سا شبہہ نہین کہ ایسے معشوق دنیا مین
کہان پیدا ہوتے ہین -
قد لانبا اور اوسکے ساتھہ ہی انتہا درجہ کا نازک - کمر موہو جگہہ سے
پتلی کہانی ہوی -
جسوقت یہہ چلتی تو اوس کی زرین چادر کے دونون گوشہ دونون طرف
زمین پر لٹکے رہتے تہے - اور ریشمی گون کی جھلک جو چادر کے گوشون سے
جھلکتی ہوی معلوم ہوتی تہی حرص صبر عشاق پر بجلیان گرانے کے لیے
کافی تہی - غرض اوسکے حسن جہانتاب کی کہانتک تعریف کیجائے
بس بالکل

ہر اندام تو از سر بپا نون تک جھلکتی ہوی
اُف تیری کافر جوانی جوش پر آئی ہوی

میری سمجھہ مین یہہ نہین آتا تہا کہ ایسے پیشہ کی عورت کی صورت پر اسقدر
بھولا پن معصومیت اور نور کیون ہو - اس کے چہرہ سے اسقدر جلال کیون
ہویدا ہو - اوسے دیکھہ کر رعب حسن سے لوگون کا اسقدر مرعوب کیون ہو جانا
سمجھہ مین نہین لوگ اسے دیکھتے تو تحسین چیرین اوسکے ساتھہ ضرور پاتے
تہے دو چیزین - اوسکا چشمہ اور ایک گلاب کے پھولون کا گلدستہ -
ہوا ئے گلاب کے دوسری قسم کے پھول کا میلا کے پاس کبھی
تھے نہین دیکھے - ان پھولون کو اس قدر مناسبت اوس کے
ساتھہ ہو گئی تہی کہ لوگ ہمیشہ "گلاب والی لڑکی" کے نام سے
اوسے پکارتے تہے -
مجھے اس بات کی بھی خبر ملی تہی کہ کامیلا کی آشنائی پیرس کے
چند بڑے بڑے امرا اور روساعظام سے ہو چکی تہی - وہ فخر کے ساتھہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۲۲۷ اپنے ان تعلقات کو سب سے بیان کرتی تھی اور اوس کے امیر آشنا
اس اظہار کو باعث فخر سمجھتے تھے جس سے یہہ ثابت ہوتا تھا کہ اوس کے
آشنا اور وہ دونون آپس کے تعلق سے خوش ہین۔

گذشتہ تین برس سے یہہ بات بھی عام طور پر مشہور ہو گئی تھی کہ کامیلا
آجکل ایک ضعیف العمر ڈیوک کے ساتھہ رہتی ہے جو یہہ چاہتا ہے کہ وہ اپنا پیشہ
چھوڑ دے اور مفصل مین تنہا اوسکے ساتھہ رہے۔

مندرجہ ذیل روایت عام طور سے تمام شہر مین مشہور تھی۔

۱۸۹۶ء کے موسم بہار مین کامیلا کی طبیعت علیل ہو گئی تھی اور ڈاکٹرون نے
مشورہ دیا تھا کہ وہ بنگرس کی جھیل کے کنارہ جا کر کچھہ دن تک رہے اور اپنی
تندرستی درست کرے۔

منجملہ اور مریضون کے جو وہان تبدیل آب و ہوا کے لیے آئے
اس بڈھے ڈیوک کی ایک نوجوان لڑکی بھی تھی۔ حسن اتفاق سے
کامیلا کی صورت ڈیوک کی لڑکی سے اس قدر مشابہ تھی کہ ایک کا دوسرے پر
شبہہ ہوتا تھا۔ وہی شکل۔ وہی قد۔ وہی عمر۔ وہی انداز۔ وہی لب و لہجہ
غرض ایک دوسرے مین مطلق کسی قسم کا کوئی فرق نہین تھا یہہ معلوم ہوتا تھا
گویا دونون حقیقی بہنین ہین اور ایک دوسرے کا عکس۔

یہہ نوجوان شاہزادی ہماری نازنین کامیلا کی ہم شکل بہت بیمار تھی
بیچارے باپ نے علاج کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔

مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

آخر کار یہہ نہ بچی اور ایکدن اپنے بڈھے باپ کو مفارقت کا دائمی داغ دیکر
باغ جنت کو سدھاری۔

ڈیوک کو اپنے پیارے بیٹے کی موت کا بڑا صدمہ ہوا۔ یہی ایک
اوسکی اکلوتی بیٹی اور تمام ریاست کی وارث تھی جو اوسے چھوڑ کر عین عالم ضعیفی مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۸) اوسکی کمر توڑ گئی ۔

ایک روز کامیلا صبح کو ہوا کہانے پیدل جا رہی تہی کہ راستہ مین ڈیوک سے اوس کی مڈبہیڑ ہو گئی ۔ اسے دیکہہ کر ڈیوک کو ایسا معلوم ہوا گویا اوسکی بیٹی پہر زندہ ہو کر آسمان سے اوتر آئی ہے ۔

یہہ بے تابانہ اوس کے پاس پہونچا ۔ بے اختیار اوس کی پیشانی کو پیار سے بوسہ دیا اور عاجزی کے ساتہہ التجا کی کہ وہ کبہی کبہی اوسے اپنے مکان پر آکر ملنے کی اجازت دے اوس کی صورت اوسے اپنی مرحومہ بیٹی کی یاد دلاتی ہے اور اب وہ اوسے اوسکی ہمشکل سمجہہ کر اوسکی پرستش کیا کریگا ۔

کامیلا نے اس درخواست کو خوشی سے منظور کر لیا اور اس مین اوس کا بگاڑ ہی کیا تہا ۔ بنہالی سے یہہ صحبت بہت ہی غنیمت تہی ۔

اس بستی مین بہت سے لوگ کامیلا کے اصلی پیشہ سے واقف تہے اونہون نے جا کر ڈیوک سے پہونک دی کہ حضور کس کے دہوکے مین آ گئے ہین ۔ یہہ پیرس کی ایک مشہور بیسوا ہے ۔ سیکڑون گہر یہہ اب تک تباہ کر چکی ہے ۔ ہزارون امن کے بندہ آئی ہین ۔ اسکے مارے ہوئے پانی سے ترس رہے ہین ۔ اسکے دام مین پہنسا ہوا تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے حضور کی صحبت کے لائق نہین ۔ آپ کی عزت اور نیکنامی مین فرق آجائیگا ۔

ڈیوک کو یہہ معلوم کر کے کہ ایک بدکار عورت اوس کی بیٹی کی ہمشکل واقعہ ہوئی ہے نہایت صدمہ ہوا مگر اسکا دل کامیلا سے اسقدر وابستہ ہو گیا تہا کہ اب جدائی محال تہی ۔

ڈیوک کی زیست نازنین کی ملاقات پر منحصر تہی ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۹) ڈیوک نے نازنین کو اوسکے پیشہ سے متعلق کچھہ ملامت نہ کی اور نہ اوسنے کوئی حق حاصل تہا کہ اس قسم کی ملامت کرے۔ صرف یہہ کہا کہ اگر تم اپنا طرز معاشرت تبدیل کرکے بطور ایک ایماندار اور نیک عورت کے رہو تو مین تمہارے جملہ اخراجات برداشت کرونگا اور تمہین کسی قسم کی کوئی تکلیف نہوگی۔

نازنین نے اس امر کو بخوشی منظور کر لیا۔

یہان یہہ بات یاد رکہنے کی قابل ہی کہ کامیلا اس زمانہ مین علیل تہی۔ پچہلے مہینے مین جو بے اعتدالیان کثرت سے اسنے کین اونہون نے اس کی تندرستی خراب کردی تہی کیا تعجب ہی یہہ کسی متعدی مرض مین گرفتار ہوگئی ہو۔ اسے اب یہہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مین اب گناہون سے توبہ کرون تو شاید خدا مجہے میرا حسن اور تندرستی پہر واپس دے دے۔

یہہ خیال اوسکا صحیح نکلا مفصل کی آب و ہوا اور آرام کی زیست نے اسے پہر بہلا چنگا کردیا اور اب یہہ پہلے سے زیادہ خوبصورت تندرست اور پیاری معلوم ہونے لگی۔

ڈیوک ایک ہفتہ اسے اپنے ساتہہ پیرس لے گیا اور واپس لے آیا۔

یہہ تعلق دراصل ایک پاک تعلق تہا مگر لوگ اسکی اصلیت سے مطلق واقف نہ تہے وہ جانتے تہے کہ کامیلا رنڈی تو ہے ہی۔ بڈہے ڈیوک کو بڑہبس لگی ہی جو اس بڑہاپے مین تماشبینی سوجہی۔ اور لوگون کی یہہ رائے ٹہیک بہی معلوم ہوتی ہی۔ اسکے سوا عوام کا ایسی حالت مین بہلا اور کیا خیال ہو سکتا تہا۔

میرا ارادہ نہین ہی کہ اپنی ہیروائن کو آسمان پر چڑہا دون یا جہوٹے سچے حاشیہ لگا دون۔ دراصل جو اوسکی حالت تہی بری یا بہلی اوسے بجنسہ بیان کرتا ہون۔

جب تک یہہ اچہی طرح تندرست نہ ہوی اسنے اپنا نیک چلن رہنے کا وعدہ وفا کرنا کچہہ مشکل نہ تہا لیکن آرام ہو جانے پر جب اس کا حسن اپنے اصلی جوبن پر آگیا پہر اسی جرات کہان تہی جو یہہ اپنے عہد پر قائم رہتی پرانی عادت کہین جا سکتی ہی۔ ہاتہی کے دانت جب ایک دفعہ باہر نکل گئے پہر اندر نہین آسکتے۔ عورت جہان بدکار ہوی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۰۲) اور باہر کا مزاج اپنے کہیں کسی کے روکے رک سکتی ہے۔ توبہ!۔
اسکے دل میں جدائی کے ولولے پھر پیدا ہوئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے دن غریب
ڈاکٹر کو بہت ہی صدمہ پہونچا۔
کسی صاحب نے اس سے جڑ دی کہ حضرت آپ کس ہوا میں ہیں۔ یہاں ٹٹی کی
آڑ میں شکار کھیلی جاتی ہے۔ آپ سمجھے ہیں کامیلا آپکی پابند ہے۔ وہاں روز نئی چہرے
اور نئے ہیں اور آپ ہی کے کان پر روز نئے نئے آشنا بولائے جاتے ہیں آپ
جب کبھی باہر چلے جاتے ہیں تو یہاں خوب کیفیت نظر آتی ہے۔ ایک آتا ہے
ایک جاتا ہے۔
ڈاکٹر نے جب غضبناک ہو کر کامیلا سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے تو اوسنے صاف
صاف کہدیا میں تو رنڈی ہوں کس کس کو منع کروں۔ ڈاکٹر یہ سنکر چلا گیا اور کامل
ایک ہفتہ تک پھر اوسکے پاس نہ آیا۔ لیکن نازنین کی جدائی اوس سے نہ سہی گئی
سچ ہے جب دل میں ایک مرتبہ محبت گھر کر جاتی ہے تو اوسکا جانا محال ہوتا ہے۔ شعر

جب آنکھ میں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے

اگلے دن یہ پھر پہونچا اور اوسنے اپنے قصور کی معافی چاہی۔ کہا اب میری تو یہ جو میں
نہیں روکوں۔ مگر کبھی کبھی اپنی صورت دکھا جایا کرو۔ مجھ سے تمہاری جدائی برداشت
نہیں ہو سکتی۔ تمہیں دیکھکر مجھے اپنی مرحومہ بیٹی کی شکل یاد آجاتی ہے اور میں اپنے
دل کو قابو میں نہیں رکھ سکتا۔
ہائے کامیلا نتیجہ سے انجان ہو کر اس پیشہ کو چھوڑ دے۔ کاش تو نیک چلن
ہوتی۔ خدا نے تجھے اس ذلیل پیشہ میں کیوں پیدا کیا۔ افسوس ایسی پیاری صورت
اور ایسے ذلیل کام کرے۔ افسوس۔
یہ کیفیت اوسوقت کی ہے جب کامیلا کو یہاں آئے ہوئے تین مہینے گذر چکے
تھے اور اب نومبر یا دسمبر کا مہینہ تھا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیسرا باب

بندۂ بے درم بنا بھی لو
مشتری تم خرید لو مجھکو

۱۱ مارچ کی صبح کو مین روڈے اسٹین کیطرف چل دیا۔ یہہ نیلام کا دن تہا جب مین اندر پہونچا تو ایک دو تین ہو رہا تہا۔ نیلام کرنیوالا حلق چیر چیر کر چلاتا تہا جو بڑہے سو پاوے۔ آدمی پر آدمی گرتا تہا۔ قیامت کی بہیڑ تہی۔ بڑی بڑی شریف خاتونین نیلام مین موجود تہین جن مین ممکن ہے بہت سی ایسی ہون جو دل مین رشک کرتی ہونگی کہ ہم کیون نہ رنڈی ہوے۔ ایسی ہی آزادی کی زیست ہمین بہی حاصل ہوتی۔ اب جو چوری چہپے کچہہ کرتی بہی ہین تو خوف لگا رہتا ہے اور پیرس مین اس قسم کی لیڈیز کی تعداد بدقسمتی سے رنڈیون کی تعداد سے کہین زیادہ ہے۔

معزز ڈچرس الف میڈم بی کی برابر (جو رنڈی تہی) شانہ سے شانہ ملائے بے تکلف کہڑی ہین اور عصمت مآب مارشنس (ج) میڈم بی کی کسی بہن کے مقابلہ مین برابر برابر بول رہی ہین اور ضد ہے کہ اس چیز کو مین ہی خرید لون۔

اس اٹہارہوین صدی کی یہی تہذیب ہے۔ سبحان اللہ۔

غرض ہر شخص خوش اور بشاش تہا۔ گو بہت سے لوگ ایسے جمع تہے جو کامیلا کے آشنا تہے تاہم اوس بیچاری کی موت کا کسی کو بہی مطلق افسوس نہ تہا۔ ہنسی اور قہقہہ ہر طرف بلند ہو رہا تہا اور جدہر دیکہیے ایک طوفان بے تمیزی نظر آتا تہا۔ بولی بولنے والا اس زور سے چیختا تہا کہ مجہے اندیشہ ہوا کہین قے نہ کر رہے۔

مین بہیڑ چیرتا ہوا نیلام کی میز کے قریب پہونچا اس بات کا مجہے سخت صدمہ تہا کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳۲) ابہی تین دن تو کامیلا کو مرے نہین ہوئے اور اوس بیچاری کا اسباب
اس بیرحمی سے نیلام ہو رہا ہی۔
مین تو صرف سیر دیکہنے آیا تہا خریداری کی نیت نہ تہی۔ اس لیے مین ہر شخص کے
چہرہ پر بغور نظر ڈالتا۔ وہ لوگ جن کی ڈگریون مین یہہ نیلام ہو رہا تہا جب کسی چیز کی
قیمت بڑہتی ہوی دیکہتے تو بہت ہی خوش ہوتے اور یہہ ایک قدرتی بات تہی۔
واہ کیا ایماندار بزرگ یہہ حضرات تہے جو اس حرام کی کمائی سے فائدہ اوٹہانے
کیلیے یہان تشریف لائے اور اب ایک ایک کے دس دس وصول کر رہے تہے
یہہ خیر سے رحیم بہی ایسے تہے جب وہ جان بلب بستر مرگ پر پڑی تو آپ نے نالشین
داغ دین اور قرقیان کرائین۔
کپڑے۔ شال۔ زیورات ہاتہون ہاتہہ بک گئے مگر مجہے ان مین سے کوئی شے
پسند نہ آئی اب نیلام والے نے پکار کر کہا۔
ایک مجلد کتاب خوبصورت تصویرون سے بہری ہوی جسکا نام "فیس لیس کاٹ" ہی
اور جسکے پہلے صفحہ پر کچہہ لکہا ہوا ہی۔ سرکاری بولی دس فرانک۔ بولو جو بڑہے سو پاوے
ایک شخص۔ ۱۲ فرانک۔
مین۔ ۱۵۔ یہہ بولی مین نے یون ہی اوٹ پٹانگ بول دی۔ مجہے
یہہ خبر بہی نہ تہی کہ کس مضمون کی وہ کتاب ہی۔
وہی شخص۔ ۳۰۔ یہہ بولی اوسنے اس طرح بولی گویا مجہے ہرانا چاہتا ہی
مین (اوسیطرح اکڑ کر) ۳۵۔ اب بڑہیے۔
وہ۔ چالیس۔
مین۔ پچاس۔
وہ۔ ساٹہہ۔
مین۔ سو۔ اب بچہ بولو۔
سو کی بولی سنکر ہر شخص تعجب کی نگاہ سے مونہہ پہاڑ کر میری طرف دیکہنے لگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۳۳ کیونکہ دراصل وہ کتاب دس فرانک سے زیادہ نہ تہی - پہر بہلا کسکی مجال تہی جو آگے
بڑہتا - میرے ساتہہ کی بولی بولنے والا منہہ دبا کر الگ کہٹک رہا اور ایک دو مین
ہو کر نیلام میرے نام ختم ہو گیا - لوگ میری اس حرکت کو طرح طرح کے نامون سے منسوب
کرتے تہے - کوئی کہتا تہا یہہ ضرور کامیلا کا پورانا آشنا ہے اور یہہ کتاب اوسنے اسے
تحفہ کے طور پر دی ہوگی اب یہہ اسے بطور اوسکی محبت کی یادگار کے اپنے پاس رکہنا
چاہتا ہے غرض جتنے مونہہ اوتنی باتین اور سچ تو یہہ ہے کہ میری یہہ حرکت بہی ایک عجیب
حرکت تہی - کتاب لیکر مین نے اب زیادہ ٹہیرنا مناسب نہ سمجہا خیال کیا ایسا نہو کہ پہر
اسی طرح کسی چیز پر بولی بول کر مجہے اپنی بات کی سچ پڑ جائے اور مفت مین روپیہ برباد
کرون - ایسا کہین کا مالدار بہی تو نہین ہون جو یہہ فضول خرچیان مجہہ سے برداشت
ہو سکینگی مفت مین دوالہ نکل جائیگا -

گہر آکر مین نے اوس کتاب کو کہولا - اوسکے پہلے صفحہ پر نہایت خوشخط مردانہ تحریر
مین یہہ الفاظ درج تہے -

"ہدیہ آرمنڈ ولوبل بخدمت مس کامیلا ذلت"

مجہے ذلت کے لفظ پر تعجب ہوا اور میری سمجہہ مین نہین آیا کہ اوس سے کیا مطلب ہے
کیا اس تحفہ دینے والے نے کامیلا مین خود سے کوئی ایسی اعلی خصلت یا بات دیکہی
جس سے وہ اپنے کو ذلیل سمجہنے لگا یا یہہ کہ کامیلا کو ذلیل سمجہا - لیکن اگر کامیلا کیطرف
ذلت کا لفظ منسوب تہا تو یہہ بات قریب قرین قیاس نہین معلوم ہوتی تہی
جو شخص اپنی معشوقہ کو ذلیل لکہے وہ اوسے تحفہ کیون دینے لگا غرض ہر طرح سے کوشش کی
مگر یہہ معمہ مطلق میری سمجہہ مین نہین آیا -

کتاب کوئی ایسی دلچسپ نہ تہی جو پڑہنے کی قابل ہو اور اس لیے مین نے اوسے ایک
گوشہ مین میز پر رکہہ دیا اور پہر اوسکا کچہہ خیال بہی نہ کیا -

جہان تک مین نے سنا کامیلا کو مرتے وقت بہت تکلیف ہوی نہ کوئی سامنے
نہ غمگسار نہ مونس نہ مددگار - قرضخواہون کی چل پکار - اسباب کی قرقی یہہ سب باتین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳۴) ایسی بہتین جس نے اس غریب کے آخری نزع کے وقت کو اوسپر اور بہی گرانبار کر دیا۔

افسوس! ان غریب رنڈیون کی حالت بہی کیسی دردناک ہے اگر اُنسے محبت کرنا گناہ ہے تو اونپر رحم نہ کرنا اور ترس نہ کہانا اس سے زیادہ گناہ ہے۔ ہم لوگ اندہون پر رحم کرتے ہین جنہون نے مدۃ العمر مین کبہی سورج کی شعاعون پر بہی نظر نہ ڈالی۔ ہم لوگ بہرون پر ترس کرتے ہین جن کو کبہی قدرت کی خوش الحان صداؤن اور سحر صادق کی خوبصورت چڑیون کے سریلے نغمے عمر بہر نصیب نہ ہوے۔ ہم لوگ گونگون پر رحم کرتے ہین جن بیچارون کو کبہی یہہ اجازت نہ ملی کہ اپنے اندرونی دلی خیالات کو لفظون کی شکل مین ظاہر کرین۔ لیکن افسوس ایک خلاف تہذیب عمل کے بہانے سے ہم بالکل رحم کی اعلی صفات چہوڑ دیتے ہین۔ ہم اس دل کی کور باطنی پر رحم نہین کرتے۔ روح کے بہرے پن کا خیال ہمین نہین ہوتا۔ کانشنس کا گونگا پن ہمارے دل پر کچہہ بہی ہمدردی کا اثر نہین کرتا۔

یہہ غریب بدقسمت عورتین جب دیکہتی ہین کہ ہماری حالت پر کوئی ترس نہین کہاتا تو زندگی سے بیزار ہو جاتی ہین۔ ان کے جی سے عزت اور عصمت کا خیال جاتا رہتا ہے اور مجبوراً انہین اپنی زیست اوسی طرح کاٹنا پڑتی ہے جسطرح وہ زیادہ آرام دینے والی بن سکے اونہین پہر نہ روح القدس کی پاک آواز سنائی دی ہے نہ اونمین وہ قابلیت رہتی ہے کہ وفاداری اور محبت کے سچے شیرین کلمہ منہہ سے نکالین جسقدر پرانے زمانہ کے عالم اور شاعر ہوے ہین سب نے اس فرقہ کی مصیبتون سے ہمدردی ظاہر کی ہے اور اونکے ساتہہ منصفانہ اور رحیمانہ طریقہ سے برتاو کرنے کی ہدایتین دی ہین بعض بعض دفعہ ایسا بہی ہوا ہے کہ لائق اور مشہور آدمیون نے انکے ساتہہ اپنے خطاب اور نام کو جائز طور سے ہمیشہ کے لیے وابستہ کر لیا ہے اور میان بی بی بن گئے ہین ٭۔

نوٹ ٭ ناظرین یہہ فرانس کے خیالات ہین نہ کہ ہندوستان کے۔ اس ہمدردی کو ذرا گہری نظر سے دیکہیے اور اس منطق کو ملاحظہ کیجیے جس سے یہہ ہمدردی ضروری ثابت کیگئی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳۵) مین نے اس معاملہ پر اس لیے یہان زیادہ زور دیا ہی کیونکہ مین سمجھتا ہون کہ میرے ناظرین مین سے بہت سے بزرگوار ایسے ہون گے جن کو میرا یہہ قصہ پسند نہ آئیگا وہ سمجھین گے واہ یہہ اچھی کتاب لکھی اس مین تو تماشبینی کی ترغیب دیگئی ہی اور لوگون کو عیاشی سکھلائی جاتی ہی۔ مصنف کے کان ایسے خیال سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے تھے لیکن اصلی واقعہ پھر اصلی ہوتا ہی اور اوسمین چون وچرا کی مطلق گنجائش نہین ہوتی۔

جن کا ایسا خیال اس کتاب کے بارہ مین ہو بھی وہ بڑی غلطی پر ہین وہ ذرا اس کتاب کو مہربانی کر کے شروع سے آخر تک پڑھ لین اونہین میری بابت کا خود یقین ہو جائیگا۔

میرا ایمانداری کے ساتھہ یہہ خیال ہی کہ ایسی عورتون کو اول ہی سے کافی تعلیم نیک وبد کی تمیز کی نہین ملی ہی خدا نے دو راستہ بنائے ہین ایک راستہ مصیبت کا ہی اور دوسرا محبت کا سچ پوچھیے تو یہہ راستے بہت دشوار گذار ہین جو ان پر چلتے ہین اون غریبون کے تلوے چھل چھل کے لہولہان ہو جاتے ہین اور ہاتھون کی کھال اودھڑ جاتی ہی لیکن راہ کے کانٹون پر یہہ غریب اپنے گناہ کے خون کی رنگت آمیز ہان چھوڑ جاتے ہین اور جب یہہ اپنی منزل مقصود پر پہونچتے ہین تو ان کے تن پر ایک کپڑا بھی ثابت نہین رہتا اور ان کے خون آلودہ جسم اور برہنہ صورت کو دیکھہ کر خداوند کریم کو بھی رحم آجاتا ہی۔

جن لوگون کا سابقہ ان ہمت والے مسافرون سے پڑے اون کو ان کی مدد کرنا لازم ہی۔ اس بات کا ڈنکے کی چوٹ بیان کرنا ضروری ہی کہ ہم ان سے ملے اور ان کی شرمناک اور خوفناک مصیبتون کا اندازہ کیا۔ کیونکہ ایسے عام اظہار سے وہ دوسرونکو خبردار کرتے ہین کہ دیکھو۔

ادبار کا کھٹکا حشم وجاہ مین ہے
بھاگو بھاگو کہ خوف اس راہ مین ہے
جاگو جاگو یہہ خواب غفلت کبتک دیکھو دیکھو اجل کمینگاہ مین ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳۶) ایک رہنما کیواسطے یہہ کافی نہین ہے کہ وہ دوراہے پر صرف یہہ تختہ لگا کر
چھپ ہو جاوے۔

یا زیادہ سے زیادہ جو اوس راستہ سے گذرین اون سے یہہ کہے کہ یہہ راستہ نیکی کا ہے
یہہ بدی کا۔ اتنا یہہ کہنا کافی نہ ہوگا بلکہ اوسکو فرض ہے کہ دونون راستون کے خطرون اور آرام کو
بیان کرین۔ بالخصوص جو بدی کے راستہ پر چلے گئے ہون اون کے سفرنامہ عبرت
کیلیے لکھین۔

مذہب عیسوی ہم کو رحم اور بخشش کے اصول سکھلاتا ہے۔ عیسیٰ مسیح کے دل مین خود
گنہگارون کی محبت بھری ہوی تھی اوسنے صرف گنہگارون کی بخشش کیلیے اپنی جان
دی اور ہمارے لیے ایک لاجواب نظیر اپنی محبت کی چھوڑ گیا۔ دیکھو مگدالین سے
اوسنے کہا ہے۔

"چونکہ تو نے اپنے نفس کی بہت زیادہ پرستش کی ہے تیرے گناہ زیادہ
رحم کے ساتھ معاف کیے جائین گے"

آیا یہہ محبت اور بخشش کا کتنا پیارا اصول ہے۔

کیا ہم لوگون کو خداوند مسیح سے بھی زیادہ سخت ہونا چاہیے۔ ہم اس منحوس دنیا کے
عام کہنے پر کیون عمل کرین جس مین اس لیے سراسر سختی اور ظلم بھرا ہوا ہے تاکہ وہ زیادہ مضبوط
معلوم ہو۔ ہم کیون ان گنہگار روحون سے نفرت کرین جو بالکل خون آلودہ ہین جنکے
ہر ہر زخمون سے اون کی پچھلی زندگی کے گناہون کا خون پھوٹ پھوٹ کر
نکل رہا ہے ان زخمون پر نمک چھڑکنا کتنی سخت سے سخت دل آدمی کا کام نہین ہے
ان سے تب ذرا ہمدردی کیجیے محبت کی پٹی باندھیے دیکھیے یہہ کتنی جلد بھر آئینگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳۷) نیکی یا بدی کا علم انسان کو ہمیشہ کے لیے ایک ہی مرتبہ حاصل ہوتا ہی اور اعتقاد اوسپر رنگ و روغن پہیرتا رہتا ہی - تمام لائق لوگون کا یہہ خیال ہی کہ ہم لوگ نیک چلن رہین - ہم مین نیچون کی سی معصومیت پائی جائے ہم ہمیشہ سچائی سے کام کرین اور سب سے زیادہ ہم اپنے ہم جنس انسانون کو کبہی نفرت کی نگاہ سے نہ دیکہین ہم کبہی ایسی عورت سے بہی متنفر نہ ہون جو مان ہی نہ بہن - نہ لڑکی ہی نہ بی بی ہم کو اپنی محبت اور عزت صرف اپنے خاندان ہی تک محدود نہ رکہنا چاہیے - نہ اپنی سخاوت اور رحم کو کسی خاص حد تک روکنا مناسب ہے - کیونکہ بہشت مین اوس گنہگار کو ہزار درجہ زیادہ خوشی ہوتی ہی جو اپنے گناہون سے استغفار کرکے توبہ کرے بہ نسبت اوس شخص کے جو عمر بہر زاہد خدا پرست رہا ہو اور جسے استغفار کی کوئی ضرورت نہ ہوئی ہو -

لوگون کو یہہ بات تعجب خیز معلوم ہوگی اور مجہے بہی خود اس بات کا خیال ہوتا ہی کہ اس چہوٹی سی کتاب کے ناکارہ مضمون سے مین ایسے ایسے بڑے نتیجے پیدا کرون لیکن حضرات مین اون مین سے ہون جن کا یہہ عقیدہ ہی کہ چہوٹی چیز مین ہمیشہ بڑی سے بڑی چیز کے ذرے موجود رہتے ہین جسطرح نارنگی کے ایک بیج مین تمام نارنگی کے درخت کا جز شامل ہی - بچہ بالکل چہوٹا سا ہوتا ہی لیکن آدمی اوسی سے بنتا ہی - دماغ جسم کا ایک چہوٹا سا جزو ہی لیکن اوسکے اندر دنیا بہر کے وسیع خیالات موجود ہین - آنکہہ کی پتلی نہایت ہی حقیر چیز ہی تاہم وہ اپنی نظر لاکہون کوس تک لیجا سکتی ہی -

چوتہا باب

قیس جنگل مین اکیلا ہے مجہے جانے دو
خوب گذریگی جو مل بیٹہینگے دیوانے دو

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳۸) نیلام دو روز مین جاکر ختم ہوا اور ایک لاکہہ پچاس ہزار فرانک اوس سے وصول ہوے
دو ثلث اسکا قرضخواہون کی بہینٹ ہوا اور باقی کامیلا کی ایک بہن اور بہتیجی کے ورثہ
مین آیا۔ اس بہن کو بڑا تعجب ہوا جب اوسے اطلاع دی گئی کہ میرے لیے پچاس ہزار
فرانک تیری بہن نے جو طوائف تہی چہوڑے ہین۔

سات برس سے اس لائق بہن نے کامیلا کی صورت بہی نہ دیکہی تہی یہہ ایکدن
چپ چاپ گہر سے خاموشی کے ساتہہ نکل کہڑی ہوی اور اوس کی پارسا بہن یا کنبے کے
کسی آدمی کو مرنے دم تک اوسکا کچہہ پتا نہ چلا کہ وہ کہان گئی۔ یہہ بہن پیرس مین اپنا
ورثہ لینے کے لیے پورا لی گئی۔ لوگون نے دیکہا وہ بہی کامیلا سے کچہہ کم حسین
نہین ہے مگر دیہات کی رہنے والی ہے جسنے اپنی عمر بہر گانون سے نکل کر پیر نہین دیا تو بہی
یہہ قسمت کی بات تہی کہ بات کہتے مین اسے پچاس ہزار کا سرمایہ مل گیا اور اسے یہہ بہی
خبر نہین تہی کہ میری بہن زندہ ہے یا مر گئی۔

یہہ اپنی بہن کا رنج کرتی ہوی اور رنج کیون نہ کرتی پچاس ہزار کا سرمایہ پایا تہا کہ
دل لگی۔ اپنے گانون کو واپس گئی لیکن چلتے وقت اس کل روپیہ کو ۴½ فیصدی کے
حساب سے پیرس بنک مین جمع کر گئی۔

یہہ تمام واقعات اب پیرس کی سوسائٹی کے دل سے محو ہوتے جاتے تہے اور
مجہے بہی اب اس بات کا کبہی خیال نہ آتا تہا کہ اس درمیان مین ایک نیا واقعہ گذرا
جسے مین بیان کرتا ہون اور جس نے کامیلا کی یاد پہر دل مین تازہ کر دی جسکی وجہ سے
ایسے بہت سے واقعات خاص نازنین کی نسبت معلوم ہونے کا مجہے موقع ملا اور
جنہون نے مجبور کیا کہ اوس کی سوانح عمری لکہون اور اسی لیے مین نے اس کتاب کے
لکہنے کی جرأت کی۔

ایک روز علی الصباح نور کے تڑکے کسی نے میرے کمرے کی گہنٹی کو زور سے
بجایا۔ میرے ملازم نے جاکر دروازہ کہولا۔ واپسی کے وقت ایک کارڈ لاکر میرے
سامنے رکہہ دیا اور کہا۔ ایک شخص آپ سے کسی ضروری کام کی نسبت کچہہ دریافت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۹) کرنا چاہتا ہی۔

مین نے کارڈ کیطرف غور سے نظر ڈالی اوسپر یہہ نام لکہا تہا "ارمانڈ ڈیول" مجہے خیال گذرا یہہ نام کہین مین نے دیکہا ہی اور فوراً ہی مجہے وہ کتاب یاد آگئی جو کامیلا کے نیلام سے خرید کی تہی اور جسکے پہلے صفحہ پر تحفہ دینے والے کا نام "ارمانڈ ڈیول" درج تہا۔

مین نے دل مین سوچا یا اللہ یہہ شخص جسنے کامیلا کو یہہ کتاب دی مجہ سے کیا چاہتا ہی۔ پہر سوچ سمجہہ کر نوکر سے کہا اچہا بولو سلام دیا ہی۔

تہوڑی دیر کے بعد ایک دراز قد آدمی جسکے چہرہ پر زردی چہائی ہوئی تہی سفری لباس پہنے ہوے داخل ہوا۔ لباس پر بالکل خاک جمی ہوئی تہی اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ اوسنے عرصہ سے اوسے تبدیل نہین کیا ہی اور نہ کبہی اوسپر برش ہوا ہی اسکے دل مین ایک قسم کا جوش اور درد بہرا ہوا معلوم ہوتا تہا۔ یہہ شخص اپنے اندرونی صدمہ کو ہونٹ چبا کر چہپانا چاہتا تہا مگر آخر کار آنسو نہ رک سکے اور چشم زار بولا:

آپ مجہے اس بے وقت تکلیف دینے کے لیے معاف کرینگے اور میرے گرد آلودہ لباس کیطرف خیال نہ فرمائینگے۔ مجہے ایک ایسا ضروری کام آپ سے ہی کہ مین جب سے پیرس مین آیا ہون کپڑے تک نہین بدلے اور سیدہا آپ کیخدمت مین حاضر ہوا۔ ہوٹل تک جانے کی نوبت نہین آئی۔

مین نے محبت سے مسٹر ڈیول کو بٹہایا اور کہا فرمایئے مین حاضر ہون جو میری لائق خدمت ہو بلا تکلف کہیے۔

مسٹر ڈیول۔ آپ کو تعجب ہوگا کہ ایک اجنبی شخص صبح ہی صبح آپ سے ملنے کیون آیا اور بالخصوص ایسے بوسیدہ لباس مین۔ اور پہر طرہ یہہ کہ بچون کیطرح زار زار روتا ہوا مگر مین مختصر طور سے یہہ عرض کرتا ہون کہ مین آپ کیخدمت مین ایک عرض لیکر آیا ہون۔

مین۔ آپ شوق سے فرمائین۔ میری لائق جو کام ہوگا مین حاضر ہون۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴۰) **ڈیول**۔ آپ کا میلا ایک طوائف کے نیلام مین تشریف لیگئے تھے۔
مین نے دیکھا کا میلا کے نام پر اسکے آنسو اور کثرت سے بہنے لگے اور سنے
اپنا مونہہ ہاتھون سے چھپالیا۔ آنکھین سرخ ہوگئین اور ہچکیون کا تار بندھ گیا۔
آہ سرد بھر کر بولا مجھے اندیشہ ہے آپ میری حرکتون کو مجنونانہ خیال کرینگے لیکن مین آپ سے
عرض کرتا ہون مجھے معاف کیجیے میرا دل میرے قابو سے نکلا جاتا ہے میرا کلیجہ آتش غم سے
جل کر کباب ہوگیا ہے اور اب مجھے صبر کی طاقت مطلق نہین ہے۔ آپ کی مہربانیون کا عمر بھر
ممنون رہونگا اور جب تک مجھ کے ساتھہ آپ میری التماس پر غور کر رہے ہین وہ مجھے آپ کا
عمر بھر کیلیے خادم اور جان نثار بنا لینے کو کافی ہے۔

مین۔ مسٹر ڈیول مین پہلے عرض کر چکا ہون کہ مین آپ کی خدمت کے لیے
بسر و چشم حاضر ہون۔ جو کچھہ میرے قابو مین ہے اوس سے مین ہرگز درگذر نہ کرونگا آپ کیسے
میرے لائق کیا کام ہے۔

ڈیول۔ آپنے اوس نیلام مین سے کوئی چیز خریدی۔

مین۔ ہان ایک کتاب۔

ڈیول۔ وہ اب کے پاس اب موجود ہے۔

مین۔ وہ میرے سونے کے کمرہ مین رکھی ہے۔

مسٹر ڈیول نے جب یہ سنا کہ وہ کتاب اب موجود ہے تو اوسکے جی کو ذرا ڈھارس
ہوئی اوس نے دل سے میرا شکریہ ادا کیا گویا اوس کتاب کا محفوظ رکھنا ہی اوسکے
لیے ایک اعلی خدمت تھی۔ مین سونے کے کمرہ مین گیا میز سے کتاب اوٹھالی
اور آزمند کو سپرد کر دی اوسنے کتاب ہاتھہ مین لی اوس کے اوراق اولٹے اور
مسرت کے ساتھہ بولا۔

بیشک یہ وہی کتاب ہے۔ ان الفاظ کے ساتھہ ہی دو بڑے بڑے آنسو
اوس کی آنکھون سے نکل کر کتاب کے پریشان ورقون پر آپڑے اب اسے اپنے
افسوس اور رنج کے چھپانے کی ضرورت نہ تھی یہہ اوسنے باچشم تر اب بولا:۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۴) مہربانی فرماکر یہہ بتایئے آپ کو اس کتاب سے کوئی خاص دلچسپی تو نہیں ہے

مین - اس سوال سے آپ کا کیا مطلب ہے -

ارمنڈ - اس لیئے کہ میری یہہ خواہش ہے آپ مجھے مرحمت فرمادین -

مین - آپ میری گستاخی معاف کرین لیکن مین یہ جاننا چاہتا ہون کیا آپ ہی نے یہہ کتاب کامیلا کی نذر کی تھی -

ارمنڈ - جی ہان -

مین - تو یہہ آپ کا مال ہے - آپ اسے شوق سے لے لیجیے - مجھے بہت خوشی ہوگی کہ مین اسے اسکے اصلی مالک کو واپس دیسکا -

ارمنڈ (کسیقدر شرمندگی کے ساتھہ) آپ کا شکریہ - لیکن کم از کم آپ اپنی اجازت تو مرحمت فرمادیجیے کہ جو قیمت آپنے اسکی ادا کی ہے وہ مین آپ کو دیدون -

مین - مجھے معاف کیجیے اور خدا کے لیے اس ناچیز تحفہ کو قبول کر لیجیے اسے بڑھکر میرا کوئی کام نہین ہے اور مجھے وہ اصل خیال بھی نہین ہے کہ مین نے اسکے کیا دام دیے -

ارمنڈ - آپنے تو فرانک سے کم اسکے دام نہین دیے

مین (خود شرماکر) یہہ ٹھیک ہے لیکن آپ کو اسکا علم کیونکر ہوا ؟

ارمنڈ - مین نے کوشش کی تھی کہ نیلام سے دن تک - میرے لیے یہہ سچ جادین لیکن افسوس مین آج صبح سے پہلے نہ آسکا - میرا ارادہ تھا کہ پارٹی کامیلا کی کچھہ نہ کچھہ یادگار ضرور اپنے پاس رکھون - مین فوراً مین عدالت کے پاس گیا اور اوس کی اجازت سے اشیاء فروخت شدہ کی فہرست دیکھی - اوسوقت مجھے معلوم ہوا کہ یہہ کتاب آپنے خریدی ہے - اور اوسوقت سے مین نے عہد کر لیا کہ جہانتک ہوسکیگا اسے آپ سے واپس لونگا - گو مجھے اس بات کا سخت اندیشہ تھا کہ جو قیمت آپنے اس ناچیز شے کی دی ہوگی تاب کرلی ہے کہ آپ کو کامیلا سے کوئی خاص تعلق تھا اور ممکن ہے کہ آپ اوس کتاب کے دینے سے انکار کردین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۱۴) اسوقت آرمنڈ کے چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ سمجھتا ہے کہ مین ہی کامیلا کا کوئی پورانا آشنا ہون اور اس لیے اوسکا رقیب ۔

مین نے اوسکے اس لغو خیال کو دور کرنے کے لیے فوراً ہی جواب دیا:۔

مین نے صرف کامیلا کو چند مرتبہ عام جلسون مین ضرور دیکھا تھا اس لیے مجھے اوس کی جوان موت کا سخت صدمہ ہوا اور اس لیے میری خواہش ہوئی کہ اوسکی کوئی چیز بطور یادگار کے اپنے پاس رکھون مین نے یون ہی الفافیہ اس کتاب پر بولی بولدی ۔ مجھے خود نہین معلوم کس وجہ سے ۔ اوسکے بعد جب ایک حضرت بڑھنے لگے تو مجھے نیند آگئی اور مین نے سوچا ممکن ہے کوئی اسے لے سکے ۔

اس لیے مین پھر آپ سے التجا کرتا ہون کہ وہ آپ ہی کی ہے مجھے خدانخواستہ اوس مین کوئی خاص دلچسپی نہین ہے اور مین خوشی کے ساتھ آپ کی نذر کرتا ہون ۔ یہہ واقعہ ہماری آپ کی زندگی مین یادگار رہیگا اور ممکن ہے کہ یہہ کتاب ہمین اور آپ کو ہمیشہ کیلیے ایک دوسرے کا صادق دوست بنادے ۔

آرمنڈ ۔ آمین خدا ایسا ہی کرے ۔ اب اسنے میرا ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین لیکر پیار سے چوم لیا ۔ اور کہا مین بڑی خوشی سے آپ کے تحفہ کو قبول کرتا ہون اور آپ کے اس احسان کا بار عمر بھر میری گردن پر رہیگا ۔

میرے جی مین بارہا یہہ ارادہ ہوا کہ کامیلا کے متعلق مفصل حال اس سے دریافت کرون اور اوس عبارت کا مطلب بھی پوچھون جو ابتدائی صفحہ پر درج ہے مگر خوف ہوا کہ کہین یہہ نوجوان یہہ نہ سمجھ لے کہ مین نے کتاب کیا دی گویا اوسنے مول لے لیا اور اوسکے ہر خفیہ راز کو جاننا چاہتا ہون ۔

اسوقت ایسا معلوم ہوا گویا آرمنڈ میرے خیال کو سمجھ گیا اور مجھ سے محبت کے ساتھہ کہا:۔

"کیا آپنے یہہ کتاب پڑھی ہے؟"

مین ۔ بالکل اول سے آخیر تک ۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳۴۳) ارمنڈ - شروع مین جو دو سطرین میرے ہاتہہ کی لکہی ہوی ہین اونکے بارہ مین آپنے کیا خیال کیا -

مین - میرے جی مین فوراً یہہ بات آئی تہی کہ کامیلا مین کوئی خاص بات آپنے ایسی ضرور دیکہی جو اوسکی ہم پیشہ بہنون سے بڑہکر ہو کیونکہ یہہ ممکن نہین ہی کہ آپ کبہی اپنی معشوقہ کی توہین کرین -

ارمنڈ - (باچشم پر آب) آپ کا خیال ٹہیک اوترا - کامیلا دراصل بہشت کی حور تہی - دیکہیے یہہ اوسکی آخری چٹہی ہی -

یہہ کہہ کر اوسنے میرے ہاتہہ مین ایک خط دیدیا جسکی ٹوٹی ہوی شکنون سے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ صدہا مرتبہ اسے پڑہا اور آنکہون سے لگایا گیا ہی -

خط کا مضمون یہہ تہا :-

میرے پیارے ارمنڈ - تمہارا خط پہونچا - تم مجہہ پر ہمیشہ مہربان رہے ہو اور مین اوسکا شکریہ ادا کرتی ہون - بیشک میرے پیارے دوست مین بیمار ہون میرا عارضہ لاعلاج ہی - لیکن آپکی محبت اب تک میری زیست قائم رکہے ہوے ہی یہہ ناممکن ہی کہ پہر تندرست ہوکر مین تمہارے ہاتہہ کا پیار سے بوسہ دون - تمہاری صورت ہر وقت میری آنکہون مین پہرتی رہتی ہی - مجہے امید نہین ہی کہ تم مجہے اب زندہ دیکہہ سکو مین قریب المرگ ہون اور تم مجہہ سے لاکہون کوسون پر میرے پیارے دوست تمہاری کامیلا اب بالکل مرجہا گئی ہی اوسکا حسن اور جوبن سب ڈہل گیا - اب صرف وہ ایک ڈہانچہ رہ گئی ہی اور اس لیے مناسب ہی کہ تم ایسی حالت مین اوسے نہ دیکہو - تم اپنے قصور کی مجہہ سے معافی چاہتے ہو اور مین بڑی خوشی سے تمہین معاف کرتی ہون - پچہلے دنون جو تکلیفین تم نے مجہے دین وہ تمہاری دلی محبت کا ثبوت نہین - ایک مہینے سے مین بستر پر پڑی ہون اور تمہاری یاد میرے دل سے نہین جاتی - مین روزانہ اپنی زندگی کے حالات سوانح عمری کے طور پر ایک کتاب مین لکہتی جاتی ہون یہہ سوانح عمری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴۴) ہماری تمہاری جدائی کے وقت سے لکہنا شروع ہوی ہی اور مین اسے
اوسوقت تک جاری رکہون گی جب تک ظالم موت میرے ہاتہون کی قوت
بالکل سلب نہ کرلے - اگر تمہین مجہہ سے دلی محبت ہی تو پیارے ارمنڈ پیرس
پہونچکر تم فوراً جولی دو پارٹ کے پاس جانا - وہ تمہین یہہ سوانح عمری
سپرد کر دیگی اوس سے تمہین معلوم ہو جائیگا کہ کس مجبوری کی وجہ سے مین نے
تم سے مفارقت اختیار کی - جولی نے میری بڑی خدمت کی ہی ہم دونون
گہنٹون تمہارا ذکر کیا کرتے ہین جب تمہارا خط آیا تو وہ میرے پاس موجود
تہی اور ہم دونون اوسے پڑہکر دیر تک روتے رہے -
کاش اگر مجہے اب پہر تمہاری خبر نہ ملی تو یہہ تمام کاغذات وہ تمہارے
پیرس پہونچنے پر تمہارے گہر پہونچا دیگی - جب مین اپنا روزنامچہ لکہتی ہون تو مجہے
بڑی خوشی ہوتی ہی کیونکہ مین جانتی ہون کسی نہ کسی وقت تم اوسے ضرور پڑہوگے
اگر تمہین میری بیگناہی کا یقین میری تحریر سے ہو جائے تو مین سمجہونگی میری
محنت ٹہکانے لگی - مین چاہتی ہون مین تمہین کوئی چیز بطور نشانی کے
چہوڑ جاؤن جسے دیکہکر تم میری یاد کر لیا کرو مگر افسوس میرے کمرون کی تمام
چیزین فرق ہو رہی ہین اور کوئی شے ایسی باقی نہین ہی جسے مین دعوی کے
ساتہہ اپنی کہہ سکون - پیارے دوست! تم اب سمجہہ گئے ہوگے میرے آخری
دن کس مصیبت کے ہین لیکن اسوقت مرنے کے قریب ہون اور بستر پر پڑی پڑی
اون لوگون کی گفتگو سن رہی ہون جنہون نے میرے اسباب پر شحنہ
بٹہلائے ہین جو اس بات کی نگرانی پر ہین کہ کوئی چیز اوڑ نہ جائے - یہہ امید ہی کہ
غالباً میرے مرنے تک وہ نیلام کی کارروائی نہ کرینگے یہہ لوگ سخت
بے رحم ہین - یا مین ہی غلطی پر ہون - خدا میرے گناہون کا مجہے بدلہ دے رہا ہی
خیر میرے دوست تم میرے اسباب کے نیلام مین ضرور آنا اور کوئی چیز بطور
یادگار کے خرید لینا - کیونکہ اگر مین کوئی چہوٹی سی چیز بہی چہپا کر تمہارے لیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دردہم ۔ کہہ چھوڑوں اور لوگ دیکھہ لیں تو اون سے یہہ ہی بعید نہیں کہ وہ تم پر ستیانا
قرق شدہ اسباب کے ناجایز طور پر حاصل کرنیکا دایر کرون جس زندگی کو اب
مین الوداع کہتی ہون وہ بہت ہی مصیبت سے بھری ہوی ہی
یا الٰہی ! مرنے سے پہلے تو ایکبار مجھے اپنے پیارے ارمنڈ کی صورت
دیکھنے کی اجازت دے لیکن افسوس یہہ دعا قبول ہوتی نظر نہین آتی اسلیے
پیارے دوست ابھی سے میرا سلام لو ۔ معاف کرنا ۔ میرا خط مختصر ہی طبیعت
بہت قابو اور کمزوری جلد لکھنے کو قطعی منع کرتے ہین لکھنے کے سبب سہ پہر ہون
کشت سے آہ اور دیر تک لکھنے سے کام لینے کے قطعی انکار کرتا ہی
پیارے دوست الوداع الوداع
تمہاری مصیبت زدہ پیاری
کامیلا

اخیر کی سطرین مشکل سے پڑھنے مین آتی تھین مین نے اب یہہ خط ارمنڈ کو دے دیا
اور اونے احتیاط سے جیب مین رکھہ کر کہا :-
کون خیال کر سکتا ہی کہ اس خط کو لکھنے والی ایک بے وفا تھی ۔ ہاے مین اب
کیا کرون ۔ جب یہہ خیال کرتا ہون کہ وہ اس دنیا سے اوٹھہ گئی اور اب تابہ قیامت
اونکا دیدار نصیب نہ ہوگا ۔ جب مین یہہ سمجھتا ہون کہ اوسنے میرے لیے وہ کام کیا جو
ایک حقیقی بہن بھی نہ کرتی مین خود بخود صدمہ اندر صدمہ بھگتتا ہون کہ مین اسطرح بے رحمی سے
تنہا اوسے مرنے کیلیے تنہا چھوڑ کر چلا گیا ۔ کامیلا اور اون سسک سسک کر
دم توڑ رہے میری یاد مین بیقرار ہو ۔ میرے لیے اپنی سوانح عمری لکھنے اور میرا نام
لیتی ہوی اس دنیا سے اوٹھہ جانے ۔ غریب ۔ مجبور کامیلا لوگ مجھے کیسی

ناظرین ۔ بہن کے نام سے چونکین نہین ۔ یہہ فرانس والون کے خیالات ہین نہ کہ
ہندوستان کے ۔ زاد بدایونی ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴۶) عورت کی یاد مین بچون کیطرح روتا دیکھہ کر بیوقوف خیال کرینگے لیکن افسوس اونہین
یہہ خبر نہین کہ مین نے اس غریب کو کسقدر صدمہ پہونچایا ہی مین نے کسقدر سختی اور
بیرحمی کا برتاو اوسکے ساتھہ کیا ہی اور اوسکے معاوضہ مین وہ کسقدر رحیم اور میرے
مطیع رہی ہی۔ میرا خیال تہا وہ مجہہ سے معافی مانگے مگر ہائے مین اب دیکھتا ہون کہ جو معافی
اوس نے مجھے دی ہی اوسکے مین خود کسیطرح لائق نہ تہا مین اپنی عمر کے دس برس
بڑی خوشی سے قربان کردون اگر مجھے آدھ گھنٹہ کے لیے اب پہر اوسکے قدمون پر
مجھے رونے کی اجازت مل جائے"۔

جس رنج کی انتہا کو تم نہین جانتے اوسکی تسکین کیونکر دیسکتے ہو لیکن پہر بھی
میرا دل ارمنڈ کی باتون سے امڈا آتا تہا اور کلیجہ پہٹا جاتا تہا مین نے اب
اوس سے پوچھا:-

کیا تمہارا کوئی رشتہ دار یا دوست نہین ہی اگر ہون تو تم اونکے پاس جاؤ اونکے
ملنے سے تمہارے جی کو ڈہارس بندہیگی۔ رہگیا مین۔ وہ آپ کی جان نثاری
کیلیے ہر وقت حاضر ہون۔

ارمنڈ یہہ سنکر کہڑا ہوگیا اور جلد جلد کمرہ مین ٹہلنے لگا اوسکے چہرہ سے معلوم ہوتا تہا گویا
وہ اپنے دل پر جبر کر رہا ہی۔ تہوڑی دیر کے بعد اب یہہ مجہہ سے پہر مخاطب ہوکر بولا:-

مین آپ کا وقت ضائع کر رہا ہون آپ مجھے معاف کیجیے اور میرے
رنج والم غم و درد کا خیال دل سے بہلا دیجیے۔ مین نے ناحق اپنے غم کی کہانی آپ کو
سنائی اور آپ کی طبیعت کو پریشان کیا ؎

افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را
در مجلس خود راہ مدہ ہمچو منے را

مین۔ ہرگز نہین۔ آپ شاید میرا مطلب نہین سمجھے مین آپکے ساتھہ
دلی ہمدردی رکہتا ہون اور مجھے افسوس ہی کہ میرے ہاتھہ مین کوئی ذریعہ ایسا نہین ہی
جس سے آپ کا رنج دور ہوسکے۔ اگر میری یا میرے احباب کی صحبت سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴۷) آپ کا کچھ جی بہل سکے یا کسی معاملہ پر آپ کو میری ضرورت ہو تو مین آپ کو یقین دلاتا ہون مین آپ کی مدد کرنے کو بہت بڑا فخر سمجھونگا۔

ارسٹڈ۔ میرے خیال کو آپ معاف کرین مین رنج سے بالکل دیوانہ سا ہو رہا ہون اور میرے ہوش و حواس درست نہین۔ مجھے چند منٹ اپنے پاس رہنے کی اور اجازت دیجیے تاکہ کم از کم مین اپنے آنسو تو خشک کرلون جس سے راستہ چلتے لوگ مجھے روتا ہوا دیکھ کر مذاق نہ اڑائین۔ آپ نے میرے بنا مانگے بڑا احسان کیا ہے اور اوسکے معاوضہ مین مین حیران ہون آپ کی کیا خدمت کرون۔ نا بائے مین تو اب کسی کام ہی کا نہین رہا ؎

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤن یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

مین۔ اپنے جی کو اب بنا دو سنت بنا لیجیے اس سے بہتر اور کوئی معاوضہ نہین ہو سکتا اپنا سب دکھ جی کا بوجھ مجھ سے کہیے اپنا غم بان کرنے سے ہمیشہ طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے۔

ارسٹڈ۔ مین آپ کی مہربانیون کا کہان تک شکریہ ادا کرون۔ آج میرا جی بالکل بے قابو ہے کسی دن اپنا مفصل افسانہ آپ سے بیان کرونگا۔

کبھی فرصت مین سن لینا بڑی ہے داستان میری

اوسوقت آپ کو معلوم ہوگا کہ میرا رنج فضول نہین ہے اب آپ اجازت دین مین ضرور پھر کبھی آپ سے ملونگا۔

اس نوجوان شخص کے چہرہ پر شرافت اور نیکی برستی تھی اور میرے دل مین اوسکی محبت پیدا ہو چلی۔ اسکے آنسو باوجود سخت ضبط کرنے کے بھی نہین رکتے تھے اور یہ کوشش کرتا تھا کہ کسیطرح اب وہ میری نظر نہ آئین۔ مین نے محبت کے ساتھ اوس سے کہا میرے دوست ہمت نہ ہارو۔ تم مرد ہو۔ جی کو ڈھارس دو۔ اس طرح رونے سے کیا فائدہ جو مشکل تھا وہ ہو گیا۔

اسنے اپنا منہ رومال سے چھپا لیا۔ مجھے سلام کیا اور بیتابی کے ساتھ کمرہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴۸) باہر نکل گیا مین نے اپنی کہڑکی کا پردہ اوٹہا کر دیکہا - یہہ نوجوان اپنی گاڑی مین جو دروازہ پر کہڑی تہی سوار ہو گیا اور پہر ایک ساتہہ مونہہ ڈہانپ کر زار زار رونے لگا -

پانچوان باب

بلا سے ہو پس مردن کسی کی جان اولجہن مین

تم آو بال کہولے شوق سے عاشق کے مدفن پر

کچہہ عرصہ تک پہر مجہے ارمنڈ کے متعلق کوئی خبر نہین ملی لیکن کامیلا کے متعلق اکثر موقعون پر گفتگو آئی - یہہ دیکہا ہی کہ آپ دوستون مین کسی شخص کا ایک مرتبہ ذکر چہیڑ دیجیے پہر وہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہی اور گہنٹون گفتگو بند نہین ہوتی - اس قسم کے تذکرے بعض مرتبہ اتفاقیہ چہڑ جاتے ہین جنکا پہلے کچہہ گمان بہی نہین ہوتا - دوران گفتگو مین یہہ معلوم ہو جاتا ہی کہ آپ کو اوس شخص سے جسکا ذکر چہیڑ رہا ہی کہان کہان اور کس کس موقع پر ملے - اکثر مرتبہ یہہ آپکے سامنے ہو کر گذر گیا اور آپنے خیال نکیا جو حالات کہ ایسے موقعہ پر بیان کیے جاتے ہین اون سے یہہ بہی راز کہل جاتا ہی کہ اوسکا عام اخلاقی برتاو کیسا تہا تمام پچہلے سین آئینہ کیطرح پیش نظر ہو جاتے ہین اور سننے والون کو بڑا لطف آتا ہی غلام کے بعد سے کامیلا کا ذکر اس کثرت کے ساتہہ سننے مین آیا اور ہر موقعہ پر اسقدر افسوس مجہے ہوا کہ مین نے کوشش کی جہانتک ہو سکے اس نازنین کے متعلق کل حالات دریافت کرون جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ مین اپنے ہر ملنے والے سے یہہ سوال کرتا تہا -

"تم کامیلا کو جانتے تہے؟" اس سوال کا جواب کبہی کبہی مجہے ملتا -

"بہت اچہی طرح سے" - یہہ "بہت اچہی طرح" بعض اوقات ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۹) مسکراہٹ کے ساتھہ ادا کیا جاتا تہا جسکا مطلب ہر شخص سمجہہ سکتا ہی۔ ع

عیان کچہہ بات ہوتی ہی ترے طرز تبسم سے

ایک مرتبہ جو گفتگو ہوی وہ ذیل مین درج کیجاتی ہی۔

"آپ جانتے ہین وہ کس قسم کی عورت تہی"

"ایک نہایت نیک عورت۔

"اوسکے متعلق کچہہ اور بھی آپ کو معلوم ہی۔

"(مسکرا کر) کیون نہین۔ کمال کی عورت تہی لیکن انتہا کی ضدی اور شاہانہ مزاج کی۔ بات والی۔

"یہہ تو معمولی باتین ہین۔ کوئی خاص بات آپ کو معلوم ہو تو کہیے۔

"اوس نے بیرن ..... کو تباہ کر دیا"

"اور کچہہ"

اوس کی آشنائی عرصہ تک بڑہے ڈیوک ..... سے رہی ہی۔

"تعجب ہے کیا آپ وثوق سے کہہ سکتے ہین ڈیوک سے اوسکی آشنائی تہی۔

لوگ ایسا مشہور کرتے ہین۔ کچہہ ہی کیون نہو۔ اس مین شک نہین اوسنے کامیلا کو بہت روپیہ دیا۔

ایک مرتبہ ایک شخص سے میری ملاقات ہوی جو انتہا درجہ کا عیاش تہا اور جسے رنڈیون کے فرقہ سے بہت ہی زیادہ واقفیت تہی مین نے اوس سے بھی یہی سوال کیا۔

آپ کامیلا سے بھی واقف تہے۔

واقف! اجی اوسکا میرا برسون تعلق رہا ہی۔ پیرس مین ایسی کونسی ہی جو میری دیکھی بھالی نہین۔

وہ کس قماش کی عورت تہی۔

نہایت خوش مزاج اور حسین۔ مجہے اوسکی موت کا بڑا صدمہ ہوا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵۰) "اوسکا ایک آشنا آرمنڈ ڈیول نامے بھی تو تہا"۔

"وہ خوبصورت لمبا سا آدمی"۔

"جی ہان وہی" "یہہ کون شخص تہا آپ جانتے ہین"۔

یہہ بیچارہ ایک اوسط درجہ کا آدمی تہا جو کچھہ کر سکتے ہانس تہا وہ سب اوسنے کھلا دیا جب کچھہ نرہا تو چھوڑ بیٹہا۔ لوگ کہتے ہین وہ اوسپر مرتا تہا اور اوسکے عشق مین از خود رفتہ ہوگیا تہا۔

وہ بھی کچھہ اوس سے مانوس تہی۔

کامیلا اس نوجوان کو واقعی بہت پیار کرتی تہی لیکن ان عورتون کی محبت صرف روپیہ کی محبت ہوتی ہے جب تک گرہ مین ٹکا ہے یہہ آپ کی ہے جان سے جان ملا دین جہان آپ قلاش ہوے اور اونہون نے دہتا بتائی اونکی محبت پر اعتماد اور بھروسہ کرنا محض نادانی کی بات ہے۔

ارمنڈ۔ اجکل کہان ہے۔

"مجھے نہین معلوم مجھہ سے اوس سے کچھہ برسون ہی سے شناسائی تہی اور ہوتی کیونکر وہ تو میرا رقیب تہا۔ کامیلا کے ساتھہ وہ مضفل مین صرف پانچ چھہ مہینے رہا تہا۔

جب یہہ سرس چلی آئی تو وہ رفوچکر ہوگیا"۔

"جب سے پھر آپنے اوسے نہین دیکہا"۔

"مطلق نہین"

مجھے بہی ابتک پیرارمنڈ کے دیکہنے کا موقع نہین ملا میرا خیال گذرا شاید وہ اوسکی وہ حالت ابتدائی تہی۔ اب اوسکا رنج کم ہوگیا ہوگا اور اس لیے اوسے مجھہ سے پھر دوبارہ ملنے کا وعدہ شاید یاد نہین رہا۔

عام طور سے میرا یہہ قیاس درست معلوم ہوتا تہا مگر ارمنڈ کے رنج مین ایک قسم کی خاص بیچارگی معلوم ہوتی تہی۔ ممکن ہے انتہائے غم سے یہہ بیمار ہوگیا ہو۔ ضرور وہ بیمار ہوا اور میرا خیال گذرا کہ ہین وہ مر تو نہین گیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵۱) مجھے اس نوجوان مصیبت زدہ عاشق سے ایک خاص قسم کی دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ مجھے اکثر اوسکا خیال آجاتا تھا اور فکر تھی کہ کسی صورت کہین اوسکا پتا لگے آخر جب ارمنڈ نہین آیا تو مجھ سے نہ رہا گیا مین نے اوسکی تلاش شروع کی۔ ہر شخص سے اوسکا پتا دریافت کیا مگر کچھ سراغ نہ چلا مین محلہ روڈی اینٹن مین بھی گیا جس مکان مین کامیلا رہتی تھی اوسکے ملازم سے دریافت کیا مگر وہان بھی کچھ پتا معلوم نہوا۔

مین پھر اوس قبرستان مین پہونچا جہان یہہ نازنین دفن کی گئی تھی۔ اب اپریل کا مہینہ تھا اور موسم نہایت خوشگوار تھا۔ قبرون پر سبزی جابجا چھائی ہوی تھی اور پھول ہر طرف کھلے ہوے نظر آتے تھے۔

اس شہر خوشان مین بیٹھی نیند سونے والے مسافرون کی ملاقات بھی ایک عجیب دلکش مگر پرحسرت ہوتی ہے۔ مین نے اب کامیلا کی قبر تلاش کرنیکا ارادہ کیا اوسکی حالت دیکھکر یہہ معلوم ہو سکتا تھا کہ آیا ارمنڈ اب تک اس نازنین کی یاد مین خون رو رہا ہے یا اوسنے اوسے بالکل فراموش کر دیا۔ اب مین محافظ کی کوٹھری کے قریب گیا اور اوس سے دریافت کیا کہ ۲۲ فروری کو جو ایک عورت کامیلا نامی یہان دفن کیگئی ہے اوسکا مزار کہان ہے۔ اوسنے ایک مجلد کتاب نکالی جسمین تمام مردونکی فہرست رہتی ہے اور اونکی قبرون کا پتا۔ اوسکے بعد کتاب کو میز پر رکھدیا اور میرے ساتھ چلدیا اور مغرب کیطرف ایک گوشہ مین ایک خوبصورت قبر کو اشارہ کرکے بتایا یہہ کامیلا کی قبر ہے۔

مین نے دیکھا یہہ قبر نہایت اعلی قسم کے خوبصورت سدابہار گلاب کے پھولون سے چھپی ہوی تھی اور یہہ معلوم ہوتا تھا کہ اوسکی کافی نگرانی اور حفاظت کیجاتی ہے۔ قبر کے چارون طرف لوہے کے خوبصورت ریلنگ لگے ہوے تھے جسپر گلاب کی بیل قرینہ کے ساتھ چڑھائی گئی تھی۔

مین نے قبرستان کے مالی کو بلاکر پوچھا ان پھولون کی حفاظت کے اخراجات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵۲) کون ادا کرتا ہی؟

مالی - حضور ایک صاحب ہین وہ یہان جب آتے ہین گہنٹون رویا کرتے ہین اونہین تو اس قبر سے عشق ہی -

مین - تمہین اونکا کچہہ پتا معلوم ہی -

مالی - جی مجہے تو معلوم نہین - وہ یہان بینک کے نام ماہواری چیک خرچ کیلیے بہیجدیتے ہین اوسے مین بہنا لاتا ہون - بینک والون کو ضرور معلوم ہوگا -

مین - یہان کوئی اور صاحب بھی آتے ہین -

مالی - جی توبہ! قبرین جہانکنے کون آنے لگا مین نے عرصہ سے سوائے اون صاحب کے کسی کو اس راستہ سے گذرتے ہوے بھی نہین دیکہا -

مین حسرت کے ساتہہ عرصہ تک اس نازنین کی قبر کو دیکہتا رہا ہاتہہ ایک وہ وقت تہا جب تمام پیرس مین اسکے حسن جہانتاب کی دہوم تہی - بڑی بڑی حسینان فرنگ - امرا اور شرفا کی لیڈیان اوسکی پیاری بہولی بہالی دلکش موہنی صورت کو دیکہہ کر رشک کرتی تہین - بڑے بڑے پارسا اور نوجوان امیرزادے اسکے ایک تبسم اعجاز نما کے لیے اپنی جان دینے کو طیار تہے جسطرف اوسکی سواری نکل جاتی تماشائیون کے ہجوم سے بازار مین تل رکہنے کو جگہہ نہ ملتی تہیٹر کے منیجر زر کثیر صرف کرکے اوسے اپنے تماشون مین صرف اس غرض سے لیجاتے کہ کامیلا کی آمد کی خبر سنکر عام پیرس تماشہ مین ٹوٹ پڑیگا اور ہن برسنے لگے گا -

وہی نازنین آج ظالم قبر کے پہلو مین بے یار و مددگار پڑی ہی - کہان اب وہ بناو سنگار کہان اب وہ چاہنے والے - قبر پر آکر دو پہول چڑہانا تو درکنار - اب کوئی ٹہوکر لگانے کو بھی نہین آتا -

افسوس - زمانہ کا بھی کیا انقلاب ہی ؎

یہہ دنیا جائے عبرت ہے جو کل پہولون مین تلتے تہے
نہ دیکہے آج ہم نے پہول دو بھی اونکے مدفن پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بار بار خیال گذرتا تھا کہ ہائے اس ظالم قہر نے اسکے خوبصورت نازک بدن کی کیا گت بنادی ہوگی جسم گل گیا ہوگا اور ہڈیوں کا ڈھانچہ بھیانک طور سے کیڑے مکوڑوں کی خوراک ہوتا ہوگا۔

یہی حشر انسان کا ہونا ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔ رعایا ہو یا بادشاہ۔ پھر اس چند روزہ زندگی میں گناہ کی زندگی بسر کرنا۔ لوگوں کو ستانا۔ تشنہ لبی سے بیہوش ہوجانا۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے جانتے ہیں لیکن سمجھ خیال نہیں ہوتا اسی کا نام دنیا ہے اسی کو مایا کہتے ہیں ؎

آج ہم غیروں کا چل بسنا بیان کرتے ہیں زار
دوست کل ہم کو کہیں گے آہ وہ بھی چل بسے

کاش اگر اس ناپائیدار دنیا کی بے ثباتی کا خیال ہمارے دل نشین ہوجائے اور ہم اپنی ہستی کے اصلی راز کو سمجھنے لگیں تو یہ ضرور ہے کہ بڑائی کا نام صفحہ عالم سے مٹ جائے لیکن جسم بدن ایسا ہوگا اور سدن یہ دنیا ہی نہ رہیگی اور اسی کا نام مایا ہے۔

زمانہ کی تاریخ کے صفحے ہمارے سامنے ہیں۔ بڑے بڑے لائق اور با اثر بزرگوں کی سوانح عمریاں تم نے دیکھی ہیں۔ ایسے لوگوں کے قصے پڑھے ہیں جنکے رعب کے مبالغہ زمین و آسمان تھراتے رہتے۔ سکندر اعظم اور بونا پارٹ کے کارنامے تم اب تک بھولے نہیں ہیں مگر کیا۔ انہوں نے کوئی سبق ہمکو دیا۔ کچھ تجربہ سکھایا؟

خوبصورت ممبرن برڈیور طرح طرح کی حسین عورتوں کے حالات کو ہم جانتے ہیں زالی پدمنی کی وفاداری ہمارے دل پر نقش ہے الائین ولگسٹن کے حسن کی تصویر اب تک دل میں موجود ہے لیکن انکی موت نے ہمارے ولولوں اور جوش کو ٹھنڈا کیا؟

بسا نوعروسان آراستہ بسا ماہرویان نوخاستہ
کہ گردند پیرامن عمر چاک کشیدند عمر در گریبان خاک

میرے دل میں غرض اسی قسم کے صدہا خیالات اس نازنین عالم فریب کی قبر کو دیکھ کر جس میں وہ اب چین سے میٹھی نیند لے رہی ہے پیدا ہوئے اور کچھ عرصہ تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵۴) مین بے تابہ باچشم پُرآب روتا رہا۔

مالی جو میرے قریب کہڑا تہا میری یہہ حالت دیکہہ کسیقدر مونہہ پہیر کر مسکرایا وہ سمجہا مین بہی کامیلا کے آشناؤن مین سے ہون (یہہ تو اوسے معلوم ہی تہا کہ یہہ ایک رنڈی کی قبر ہی)۔

اب مین وہان سے اوٹہکر چلدیا۔ محافظ اور مالی کو کچہہ انعام دیا۔ اور گاڑی مین جو پہاٹک پر باہر کہڑی تہی سوار ہوکر سیدہا اوس بنیک مین پہونچا جہان سے مالی ارمنڈ کی چیکون کا روپیہ لایا کرتا تہا۔

منیجر سے ملاقات کرنے پر میرا شبہہ ٹہیک اوترا وہ چیک ارمنڈ دبول ہی کے ہوتے تہے اور اوسکا قیام ۱۱۱ اسٹریٹ ..... مین تہا۔ اور وہ ہی اوسکا پتا تہا۔

اب مجہے بہلا اتنا صبر کہان تہا جو خاموش رہتا۔ فوراً ہی ارمنڈ کے قیامگاہ پر پہونچا وہان صرف ایک ملازم موجود تہا۔ کمرون مین تالے پڑے ہوے تہے دریافت سے معلوم ہوا ارمنڈ ایک ہفتہ سے کہین باہر گیا ہوا ہی اور اوسکے آنے کا ٹہیک وقت کسی کو معلوم نہین یہہ خبر ہی کہ وہ کس جگہہ گیا ہی۔

میرا وہان ٹہرنا فضول تہا۔ ملازم کو مین ایک خط اس مضمون کا دیکر وہان سے چلا آیا کہ مین تمہاری تلاش مین بہت سرگردان رہا مشکل سے پتا ملا ہی۔ تم سے ملنے کا بہت اشتیاق ہی یا تو واپسی کیوقت مجہہ سے خود آکر ملو یا مجہے اپنی آمد سے اطلاع دو مین خود فوراً چلا آؤنگا۔

مکان پر پہونچکر ایک ہفتہ بہی نگذرا تہا کہ مجہے ارمنڈ دبول کا ایک خط ملا جسمین اوس نے اپنی واپسی کا ذکر کرکے لکہا تہا کہ دور دراز سفر کی وجہ سے اب مجہہ مین زیادہ تکلیف برداشت کرنے کی سکت باقی نہین رہی ہی تم فوراً میرے پاس چلے آؤ تمہارے دیدار کو آنکہین ترس رہی ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھٹا باب

ٹہرنے کو جگہہ تا حسرتون کو بھی نہ ہاتہہ آئے
مرے قاتل نے تلوارین بچہادین میرے مدفن پر

جب مین پہونچا تو ارمنڈ کو بستر علالت پر پایا۔ مجھے دیکہہ کر اوسنے اپنا ہاتہہ ملانیکیلئے بڑہایا۔ یہہ ہاتہہ بخار سے آگ کیطرح جل رہا تہا۔

مین۔ (تعجب سے) تمہین بخار ہے۔

ارمنڈ۔ جی کچہہ نہین محض خفیف۔ زیادہ سفر کرنے سے طبیعت کسیقدر کسلمند ہوگئی ہے۔

مین۔ تم کامیلا کی قبر دیکہنے گئے تہے۔

ارمنڈ۔ (ٹہنڈی سانس بہر کر) ہان۔

مین۔ اور اوسکی بہن سے ملے۔

ارمنڈ۔ ہان تمہین کیسے معلوم ہوا؟

مین۔ صرف قیاس سے۔ اور تم بہلا کہان جاتے۔

ارمنڈ۔ تمہین میرا پتا کیسے معلوم ہوا۔

مین۔ قبرستان کے مالی سے۔

ارمنڈ۔ تو تم نے اوسکی قبر بھی جاکر دیکہی (یہہ فقرہ اوسنے اس دردناک لہجہ سے کہا کہ میرے آنسو نکل پڑے) مالی اوس کی حفاظت تو معقول کرتا ہے پہولون کی کمی تو نہین ہوتی۔ ہائے زندگی مین وہ گلاب کے پہولون کو کسقدر پسند کرتی تہی۔

مین۔ قبر بہت اچھی حالت مین ہے اور مالی پھولون کی آرائش کا بہت بڑا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵۶) خیال کرتا ہی نہین اوسکی طرف سے بالکل بے فکر رہنا چاہیے۔
ارمنڈ کی آنکھون سے دو بڑے بڑے آنسو نکل کر اوسکے جلتے ہوے رخسارون پر بہنے لگے۔ مین نے عمداً مونہہ پھیر لیا گویا دیکھا ہی نہین۔ جس سے اوسن کا سبخ زیادہ بڑھنے نہ پائے اور فوراً کوشش کی کہ کوئی دوسرا ذکر چھیڑ جاے۔
مین۔ تم مین ہفتہ سے سفر مین تھے۔
ارمنڈ۔ کچھہ زیادہ۔
مین۔ سفر بہت لمبا ہوگا۔
ارمنڈ۔ مین بالکل سفر مین نہین رہا۔ قریب دس روز تک بیمار پڑا رہا۔ اگر بیمار نہ ہو جاتا تو اب تک۔ کب کا واپس آگیا ہوتا۔ افسوس مین منزل مقصود پر نہ پہونچنے ہی نہ پایا تھا کہ یکایک بخار نے آدبایا اور اب تک مشکل سے دور ہو پایا ہون۔
مین۔ اور اوسی حالت مین تم پھر چلدیے۔
ارمنڈ۔ وہ سرزمین ایسی خراب ہی کہ اگر مین وہان کچھہ دنون ٹھہرتا تو ضرور مر جاتا
مین۔ لیکن اب تو تم واپس آگئے۔ خدا کے لیے اپنی صحت کا خیال رکھو۔ تمہارے دوست تمہاری تیمارداری کرینگے اور مین تو ہر وقت حاضر ہون۔
ارمنڈ۔ دو گھنٹہ بعد مین پھر چلنے کو طیار ہون۔
مین۔ تم بڑے نا سمجھہ ہو۔
ارمنڈ۔ کیا کرون مجبور ہون۔
مین۔ ایسی کیا ضرورت ہے۔
ارمنڈ۔ مجھے صاحب کمشنر پولیس کے پاس جانا ضرور ہے۔
مین۔ (چونک کر) کیون۔
ارمنڈ۔ اس لیے کہ اوس سے کامیلا کی قبر کھدوانیکی باضابطہ اجازت حاصل کرون
مین۔ (تعجب کے ساتھہ) ارمنڈ تمہین یہہ کیا خبط ہے۔ قبر کھدوانیسے کیا نتیجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۵) ارمنڈ۔ میں جب سے واپس آیا ہوں اور سیوفت سے یہہ دیکھ رہا ہوں کہ لکڑ فہ
اپنی پیاری کی ٹہلوں کو تو دیکھ لوں ذرہ کر ہمارے میں کیسا مبتلا ہوتی
اسی لیے میں اوس کی بن کے پاس اسقدر دور دراز سفر طے کر کے گیا تھا کہ وہ
اوسکی جائز وارث ہو اور اوسکی اجازت حاصل کروں اور اوسنے مجھے خوشی سے تجویز کی
اجازت دیدی۔ اب صرف پولیس کی شرط سے ضابطہ کا کلمہ حاصل کرنا باقی ہے
میں جبتک اپنا ارادہ پورا نہ کر دونگا چین نہ آئیگا۔

(۱۰۶) میں نے دیکھا ارمنڈ ٹہلنے والا ہے سمجھا بیکار ہے اس لیے محبت سے
ساتھ اوس سے کہا۔ تم علیل ہو۔ خود کیوں جاتے ہو بہتر ہو کسی کو بھیجدو۔ ایسا
نہ ہو زیادہ علیل ہو جاؤ۔

ارمنڈ۔ میرا علاج صرف کامیلا کا دیکھنا ہے۔ زندہ نہیں تو مردہ جیتک
اوسے ایک نظر دیکھ لونگا مجھے صحت نہ ہوگی۔ میری فانیت کا فور ہو گئی ہے دل کو
کسی پہلو قرار نہیں۔ مانے مجھے ابتک یقین نہیں آتا کہ کامیلا سچ مچ مر گئی ہے۔

(۱۰۷) جب میں نے اوسے چھوڑا تھا اوسکی تندرستی اور کسقدر خوبصورتی پہ تھوڑے
ہی عرصہ میں اسنیا تازک ناجوانی اور وفادار حسن دیکھ کر اوسے جانے کیقدر
تعجب کی بات ہے۔ میں اوسکی لعش اپنی آنکھ سے دیکھونگا۔ مجھے صرف یہہ کھٹکتی ہے
حسرت ہے کہ میرے اپنے ہی کے جسم کی ایسی کیا حالت ہو گئی ہے۔ خاندان کی
شان کا خیال نہ کرتے ہوئے میرا جی چاہتا ہے کہ اوسکو جلا دوں۔ اور دنیا کی نظر سے
مخفی ہو جائے تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ اگر کچھ علیل نہ ہو۔

(۱۰۸) میں۔ کیا بیماری ہے کہنے تم نے کیا کہا۔

ارمنڈ۔ کچھ نہیں۔ اوسنے تعجب ہو کر کہا کہ ایک اجنبی آدمی زمین خرید کر کامیلا
کا مقبرہ بنوانا چاہتا ہے مگر سرکار نے اجازت کے متعلق میری درخواست پر
توجہ نہیں کی ہے۔

میں۔ ارمنڈ میری بات سنو تعجب کی کچھ نہیں ہے محبت کا فتور ہے اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵۸) خط سے باز آؤ۔

ارمنڈ۔ نہیں نہیں۔ میں ایکمرتبہ اوس کی لاش دیکھہ لونگا۔ تو ہماری خود خود جاتی رہیگی۔ مجھے اسکے سوا اور رعایت ہی کیا ہے۔ میں وثوق کے ساتھہ اپنے مردہ دل کا اندازہ کرکے تم سے کہتا ہوں کہ جب تک کامیلا کو ایکمرتبہ دیکھہ نہ لونگا میرا زندہ رہنا محال ہے۔ ممکن ہے یہہ خیال دماغ کی خرابی سے پیدا ہوگیا ہو یا بہ ظاہر جنون معلوم ہوتا ہو لیکن اگر دنیا میں میرے جنون کا کچھہ علاج ہے تو وہ صرف یہی ہے

میں۔ اچھا جو تمہاری مرضی مجھے کیا عذر ہے۔ میں ہر وقت تمہارے ساتھہ رہنے کے لئے طیار ہوں لیکن یہہ تو کہو۔ وہ کاغذات جنکا حوالہ اوس خط میں تھا تم کو مل گئے۔

ارمنڈ۔ ہاں۔ یہہ موجود ہیں۔

یہہ کہہ کر ارمنڈ نے اپنے تکیہ کے نیچے سے کچھہ کاغذات نکالے اضطرابی کے ساتھہ اونکو بوسہ دیا اور پھر اسطرح چھپا کر رکھہ لیے گویا وہ کوئی ایسی شے ہے جو اوسے جان سے زیادہ عزیز ہے اور جن کو وہ اپنے پاس سے علیحدہ کرنا ہرگز نہیں چاہتا۔ اب پھر چشم پر آب ہوا۔

میں جانتا ہوں جو کچھہ ان کاغذات میں ہے۔ گذشتہ تین ہفتوں سے میں نے کم از کم دن میں دس مرتبہ روز کے حساب سے انہیں پڑھا ہوگا۔ تم بھی انہیں دیکھہ سکتے ہو لیکن ابھی نہیں۔ ذرا میرے جی کا دھارس بندھنے دو۔ میں خود اپنی سرگذشت تفصیل کے ساتھہ تم سے کہونگا کہ میرا جی کسیقدر ہلکا ہو جائے۔ اسوقت صرف ایک درخواست ہے۔

میں۔ وہ کیا۔

ارمنڈ۔ تمہاری گاڑی تو دروازہ پر موجود ہے۔

میں۔ ہاں۔

ارمنڈ۔ آپ کو تکلیف تو ہوگی ذرا میرا پاس پورٹ لیکر ڈاکخانہ چلے جایئے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵۹) دیکھیے چہ خطوط تو میرے نام کے نہین آئے ہین۔

مین فوراً ڈاکخانہ پہونچا وہان ارمنڈ کے نام کی دو چٹھیان تہین اونہین لیا اور اولٹے پانون واپس آیا۔ جب مین ارمنڈ کے کمرہ مین داخل ہوا تو دیکہا وہ پہلے ہی سے کپڑے پہنکر چلنے کیلیے طیار ہے۔

مجھے دیکھکر اشتیاق کے ساتھہ اوسنے خطوط لے لیے اور میرا شکریہ ادا کیا کہا یہہ میرے باپ اور بہن کی چٹھیان ہین۔ ضرور اونہین میری اسقدر خاموشی پر تعجب ہوا ہوگا۔

اب اس نے دونون خط کہولے ہر ایک اون مین سے چار صفحہ سے کم نہ تہا اور وہ بھی باریک لکھے ہوے۔ سرسری طور سے اسنے اونہین پڑہا۔ پڑہتے وقت یہہ معلوم ہوتا تہا گویا وہ اون کے مطلب کو پہلے ہی سمجھہ گیا ہے۔ پڑہنے کے بعد انہین دستور اوس نے لفافون کے اندر رکہا۔ کہا۔ اب ہمکو چلنا چاہیے انکا جواب مین کل لکھونگا۔

ادھ گہنٹہ بعد ہم دونون صاحب کمشنر پولیس کے دفتر مین پہونچے۔ ارمنڈ نے اوسے وہ اجازت نامہ دکہایا جو کامیلا کی بہن نے قبر کہودنے کے لیے دیا تہا۔ کمشنر نے ایک باضابطہ چٹھی قبرستان کے محافظ کے نام لکہی۔ اور یہہ تجویز ہوا کہ قبر کل کہودیجائیگی۔ دس بجے کا وقت مقرر ہوا اور یہہ طے پایا کہ ایک گہنٹہ قبل ہم تم ساتھہ چلینگے۔

مجھے ایسے عجیب اور عبرت خیز موقعہ پر موجود ہونے کا بڑا شوق تہا اور مین سچ کہتا ہون آپ باور کیجیے۔ اوس رات مشکل سے میری پلک لگی ہوگی۔ ارمنڈ کی اضطرابی کا تو کچھہ ٹہکانا ہی نہین ہے۔ ہم اوسکی بیقراری کا پورا اندازہ نہین کر سکتے۔ ناظرین ایسے موقع کے خیال سے خود سمجھہ سکتے ہین کہ یہہ رات اوس بیچارے کو کس قیامت کی رات ہوی ہوگی۔ کروٹین بدل کر بھی تو نیند نہ آسکی ہوگی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۶۰) دوسرے دن جب ۹ بجے کے وقت میں اوسکے مکان پر پہونچا تو دیکھا اوسکا
چہرہ بالکل زرد ہے صورت سے وحشت عیاں ہے لیکن بظاہر وہ نہایت مشغول مزاج
معلوم ہوتا ہے۔

اوس نے مسکرا کر مجھ سے کہا تھا۔

جو رسم بتلائی اسنے کل رات کو چلائی گئی تھی وہ جبر تک ختم ہو گئی
ہوگی۔ چلنے سے پہلے اوسنے کہا کہ بڑی بھاری بات چھوڑی ہے اپنے
باپ کے نام دالخانہ خوابگاہ اور اس میں مطلق شک نہیں کہ بہت اول درجہ کا
بھری ہوئی ہوگی جہون نے اسنے رات بھر کی طرح طرح کی
اوڈھ گھنٹے کے اندر ہم قبرستان جا پہونچے بھر بھی طاقہ نہ پہلے ہی وہان
پہونچکر ہمارا انتظار کر رہا تھا۔

اب ہم سب آہستہ آہستہ تابوت کے ساتھ ساتھ قبر کی طرف چلے
پہلے مجسٹریٹ صاحب پہونچے اور اوسکے پیچھے پیچھے ہم۔

ارمنڈ کا بازو جو بغل میں تھا میں نے دیکھا بالکل وہ اضطراب اور
بیتابی سے لرزان تھا اور یہہ معلوم ہوتا تھا گویا مردہ بے اوسے پکڑ لیا ہے لیکن جب
میں نے اوسکی طرف کسیقدر اندیشہ کی نگاہ سے دیکھا تو وہ اپنی کمزوری سمجھ گیا
اور مجھے یقین دلانیکے لیئے مسکرا دیا۔ جب سے ہم لوگ گھر سے چلے تھے
پس میں ایک لفظ بھی نہ بولے تھے۔

جب ہم قبر پر پہونچے تو ارمنڈ کے بہنوئی نے کسیقدر خویش کی وہ رک
اور فال سے اپنی آنکھیں پونچھیں۔ اسکا چہرہ اسوقت سرخ تھا اور تمام جسم
لرزہ کی سی حالت طاری تھی۔

مالی نے پھولوں کے گلدستے قبر سے پہلے ہی اوٹھا کر الگ رکھدیے تھے
لوہے کے خوبصورت ریلنگ بھی الگ کر دیے گئے تھے اور دو آدمی قبر
کھودنے میں مشغول تھے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۶۱) ارمنڈ اب ایک درخت کے سہارے سے جھک گیا اور اوپر دیکھنے لگا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اوس کے جسم کی تمام روح سمٹ کر آنکھوں کی پتلیوں میں آگئی ہے۔

قبر کھودنے والوں میں سے ایک شخص کا پلچہ کسی پتھر سے ٹکرایا۔ اس ٹکرانے کی آواز نے ارمنڈ پر ایک برقی قوت کا کام کیا وہ یکایک وحشیانہ طور سے مضطرب ہو کر چونک پڑا اور میرا ہاتھ اس زور سے نا دانستہ دبایا کہ میں درد سے بیتاب ہو گیا۔

کھودنے والوں میں سے اب ایک نے دوڑ کے بڑے پتھر کے ٹکڑے ہٹائے اور آہستہ آہستہ کل قبر کو مٹی سے خالی کیا۔ یہانتک کہ اب وہ پتھر بھی نظر آنے لگے جو کفن کے صندوق پر چھا کر رکھے جاتے ہیں اس نے ان ٹکڑوں کو ایک ایک کر کے نکالنا شروع کیا۔

میری نظر ارمنڈ کی طرف تھی کیونکہ مجھے خیال تھا کہیں ایسا نہ ہو یہ انتہائے ضبط سے مجبور ہو کر بیہوش ہو جائے۔

یہ اس تمام کارروائی کو مجنونانہ جوش سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا صرف چہرہ کی رنگت کا تغیر اور جسم کی لرزش اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ اسکے دل پر اسوقت قیامت کا صدمہ ہے۔

رہ گیا میں۔ میری حالت کا اندازہ صرف اس بات سے ہو سکتا ہے کہ میں بات خود پر لغزش کرتا تھا کہ تو یہاں کیوں آیا۔

جب کفن کا صندوق باہر نکالا گیا تو مجسٹریٹ نے ایک عبرتناک خاموش لہجہ میں کام کرنیوالوں سے کہا "کھولو"

آدمی نے اس حکم کی اسطرح تعمیل کی گویا یہ ایک معمولی بات ہے۔

صندوق اوک کے تختوں کا تھا۔ آدمی نے اوسکے پیچ کھولنا شروع کیے کیلوں میں زنگ لگ گئی تھی اور تختہ مشکل سے کھلا۔

اب سڑے ہوئے مردہ گوشت کی بدبو سے تمام حصہ باغ مہک گیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۶۲) "یا میرے خدا - یا میرے اللہ" ارمنڈ کے مونہہ سے نکلا اور اسکے چہرہ پر بالکل مردنی چھا گئی -

نسترن نے بدلو کیچہ سے ناک رومال سے چھپالی -

لاش پر ایک سفید چادر جو جگہہ جگہہ سے گل گئی تھی پڑی ہوی نظر آئی اور اکثر حصہ جسم اس بوسیدہ چادر سے چھپ گیا تھا -

میری حالت اوسوقت ناگفتہ بہ تھی اور اب بھی جب میں یہہ واقعہ لکھہ رہا ہون وہ سین میری آنکھون کے سامنے ہے اور میری طبیعت کو از خود رفتہ اور بیقرار کر رہا ہے -

اب بجٹ نے بیقرار ہوکر کہا - جلدی کرو - اور آدمیون نے فوراً وہ گلی ہوی چادر مرحومہ کے جسم سے ہٹادی -

ہائے یہہ نظارہ کسقدر خوفناک اور عبرت خیز ہے - اسکا بیان کسقدر موثر اور خوفناک ہے -

نرگسی آنکھون کے بجائے صرف دو بدنما خالی سوراخ رہ گئے تھے - یاقوتی ہونٹہہ بالکل غایب تھے اور دندان کی لڑی ایک دوسرے سے چپٹی ہوی نہایت خوفناک سین پیش نظر کرتی تھی -

لمبے لمبے کالے گھونگر والے بال سر سے علیحدہ ہوکر ایک طرف ڈھیر لگ گئے تھے پھول سے رخسار سے مٹی مین ملکر کیچہ کی طرح چمکا رہے تھے

برسون کا کیچہ سہی مگر پھر بھی یہہ صورت دیکھکر پیاری کا میلا کی قطعی شناخت ہوسکتی تھی اور جہاں ظاہر ہوتا تھا کہ یہہ اوسی نازنین عالم فریب کی ہڈیان ہین جسپر ایک وقت پریس کو ناز تھا اور جس کے تماشائی ایک وقت مین چار دانگ عالم سے امڈ کر دہلیز مکان کے گرد میلہ جمائے کھڑے رہتے تھے - ہائے

دکھائی لحد نگر خون کو رلائے
پڑے کس شکنجہ مین نازون سے پل کر

ارمنڈ کی نظر برابر نرگس کیطرف تھی - اسنے اوسکی ان موہنہ مین دے دی تھی

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۶۲۳) اور بار بار اوہنین چباتا تہا۔ ایسا معلوم ہوتا تہا گویا کسی نے عالم خواب مین لاکر کھڑا کر دیا ہی اور جو مین ہم دیکھہ رہے ہین وہ اس دنیا سے باہر ہی۔

مین افسوس۔ حیرت اور تعجب کے دریا مین ڈوبا ہوا تہا کہ یکایک میرے کانون مین یہہ آواز آئی۔

"تم متوفیہ کو شناخت کرتے ہو" یہہ سوال مجسٹریٹ نے ارمنڈ سے کیا تہا۔

ارمنڈ۔ (نہایت ہی استقلال کے ساتھہ) ہان۔

مجسٹریٹ۔ اچہا تو کفن بند کردو اور اسے باہر نکال لاؤ۔

فوراً ڈیکن بند کیا گیا۔ پنچ پہنچے گئے اور صندوق قبر سے باہر نکال کر علیحدہ رکہا گیا۔

ارمنڈ اب بدستور کیطرح سکتہ کے عالم مین وہین کہڑا رہا۔ اوسکی آنکہین پتھرا چلین بہتی ہین اور مکمل خالی قبر کیطرف لگی ہی ہین۔ وہ بالکل مردہ کیطرح سے زرد ہو رہا تہا ایسا معلوم ہوتا تہا گویا اسے فالج نے مار لیا ہی یا جذامی خوفناک بجلی گر گئی ہی۔

مجہے اب سخت اندیشہ ہوا کہ ارمنڈ کی خیالات لحظہ بہ لحظہ زیادہ خراب ہوتی جاتی ہی۔ اسکے ضبط کی انتہا ہو چکی۔ آخر کہا تک طبیعت قابو مین رہیگی ممکن ہی کہ یہ غیب دشمنان ابھی غش کہا کر گرے اور وہ ابھی سے ٹھنڈا ہو جائے

اسی دوراندیشی سے مین مجسٹریٹ کے پاس گیا اور پوچہا۔

مین۔ کیا ان کی موجودگی اب بھی ضروری ہی۔

مجسٹریٹ۔ نہین بلکہ میری رائے ہی آپ جلدی یہان سے لیجائین۔ انکی طبیعت بہت زیادہ خراب معلوم ہوتی ہی

مین نے اب ارمنڈ کا ہاتہہ پکڑ کر اپنی طرف کہینچا۔ کہا۔ بس جو ہونا تہا وہ ہو چکا چلو۔

ارمنڈ۔ (زور سے) کیا۔ یہہ کہکر اوس نے جس طرح کہا گویا مجہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہچانا نہیں۔

مین ۔ پیارے دوست تمہاری مرضی پوری ہو چکی اب یہاں ٹھیرنا بیفائدہ ہے۔ ناحق اپنی زندگی کے پیچھے پڑے ہو۔ اگر یہی حال تمہارا چند روز اور رہا تو مجھے ڈر ہے تم اپنی جان سے ہاتھہ دھو بیٹھو گے۔

ارمنڈ ۔ اچھا تم ٹھیک کہتے ہو چلو (یہہ فقرے ارمنڈ نے محض نادانستہ کہے کیونکہ وہ ایک قدم بھی نہیں سرکا)

مین نے اب اوسکا بازو پکڑا یا اور زبردستی لیچلا۔ یہہ بچہ کیطرح میرے اشارہ پر چلدیا لیکن بار بار اسکے مونہہ سے یہہ الفاظ نکلتے تھے "تم نے وہ آنکھیں دیکھیں" یہہ جملہ وہ اس طرح کہتا تھا گویا اپنے دل سے سوال کر رہا ہے۔

اب رفتہ رفتہ پیر اسکے پیرون مین لغزش پیدا ہو چلی۔ کمر کڑی بندھ گئی جسم کانپنے لگا۔ آنکھیں قریب قریب اندھیر ہو گئیں۔ مین نے دو تین مرتبہ اوسے اپنی طرف مخاطب کرنا چاہا مگر دماغ ہوش کسے تھا جو جواب دیتا۔ ع

کہو چکے یاد مین تیری ہوش و خرد جو ہو سو ہو

بالکل مستانہ وار مدہوش اور بے خود پاگلون کی طرح وہ میری بازو کے سہارے بے خبر چل رہا تھا۔

قبرستان کے دروازہ پر ہماری گاڑی کھڑی تھی ہم اوسمین سوار ہوے۔

ارمنڈ مشکل سے گاڑی مین بیٹھا ہوگا کہ اوسکی بے قراری نے ترقی کی اور ایسا معلوم ہوا گویا کسی مہلک عارضہ کے دورہ نے اوسے آدبایا ہے۔ اوسکا جسم بالکل کانپنے لگا۔ چہرہ متغیر ہو گیا لیکن پھر بھی ہوش کا یہقدر بجا تھے۔ مجھہ سے بولا۔ کچھہ نہیں ہے۔ آپ خیال نہ کرین یہہ صرف ایک معمولی دورا تھا جو کمزوری کیوجہ سے لاحق ہوا۔ مین صرف اب یہہ چاہتا ہون کہ کسیطرح جی کھول کے رولون اور آنسو نکلنا شروع ہو جائین۔

اوسکے دل کی دھڑک کی آواز میرے کانون تک صاف طور سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۵) پہونچی تہی اوس کی آنکہون مین کبوتر کے خون کی طرح سرخی چہا گئی تہی اور پتلیان کسیقدر پہولی ہوی معلوم ہوتی تہین لیکن آلسیون کا مطلق نشان بہی نہ تہا۔

بشکیل سے ہم گہر پہونچے۔ وہان آدمیون کی مدد سے ارمنڈ کو گاڑی سے اوتارا۔ اور پلنگ پر لٹا دیا۔ چارون طرف انگیٹھیان جلوائین اور فوراً ہمین ڈاکٹر کے پاس پہونچانے کا فکر کیا۔ سب قصہ کہا اور علاج کی استدعا کی۔

ارمنڈ کو تپ۔ پورے درجہ کا بخار آگیا تہا۔ اوس کے چہرہ پر قرمزی پہنسیان نکل چلا تہین موجود تہین۔ اور فقرے بیخبری مین واہی تباہی بکنے لگا۔ تہنہ معلوم جنون کی حالت مین سر دشت کیا کیا بکتا رہا تہا۔ منوئے کاسیلا کے نام سے کوئی دوسرے لفظ سے گفتگو کا مجہ مین نہین آتا تہا۔ ڈاکٹر جب ہمین نواہی طرح دیکہہ چکے تو ہمین نے پوچہا کیسے کیا کیفیت ہے۔

ڈاکٹر:۔ اسکو دماغی بخار ہے اور یہہ جو پنہی کی بات ہے کہ جلدی بخار نکلا۔ کاش ایسا نہ ہوتا تو یہہ شخص انتہا سے نہم سے ہفتہ کے نیچے بالکل ہو جاتا۔ اب کچہہ غم نہین جسمانی علامات دماغی صدمہ کو دور کر دینگی اور ایک ہفتہ کے اندر خدا نے چاہا یہہ اچہا خاصا بہلا چنگا تندرست ہو جائیگا۔

سنا تو ان یا نہ

نالۂ بلبل شنید تو نہ شنید من نکر

از جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

جس قسم کے عارضہ مین ارمنڈ مبتلا تہا اوس مین ہمیشہ دو باتین ہوتی ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۶۶) یا تو وہ مریض کو جلد بھلا چنگا کر دیتا ہی یا فوراً اس دنیا سے اوٹھہ جاتا ہی - زیادہ انتظار کرنا نہین پڑتا -

پندرہ دن تک تو ارمنڈ بستر علالت پر پڑا رہا - زیست کی امید منقطع ہو گئی - مین ہر وقت اوسکی تیمارداری کے لیے حاضر رہا - کیونکہ مجھے اوس سے دلی الفت پیدا ہو گئی تھی -

موسم بہار شروع ہو گیا تھا - درختون کی نئی نئی کونپلین پھولون کی بھینی بھینی مہک دنیا والون کو نیچر کی خوشنما اور دلکش رنگ آمیزیان دکھا رہی تھین - چھوٹے چھوٹے پرند اپنے پیارے پیارے راگ گاتے ہوے ان درختون کی شاخون پر آشیانہ بنانے کی فکر مین تھے - میرے دوست کی کھڑکی ایک ایسے دلچسپ سدا بہار پائین باغ کی طرف تھی جس مین سے گلاب چنبیلی بیلا اور موتیا کی مہک ہوا کے خوشگوار جھونکون کو ساتھہ لیے ہوے تمام مکان کو معطر کرتی رہتی تھی - ڈاکٹر نے ارمنڈ کو اب اجازت دیدی تھی کہ تم پلنگ سے اوٹھہ کر بیٹھہ سکتے ہو اور اس لیے مین اپنے دوست کے ساتھہ اس فرحت افزا کھڑکی کے قریب آرام چوکیون پر بیٹھہ کر گھنٹون اوسکا جی خوش کرنے کے لیے باتین کیا کرتا تھا -

مین نے کبھی ارادتاً کامیلا کا ذکر اس خیال سے اوس سے نہین کیا کہ شاید یہہ پیارا نام اوسکے دل مین پرانے لطف یاد دلا کر اوسے پھر بیمار نہ کر دے -

ایک موقعہ پر ارمنڈ نے خود اسکا تذکرہ چھیڑا اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اوسے اپنے غم کی کہانی سنانے مین کچھہ لطف آتا ہی -

اب پہلے کیطرح اوس کی آنکھون مین آنسوؤن کی بوندین بھی نظر نہ آتی تھین صرف ایک ٹھنڈی سانس تو ضرور اوس کے دل سے نکلی جو اس بات کا ثبوت تھی کہ اب اوسنے اپنے کلیجے پر پتھر رکھہ لیا ہی اور اپنی مصیبت کو نہایت صبر اور استقلال کے ساتھہ برداشت کر رہا ہی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۶۷) تجہہ سے مجہے یہہ بات ثابت ہوی کہ ارمنڈ جب سے قبرستان مین گیا اور کامیلا کے کفن کو دیکہا جسنے اوسکی صحت پر اسقدر خراب اثر ڈالا کہ مرتے مرتے بچا۔ اوسوقت سے اوسکے غم والم نے جسمانی علالت سے ملکر کسیقدر کمی اختیار کی۔ اور کامیلا کی بوقت موت کا صدمہ اب اوسکے دل پر اسقدر بہاری نہ معلوم ہوتا تہا جسکا مجہے پہلے سے خیال تہا۔

یہہ سمجہہ کر کہ نازنین کامیلا اپنی قبر مین ہمیشہ کے لیے در اصل محو خواب ہے اور اب اس بیوفا دنیا مین اوسکا آنا محال ہے ارمنڈ کے دل کو کسیقدر ڈہارس بندہ گئی تہی۔ اوسکی پیاری موہنی صورت کا خیال دور کرنے کے لیے اوسکی پچہلی باتین اوسکی پچہلی محبت آمیز تحریرین اوسے کافی تہین۔ اور اب وہ کسی قدر مستقل مزاج اور سلیم الطبع معلوم ہوتا تہا۔ اب تک اپنی بہن یا باپ کو اسنے اپنی بحث علالت کی اطلاع بہی نہ دی تہی۔ یہہ بہلا [illegible] ہو گیا لیکن غریب باپ کو اب تک معلوم نہوا کہ بیٹے پر کیا گذری۔

ایکدن کا ذکر ہے۔ شام ہو گئی تہی ہم دونون بالاخانہ کی کہڑکی کے قریب جو پائین باغ کیطرف تہی بیٹہے ہوے تہے موسم نہایت خوشگوار تہا۔ اور سورج اپنی طلائی چمکنے والی شعاعون کو لیے ہوے گوشہ مغرب مین آسمان پر سنہری رنگت چڑہاتا ہوا چہپ رہا تہا۔

گو ہم پیرس مین تہے تاہم یہہ سین ایسا دلکش تہا کہ ہمین شبہہ ہوتا تہا ہم باہر مفصل مین کسی خوشگوار موضع کے ولا مین متمکن ہین۔ کبہی کبہی کسی دور سے آنیوالی گاڑی کے پہیون کا شور تو ضرور ہماری تنہائی کا ہارج ہو جاتا تہا۔ باقی کچہہ نہین۔

ارمنڈ نے اسوقت کسیقدر رک کر کہا "ایسا ہی موسم تہا اور قریب قریب ایسا ہی سہانا سمان تہا کہ مجہے پہلے پہل کامیلا سے ملنے کا اتفاق ہوا۔

(اسوقت ایسا معلوم ہوتا تہا گویا یہہ اپنے آپ خود ہی گفتگو کر رہا ہے صرف اپنے خیال مین محو ہے اور کسی سے مخاطب نہین)۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۶۸) مین نے کچھہ جواب ندیا تو

یہہ میری طرف توجہہ کے ساتھہ مخاطب ہوکر بولا :- "مین تم سے ضرور اوسکا قصہ کہونگا - ممکن ہے تم کوئی ناول گھڑلو - ایسا ناول ضرور بعید از قیاس تو ہوگا مگر اس مین شک نہین تمہین اوس کے لکھنے سے کمال مسرت اور دلچسپی حاصل ہوگی -

مین - پیارے دوست یہہ قصہ کسی اور وقت پر منحصر رکھو - اسوقت تمہاری تندرستی ایسی نہین ہے کہ اس بیان کے رنج کو آسانی سے برداشت کرسکو -

ارمنڈ - (مسکراکر) آج کا سمان نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے - میری طبیعت بہت درست ہے - کچھہ ضروری کہانا بہی کہا چکا ہون - اور میرا جی چاہتا ہے کہ تمہین اپنا افسانہ آج ہی کہہ سناؤن -

مین - خیر اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو مین ہمہ تن گوش ہون -

ارمنڈ - میرا افسانہ بہت سادہ ہے - لیکن میرا ارادہ ہے کہ اوسے سلسلہ وار بلا کم و کاست بیان کرون - اگر تم اوس سے کوئی مفید نتیجہ نکال سکو تو سب سے اچھا

{ مندرجہ ذیل وہ روایت ہے جو اوس نے مجھہ سے بیان کی اور مین نے ایک لفظ کا بھی اوس مین تغیر و تبدل نہین کیا ہے }

ارمنڈ نے اپنا سر آرام کے ساتھہ تکیہ کے سہارے لگالیا اور مجھہ سے یون ہمکلام ہوا -

مین - ایسی ہی پیاری دلکش اور سہانی شام تہی جب میرا اتفاق پہلی مرتبہ کا میلا کے دیکھنے کا ہوا -

ایک دوست ..... کے ساتھہ مین تفریح مین مشغول تہا جب شام کیوقت کسیقدر جہٹ سٹا ہوا تو ہم پیرس کو ساتھہ ساتھہ لوٹے - اور محض جی بہلانے کیغرض سے ایک تہیٹر مین پہونچے جس درجہ مین ہم بیٹھے تہے اوس مین ایک نہایت دلفریب نازنین بیٹھی ہوی تہی جسے دیکھہ کر میرا دوست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۹۶) سر و قد تعظیماً کھڑا ہو گیا۔

مین نے ارد گرد نگاہ مین پوچھا۔ (بتاؤ تو یہہ کون لیڈی ہی)

دوسست ۔ کامیلا۔

مین ۔ یہہ تو بہت ہی نحیف اور لاغر ہو گئی ہی۔ والد صاحب نے مین نہین آئی۔

دوسست ۔ یہہ بیچاری عرصہ سے علیل تہی اگر زندہ تک کی یہی حالت ہے تو اسکا زیادہ عرصہ تک زندہ رہنا محال ہی۔

یہہ الفاظ مجھے اسطرح یاد ہین گویا کل ہی کہے گئے ہین۔ تم اس بات کو اور کرو دو برس پہلے جب کبھی مجھے دور سے اس عورت کے دیکھنے کا اتفاق ہوتا تو میرے جی مین اسکے حسن کی تصویر نقش ہو جاتی اور عمر اسکا خیال طبیعت سے دور کر دیتا تہا۔

مینے ایک دوست جو علم مسمریزم کا پورا ماہر تہا ایکدن مجھ سے بولا "او جیاد اس عورت کی بری کشش نے تمہاری کمزور مقناطیسی قوت کو اپنی طرف کھینچ لیا ہی اور اس لیے مجھے سخت اندیشہ ہی ایکدن تم دونون عاشق و معشوق نہ بن جاؤ"۔ مین ان باتون پر ہنس دیا کرتا تہا اور کبھی خواب مین بھی اس بات کا خیال نہ تہا کہ نازنین کامیلا کی محبت مجھے ایکدن ان خیالون پر پہنچا دیگی۔

کچھہ ہی کیون نہ ہو میری نسبت مین کامیلا کا عشق لکھا تہا اور مجھے ایک دن یہہ وقت دیکھنا تہا کہ اوسکی یاد مین خون کے آنسو روؤن اور حرمان نصیبی کے عالم مین بلک بلک کر جان دون۔

اس سے پہلے مین نے اوسے ایک پارک کے دروازہ پر دیکھا تہا۔ مین ایک روش پر کھڑا ہوا مزے کے ساتھہ سگار پی رہا تہا کہ ایک لیڈی سفید ریشمی خوبصورت لباس زیب بر کیے سامنے سے نمودار ہوی۔ جسقدر لوگ وہان موجود تہے سب اوسکی طرف محبت اور پیار کی نظر سے دیکھنے لگے اور بس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۷) میری حالت تو ناگفتہ بہ تہی۔ مجنونانہ طور پر سکتہ کے عالم مین کہڑا ہوا عرصہ تک ٹکٹکی باندہے اوسکے حسن جہانتاب کا مزا لوٹتا رہا اوسوقت تک مین اوسکا نام بھی نہ جانتا تہا۔

یہہ ایک نہایت سادہ ریشمی لباس مین تہی جسکے کونون پر زری کا چوڑا کام نہایت خوبصورتی اور صفائی سے ہو رہا تہا۔

پارک مین ادہر اودہر ٹہل کر یہہ نازنین اپنی گاڑی پر سوار ہوئی اور چلدی۔ مین اب ایک شخص کے قریب پہونچا جس نے نازنین سے چلتے وقت کچہہ باتین کین تہین اور اب تک برابر گاڑی کیطرف حسرت کے ساتہہ دیکہہ رہا تہا۔ مجہے پاس آتے دیکہہ کر یہہ کسیقدر چونکا مین نے سلام کیا اور مودب طور سے پوچہا۔

مین۔ آپ جانتے ہین یہہ خاتون جس سے آپنے باتین کین تہین کون ہے

وہ۔ کیا خوب آپ نہین جانتے۔ یہہ **کامیلا** ہے۔ پیرس بہر مین اسکی برابر کوئی دوسری حسین طوائف نہین۔

میرے جی مین آیا کہ اوسکا پتا دریافت کرون مگر پھر شرم کیوجہ سے چپ ہو گیا اور زیادہ دریافت کرنیکی جرات نہوی۔

مدتون اس نوخیز نازنین کی صورت میری آنکہون مین پہرتی رہی اور مین چاہتا تہا کہ کاش اس مرتبہ اگر کہین اوسکی شکل نظر آجائے تو ضرور اوسکے قدمون پر سر رکہہ کر اپنا حال زار بیان کرون۔

تہوڑے دن بعد گرینڈ تہیٹر مین مجہے جانے کا اتفاق ہوا۔ مین نے دیکہا ایک رزرو سلیٹ پر پیاری **کامیلا** جلوہ افروز ہے۔ میرے ساتہہ جو میرا ایک دوست تہا وہ بھی اوسے جانتا تہا۔ اوسنے ایک چٹکی لیکر تبسم کے ساتہہ مجہہ سے کہا۔ دیکہو "کیسی پریزاد نازنین ہے"۔

کامیلا نے یہہ جملہ کہین سن لیا۔ وہ میرے دوست کی طرف مسکرائی اور اشارہ سے بولایا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۷۱) دوست - آپ ذرا ٹہیریے مین دو باتین کر آؤن وہ مجہے بولاتی ہین -

مین - (بے اختیار ہوکر) یار ہو تم بڑے خوش قسمت -

دوست - کیون ؟ -

مین - تمہاری ایسے پیارے معشوق سے ملاقات ہی -

دوست - کیا خوب - تم اسپر کہین ریجہہ تو نہین گئے -

مین - "نہین" نہین تو مین کہہ گیا مگر ساتہہ ہی میرے چہرہ کا رنگ کسیقدر بدلنے لگا - گو زبان سے نہ کہا تو کیا مگر دل مین یہہ شوق تہا کہ کسیطرح اسی سے جان پہچان ہو جائے -

دوست - میرے ساتہہ چلو - تمہاری اوسکی ملاقات کرا دون -

مین - پہلے اجازت تو لیلو - شاید ناراض ہو جائین -

دوست - اللہ اللہ ابہی [illegible] خیال تو آگے کا خدا حافظ - ارے میان رنڈیون سے اجازت کی کیا ضرورت ہی -

اپیلو کار کی مصنفہ ایک کتاب ہی "ایم روچن" جسمین ایک خوشنما شام کیوقت ایک ہیرو ایک حسین پریچہرہ نازنین کے پیچہے جسے وہ اول ہی مرتبہ دیکہہ کر شیدا ہو گیا تہا - جاتا ہی - اوسکے جی مین خیال ہی کہ چاہے کوئی میرا تمام مال و اسباب اور دولت و حشمت یہانتک کہ جان بھی لیلے مگر اس پیارے خوبصورت معشوق کے ہاتہہ کا بوسہ دلا دے - یہہ اوسکی محبت مین اسقدر محو ہی کہ جسوقت نازنین نے اپنے سایہ کا دامن خاک سے بچانے کے لیے کسیقدر اوپر اوٹہایا اور اوسکی نازک نقرئی پنڈلی ذرا نظر آگئی تو اوسکے دل پر بجلی ٹوٹ پڑی - یہہ اسی سوچ مین ہی کہ اوسے اپنی طرف کس طرح مخاطب کرون کہ یکایک وہ ایک گلی کے کونے پر کہڑی ہو جاتی ہی اور انداز کے ساتہہ اشارہ سے اوسے اپنے پاس بلاتی ہے وہ شوق سے اوسکے پاس جاتا ہی اور یہہ پیار سے کہتی ہی "آپ کو تکلیف نہ ہوگی ذرا غریب خانہ تک چلے چلیے" - آپ کی صورت میرے جی مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۷۲) کہتب گئی ہے۔

ان الفاظ سے اوس کے دل کا جوش فوراً سرد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اب تک یہہ سمجھتا تھا یہہ کوئی شریف عصمت مآب خاتون ہوگی جو ایک ایماندار اور سچے دل کی محبت کے لائق ہو۔ مگر یہہ فقرہ "آپ کو تکلیف تو ہوگی ذرا غریب خانہ تک چلے چلیے" بالکل اوسکے خیال کو پلٹ دیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے ارے یہہ تو ایک فاحشہ عورت ہے جو اسطرح لوگوں کو پھانستی پھرتی ہے۔

یہہ قصہ میرے دل میں آگیا اور مجھے اندیشہ ہوا کہیں کامیل ابھی اپنے ہم جنس عورتوں کی طرح خود غرض۔ سنگدل۔ بیرحم۔ لالچی۔ ناپاک اور ذلیل خیال والی نہ ہو۔ مجھے چکمہ دے اور میری سچی محبت کی قدر نہ کرے۔

مگر عشق بھی کیا بری بلا ہوتی ہے میں اسوقت اسقدر مشتاق تھا اگر کوئی مجھ سے کہتا کہ آج رات کو تم اس نازنین کے ساتھ رہ سکتے ہو مگر شرط یہہ ہے کہ کل ہی قتل کیے جاؤ گے تو بھی میں بڑی خوشی سے منظور کر لیتا۔

کامیل اب اراذنا اوٹھہ کر اوس کمرہ میں چلی گئی تھی جہاں رزرو درجہ کے ٹکٹ والے تماشا گاہ سے سگار وغیرہ پیتے چلے جاتے ہیں۔ گویا اوسکا مطلب تھا کہ میرا دوست بھی اوس سے وہیں ملے۔

دونوں اب اوٹھہ کر اوس کمرہ میں پہونچے۔ راہ میں میرے دوست نے کان میں کہا۔ یار کہیں جھپ نہ جانا۔ جی کھول کر خوب مزے مزے کی باتیں کرنا انیسا موقع پھر نہیں مجھے شرمندہ کراؤ۔ تم ابھی اس کو بخوبی سے واقف نہیں ہو۔

اوسوقت اتفاق سے وہاں کوئی اور نہ تھا۔ میرے دوست نے مجھے کامیل سے اچھے اور مناسب الفاظ میں انٹروڈیوس کیا۔ اور اوس نازنین نے مسکرا کر مجھ سے کہا تشریف رکھیے۔ پھر میرے دوست سے مخاطب ہو کر بولی میری گھڑی لائیے۔

دوست۔ یہہ لیجیے حاضر ہے تعمیل ارشاد میں کبھی دیر ہو سکتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۳۷) یہہ ایک خوبصورت طلائی گھڑی تھی - کامیلا نے اوسکے لیتے وقت مجھے انداز کے ساتھہ دیکھا اور میری آنکھین خواہ مخواہ رعب حسن سے نیچے کو جھک گئین نازنین نے میرے دوست کے کان مین میری طرف اشارہ کرکے کچھہ کہا اور پھر نے اختیار وہ دونون قہقہہ مارکر ہنس پڑے - مین سمجھہ گیا کہ مجھہ پر ضرور پھبتی ہوی ہے - مین بہت جھینپا اور بہی جھینپنا پڑا اور مین نے شرم سے گردن جھکالی - اس زمانہ مین میری آشنائی ایک بدھ کی لڑکی سے تھی جو مجھہ پر ہمیشہ جان سے فدا رہتی تھی اور جس کی باتون پر مجھے اکثر ہنسی آیا کرتی تھی - مین اوسے گھنٹون بنایا کرتا تھا اور وہ شرما کر سر جھکا لیا کرتی تھی - مجھے اب خیال ہوا کہ آج جو حالت میری بن رہی ہے وہی اوس غریب عورت کی میرے چھیڑنے سے ہوتی ہوگی -

میرے دوست نے جب دیکھا کہ اسے [illegible] تو کامیلا سے مخاطب ہوکر بولا -

کامیلا - تمہین تعجب ہوگا کہ ہمارے دوست منڈ ڈیول تم سے مخاطب نہین ہوتے تمہارے حسن کے جادو نے وہ کام انہر کیا کہ مونہہ سے آواز ہی نہین نکلتی -

کامیلا - مین جانتی ہون تم انھین اپنے ساتھہ اس لیے یہان لائے ہو کہ میرے پاس تنہا بیٹھے بیٹھے گھبرا جاؤ -

مین - (بہت باندھ کر بمشکل کہ یہہ میری زبان سے اسوقت غیرت کیوجہ سے نقط نہین نکلتے تھے) خدا کی قسم یہہ بات نہین ہے مجھہ کو آپ سے ملنے کا اشتیاق تھا -

کامیلا - (مسکراکر) جی بیجا - آپ تو میرے عاشقِ زار ہین نہ - (گھر کی مرغی دال برابر) -

اس پیشہ کی عورتون کا عام قاعدہ ہوتا ہے کہ جب کسی نوجوان شخص سے پہلی مرتبہ ملتی ہین تو اوسپر خوب آوازے کستی ہین پھبتیان چھوڑتی ہین اس لیے یہہ ضروری بات ہے کہ ان سے ملکر بات چیت کرنے کے لیے بڑے تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے - مجھہ مین یہہ بات کہان تھی جو چپتہ اور موزون جواب دیتا - مین اسوقت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴۷) کہا گیا اور یہہ کہہ کر اپنی جگہہ سے اوٹھہ کھڑا ہوا - "اگر میرا آنا آپ کو ناگوار ہے تو میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور اجازت مانگتا ہوں کہ باہر چلا جاؤں آئندہ پھر کبھی آپ کے خلیہ میں ہرگز مخل نہونگا" -

میرا قدم مشکل سے دروازہ کے باہر نکلا ہوگا کہ پھر دونوں نے ملکر ایک قہقہہ لگایا میں سچ کہتا ہوں وہ مجھے بہت ہی ناگوار ہوا - مگر کرتا کیا مجبور تھا - چپ چاپ اپنی جگہہ پر آکر بیٹھہ گیا - ذوسہ اسین شروع ہوگیا تھا - ۵ منٹ کے بعد ارنبٹ

(میرے دوست کا نام ہے) بھی آکر میری برابر بیٹھہ گیا اور مجھہ سے کہا: -

"تم بھی نامحض جانگلو ہو - یہہ کیا مجنونانہ حرکت تھی - چلے ہیں رنڈیوں کو بخرا دکھانے آپ بیزار ہوتے ہیں آپ سے اوسکی بیزار ہے یہہ نہیں مطلق عقل نہیں ہے"

میں (شرماکر) بیشک غلطی ہوئی - سچ کہنا جب میں چلا آیا تو کامیلا نے کیا کہا -

ارنبٹ بہت دیر تک ہنستی رہی - کہتی تھی اس قماش اور کینڈے کا مرد نظر سے کوئی آدمی ہی نہیں گذرا - پورا گدھا معلوم ہوتا ہے

میں - (اپنے جی میں) اوہہ - کہنے دو - میں اب کبھی عمر بھر اوس سے نہ بولونگا - گو پہلے کچھہ میرا طبیعت کا رجحان ہو چلا تھا مگر اب وہ خیال قطعی بدل گیا -

ارنبٹ چلو اچھا ہوا کہیں پہنس جاتے تو سہ ہڑ نے ہی اتنا کہ میرا ایک بال بھی نہ رہتا - وہ بڑی چالاک اور عیار عورت ہے سیکڑوں کو تباہ کر چکی - تو بھی ایسے سیدھے آدمی کیساتھہ کسقدر لاجواب پایا ہے -

مجھے اسوقت یہہ خیال نہیں کہ اوس ٹھہیر میں کیا تماشہ تھا - صرف اسقدر یاد ہے کہ بار بار میری نظر کامیلا کے چہرہ پر بے اختیار پڑتی تھی اور ہر مرتبہ ایک نئی قسم کی حالت میرے دل پر طاری ہو جاتی تھی - سوچتے سوچتے ایک اور خیال یکایک میرے دل میں پیدا ہوا کہ ضرور کسی نہ کسی طرح اس عورت کو اوسکی گستاخی کی سزا دینا چاہیے - غضب کیا کیا بڑی طرح مجھے ستانا شروع کیا ہے - چاہیے میری تمام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۷۵) جایداد اور دولت برباد ہو جائے۔ مگر مین اسے بغیر سزا دیے نہ مانونگا۔
کچھہ ہو مین اس سے ضرور تعلق پیدا کرونگا اور پہر بتاؤنگا کہ کسی بہلے آدمی کے بنانے کا یہہ
مزا ملتا ہے۔

تماشہ ختم ہونے پایا تہا کہ کامیلا اپنے ساتہی کو لیے ہوے اوٹہہ کہڑی ہوئی۔
مین بہی فوراً ہی اوٹہہ کہڑا ہوا۔ میرا دوست پہلے تو تعجب سے میری طرف دیکہنے لگا
جب اوسے معلوم ہوا کہ کامیلا چلی گئی تو مسکرا کر کہا۔ جایئے۔ جایئے۔ دیر نہ کیجیے
اللہ کامیاب کرے۔

جسطرف یہہ دونون چلے مین بہی پیچہے پیچہے ہو لیا۔ تہوڑے عرصہ بعد شارع عام پر
ایک نفیس مکان کے دروازہ پر اونہون نے دستک دی۔ اندر سے دروازہ کہلا
اور یہہ دونون داخل ہو گئے۔ مین الگ ٹہٹک رہا اور فکر مین تہا کیا کرون کہ یکایک
اوسی مکان کے بالاخانہ کی کہڑکی کہلی اور [illegible] کامیلا ایک گلہ سے جو کہڑکی
مین لٹک رہا تہا پہول توڑ رہی ہے۔ ایک دوسرا نوجوان اوسکے شانہ پر جہکا ہوا
آہستہ آہستہ کچھہ باتین کر رہا تہا۔ مین کسیقدر فاصلہ پر سڑک کے اوس کنارہ پر آڑ مین
جا کہڑا ہوا اور کہڑکی کیطرف ٹکٹکی لگاتے رہا۔

ایک بجے شب کو کامیلا نے گاڑی مانگی اور اپنے تین احباب کے ساتہہ
سوار ہو کر چلدی۔ مین بہی فوراً ایک گاڑی کرایہ کر کے پیچہے پیچہے ہو لیا۔
گاڑی اب نمبر ۹ روڈی اینٹن پر جا کر ٹہیری۔ کامیلا اب اوتری اور تنہا
اپنے گہر مین داخل ہو گئی۔

اوسکا اسطرح تنہا جانا محض اتفاقیہ امر تہا۔ لیکن اس اتفاق سے مین بہت
خوش ہوا۔ اوسکے بعد پہر کامیلا سے مجہے اکثر تماشا گاہون مین ملنے کا اتفاق ہوا
اور یہہ نازنین ہمیشہ نئے معشوقانہ انداز کے ساتہہ نظر آتی تہی۔

ایک مرتبہ پندرہ دن ہو گئے اور مجہے اوسکے دیکہنے کا اتفاق نہ ہوا۔ مجہے
وحشت ہونے لگی۔ جب نہ رہا گیا تو مین نے گیٹسن سے پوچہا۔ بہت دنون سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۷۶) کامیلا نظر نہین آتی۔

"وہ بہت بیمار ہے"

(تعجب سے) "کیا سچ"

"اور نہین کیا جہوٹ"

اوسے پہیپہڑے کی کوئی بیماری ہے۔ لوگ کہتے ہین اوسکا بچنا محال ہے۔ پرہیز وہ کرتی نہین۔ علاج سے اوسے نفرت پہر بنے کیونکر۔

مین اب روزانہ اوسکے مکان پر جاتا اور آدمیون سے اوسکی صحت کا حال پوچہکر چلا آتا مگر اپنا نام نہین بتاتا تہا۔

جب یہہ بیگ نرس کو چلی گئی تو میرا جی بہی پیرس مین نہ لگا۔ بوریا بندہنا باندہکر سفر کو چلدیا اور عرصہ تک باہر رہا۔ جب مین واپس آیا اور ایک تہیٹر مین کامیلا کو دیکہا تو اوسکا چہرہ بہت کچہہ تبدیل ہوگیا تہا اور [illegible] ہی کہ مین نے اوسے نہین پہچانا۔

یہہ گو بہت نحیف ہوگئی تہی پہر بہی اوسپر قیامت کا جوبن تہا۔ سچ ہے ؎

ہے جوانی خود جوانی کا بناؤ
سادگی گہنا ہے اس سن کیلیے

آٹہوان باب

تمہین تو ہو جو کہ خواب مین ہو تمہین تو ہو جو خیال مین ہو
کہان چلے آنکہہ مین سما کر کدہر کو جاتے ہو دل لگا کر

مجہے اب کامیلا سے عشق ہوگیا تہا اور اس لیے مین نے عہد کرلیا کہ ضرور اوس سے تعلق پیدا کرونگا اور اوسے ثابت کردونگا کہ مین ہر طرح اوس سے سربرآوردہ اور عقیل ہون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۷۷) دل بہی عجب چیز ہی۔ اسے جب کوئی کام کرنا ہوتا ہی تو اوس سے صدہا بہانے پیدا کر لیتا ہی اور بیسیون وجہہ نکال لیتا ہی۔ مین اب اوٹہہ کر اوسکی کرسی کے قریب جا بیٹہا اور ٹکٹکی باندہہ کر اوسکی طرف بغور دیکہنے لگا۔ یہہ گلاب سا چہرہ ہماری کیوجہ سے بالکل مرجہا رہا تہا پہلے کی طرح اوسکے لبون پر اب تبسم اعجاز نما کا نام تک نہ تہا۔ یہہ معلوم ہوتا تہا اوسنے بہت تکلیف اوٹہائی ہی اور ابہی تک بالکل تندرست نہین ہوی ہی۔ گو اپریل کا مہینا شروع ہو گیا تہا مگر اب تک یہہ جاڑون کے لباس مین تہی اور مخمل مین چہپی ہوئی نظر آتی تہی۔

جب مین تہوڑی دیر لگاتار اوسکی طرف دیکہتا رہا تو اوسنے بہی میری طرف رخ کیا۔ اب معلوم ہوتا تہا کہ اسنے اب مجہے پہچان لیا ہی۔ یہہ ناز سے میری طرف مسکرائی اور مین نے بہی اشارہ سے سلام کیا۔ اگر [illegible] گویا محض بے تعلق ہون۔ بولا تک نہین اس سے میرا یہہ مطلب تہا کہ اوسے [illegible] کرون۔

اب تماشہ کا پردہ اوٹہا مین نے ہمیشہ کامیلا کو جب تماشون مین دیکہا تو کبہی تماشہ کیطرف اوسے متوجہ نہ پایا۔ مجہے بہی اس تماشہ سے دلچسپی نہ تہی برابر نظر کامیلا کیطرف تہی مگر اس بات کا خیال تہا کہ کہین وہ بہانپ نہ ملے۔ کامیلا کی برابر ایک دوسری عورت بیٹہی ہوی تہی اور ہماری نازنین وقتاً فوقتاً اوس سے باتین کرتی جاتی تہی۔ اس عورت سے میری پہلے سے ملاقات تہی۔ میرے ایک دوست سے اوسکا تعلق تہا۔ اور جب کبہی مین اوس سے ملنے جاتا تو اسے بہی دیکہنے کا اتفاق ہوتا تہا جب اوس سے تعلق چہوٹا تو ایک تہیٹر مین یہہ ملازم ہو گئی کچہہ دنون وہان رہی۔ پہر نوکری چہوڑ کر کچہہ عرصہ تک آزاد رہی جب دیکہا اب عمر ڈہل چلی اور لوگ بات بہی نہین پوچہتے تو سلے ہوئے کپڑون کی ایک دکان کہول لی۔ اس دکان پر بہت خوبصورت نازنین خریداری کے بہانہ سے آتین اور اپنے وعدے پورے کر جاتین۔

دکان کیا تہی اچہا خاصہ ایک اڈہ تہا۔

غرض مین اس عورت کے قریب جا بیٹہا اور کامیلا کے جلانے کے لیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۷۸) گپین ہانکنے لگا۔ مین نے عمداً انجان بنکر پوچہا۔ یہہ تمہاری برابر کون لی صاحب ہین۔

"کامیلا" ایک مشہور طوائف۔

"تم جانتی ہو"

"مین اوس کی پڑوسن ہون اور وہ میری گاہک بہی ہی جسقدر کپڑے جاتے ہین سب میرے یہان سے"۔

"تو تمہاری دکان محلہ روڈی اٹین مین ہی"

"ہان نمبر ۷ پر۔ کامیلا کے کپڑے پہننے کی کہڑکی میری کہڑکی سے بالکل ملی ہوی ہی"

"عورت تو قیامت کی حسین ہی"۔

"کیا تم اوس سے واقف نہین"

"نہین لیکن واقف ہونا چاہتا"

"کہو تو تمہاری اوسکی ملاقات کرادون"

"ہان لیکن یہان نہین گہر پر"۔

"یہہ تو ذرا مشکل ہی"۔

"کیون"۔

"آجکل وہ ایک بڈہے ڈیوک کے پاس ہی جو بڑا شکی اور وہمی ہی"۔

"(چونک کر) ایک بڈہے کے پاس کیا خوب"۔

پروڈمنس (یہہ اوس عورت کا نام تہا) نے اب مجہہ سے کل قصہ ڈیوک کی ملاقات کا بیان کیا۔ جسے سنکر مجہے بے اختیار ہنسی آئی۔ مین نے کہا یہی وجہہ ہی جو تماشہ مین آج یہہ اکیلی آئی ہی۔

"اور کیا نہین تو اسکا تنہا بہلا کیا کام تہا"

"لیکن یہہ گہر کسکے ساتہہ جائینگی"۔

"ڈیوک کے" وہ موا اب آتا ہی ہوگا"۔

"اور تم کس کے ساتہہ جاؤگی"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۷۹) "کسی کے نہین"

"تو چلو آج ہم تمہارے ساتھہ چلینگے"

"مگر تمہارے ساتھہ تو ایک دوست ہے"

"اوسے بہی لیچلین گے - وہ بڑا لائق اور مذاق کا آدمی ہے تم اوس سے ملکر بہت خوش ہوگی" -

"اچہا - اس پارٹ کے اختتام پر ہم لوگ اوٹہہ کر چلدینگے - یہہ لوڈیوک بہی آگیا کامیلا تو ابہی چلی جائیگی" -

مین نے اب اپنی جگہہ پر آکر اپنے دوست سے یہہ قصہ بیان کیا - وہ بہی راضی ہوگیا اتنے مین ڈیوک نے کامیلا کو ساتھہ لیا اور چلدیا -

اسکی عمر [illegible] سے زیادہ تہی اور تمام [illegible] بڑی ہوئی تہین - کامیلا نے اوسکے بازو پر اپنا سر رکہا اور سہارے سے کہڑی ہوئی -

مجہے اسوقت ڈیوک پر بڑا رشک آتا تہا - اگر کوئی مجہے اوسکی جگہہ کامیلا کا بازو پکڑکر اسطرح لے چلنے کی اجازت دے دیتا تو مین بڑی خوشی سے اپنی عمر کے دو برس اوسے دینے کو طیار تہا -

سڑک پر پہونچکر اسنے کامیلا کو ایک نفیس فٹن مین سوار کیا اور خود ہانکنے لگا - گہوڑے ہوا سے باتین کرتے ہوئے چلدیئے اور چشم زدن مین نازنین میری نظر سے اوجہل ہوگئی -

سین ختم ہونیکے بعد ہم لوگ بہی چلدیئے اور پروڈینس کے مکان پر پہونچے - گول کمرہ مین ایک خوشنما میز کے چارون طرف آرام چوکیون پر ہم تینون بیٹہہ گئے اور ادہر اودہر کی باتین کرنے لگے -

ایسا معلوم ہوتا تہا گویا کامیلا مجہہ سے اب بہت قریب ہوتی جاتی ہے مین نے پہر اوسی کا تذکرہ چہیڑا -

"بڈہا ڈیوک اسوقت تمہاری نوخیز نازک اندام پڑوسن کے پاس ہوگا" -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸۰) "نہین وہ تنہا ہوگی"۔

"تنہائی مین تو بیچاری سخت گہبراتی ہوگی"

"جی کچہہ نہ پوچہیے۔ جان اولجہن مین ہے۔ پہر کیا کیا جائے بندگی بچارگی"۔

نو دس بجے تک تو ہم دونون ساتہہ رہتے ہین۔ اکثر بارہ بجے تک شطرنج وغیرہ سے جی بہلایا کرتے ہین۔ بارہ بجے سے پہلے کامیلا سونے کو نہین جاتی"۔

"یہہ کیون"۔

"اوسے سینے کا کچہہ عارضہ ہے اور اکثر گہنٹون تکلیف رہتی ہے"۔

"آجکل اوسکی کسی سے آشنائی نہین معلوم ہوتی"۔

"مین نے تو کبہی اوسکے پاس کسی کو آتے جاتے نہین دیکہا لیکن یہہ نہین کہہ سکتی کہ وہ آجکل بالکل پارسا ہے۔ (مسکرا [illegible] تین بہلا کہین خالی رہ سکتے ہین۔ اکثر شام کو ایک شخص **کاونٹ** ..... نامے آیا جایا کرتا ہے اور بہت کوشش کر رہا ہے کہ تعلق ہو جائے ہمیشہ عمدہ عمدہ زیور اور تحفہ تحائف بہیجتا رہتا ہے۔ مگر کامیلا کی طبیعت اوسکی جانب راغب نہین معلوم ہوتی۔ یہہ اوسکی غلطی ہے۔ کاونٹ بہت مالدار اور نوجوان آدمی ہے مین نے اوسے بہت سمجہایا مگر وہ ایسی ضدی ہے کہ کسی کی سنتی ہی نہین جو بات دل مین جم گئی جم گئی۔ پہر کوئی لاکہہ کوشش کرے اونچ نیچ سمجہائے مگر مجال کیا جو وہ مانے۔ ہمیشہ یہی کہدیتی ہے وہ ایک بیوقوف سا آدمی ہے۔ لے بہلا کوئی پوچہے اوسکی عقلمندی اور بیوقوفی سے تجہے مطلب۔ جو تیری خواہش کے مطابق تجہے دے وہی عقلمند ہے۔ بڈہے ڈیوک کا کیا بہروسہ۔ اوسے دنیا ویسے ہی نام رکہہ رہی ہے کہ بڈہا سٹہیا گیا ہے۔ بڑہاپے مین آکر مت کٹی ہے۔ قبر مین پیر لٹکائے تو خود بیٹہا ہے اور سوجہی ہے حسن پرستی۔ واہ کیا عاشق مزاجی ہے۔ موئے کے منہہ مین دانت نہ پیٹ مین آنت۔ بال دیکہو تو جیسے بگلے کے پر۔ غرض ہزار ہزار سمجہاتی ہون وہ نہین مانتی۔ کہتی ہے اگر ڈیوک مر جائے تو کاونٹ سے تعلق کرونگی۔

مگر سچ یہہ ہے بڈہا ہے بڑا نیک آدمی۔ **کامیلا** کو وہ بیٹی کہکر پکارتا ہے اور بچون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸۱) کیطرح اوسکی حفاظت کرتا ہے۔ اسوقت بہی اسکا کوئی نہ کوئی آدمی ضرور ادہر اودہر لگا ہوگا کہ دیکہین کون کون آتا جاتا ہے۔

ڈیوک کی یہہ خواہش ہے کہ اب یہہ پیشہ بالکل چہوڑ دے اور شریفون کی طرح گذر کرے اور اسی لیے یہہ سارا بکہیڑا ہے۔

میرے دوست نے یہہ سنکر ایک ٹہنڈی سانس کہینچی اور کہا۔ افسوس غریب کامیلا بالکل قیدی کی طرح رہتی ہے اور تمام دنیاوی خوشیون سے محروم ہے۔ ہائے حسینون کی زندگی بہی کیسی پابندی کی زندگی ہے چاہنے والون کے رشک اور رقابت سے بیچارون کو ذرا چین نہین ملتا۔

یہہ باتین ہو ہی رہی تہین کہ کامیلا کی کہڑکی کہلی اور اوسنے اپنا موہنہ باہر نکال کر پروڈینس کو آواز دی۔

پروڈینس چونک کر اپنی جگہہ سے اوٹہی اور ہم لوگون سے بولی بس اب آپ ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا کہائین مین اوسکے پاس جاتی ہون۔

مین۔ کیا خوب! یہہ روکہائی۔ تمہارے گہر جو آئے اوسکی ایسی ہی خاطر کیا کرتے ہین جب ہمارا جی چاہیگا چلے جائینگے جلدی کیا ہے۔ تمہین جانا ہے چلی جاؤ تمہاری واپسی تک ہم یہان بیٹہے رہینگے۔

پروڈینس۔ یہہ نہین ہوسکتا۔

مین۔ تو ہم بہی تمہارے ساتہہ چلین گے۔

پروڈینس۔ یہہ اوس سے بہی زیادہ ناممکن ہے۔

گیٹسن۔ کامیلا سے میری ملاقات ہے اور اس لیے مجہے اوس سے ملنے کا اور اوسکے مکان پر جانیکا حق حاصل ہے۔

پروڈینس۔ لیکن مسٹر ڈیول تو اوسے نہین جانتے۔

گیٹسن۔ مین اون کی بہی ملاقات کرادونگا۔

اتنے مین کامیلا نے پروڈینس کو پہر آواز دی۔ پروڈینس دوڑی اور اپنی کہڑکی کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸۲) دروازہ کہولا - کامیلا نے ترچہی نظر کرکے کہا :-

مین دس منٹ سے برابر آواز دے رہی ہون اور تم نہین سنتین -

پروڈینس - کیون خیر تو ہی ایسی کیا بہیڑ پڑی ؟

کامیلا - تم ابہی میرے پاس چلی آو -

پروڈینس - کیون ؟ -

کامیلا - یہہ موا کاونٹ مجہے دق کر رہا ہی - گہنٹون سے اڑا بیٹہا ہی اوٹہتا ہی نہین ؟ -

پروڈینس - لیکن اسوقت مین نہین آسکتی -

کامیلا - کیون -

پروڈینس - میرے یہان [illegible] ملین موجود ہین جو ابہی کچہہ دیر ٹہیرینگے -

کامیلا - اونسے کہدو اسوقت چلے جائین -

پروڈینس - مین نے اونسے پہلے ہی کہدیا -

کامیلا - تو تم اونہین چہوڑ کر چلی آو - وہ خود چلے جائینگے -

پروڈینس - جی بجا ہی - اجنبی آدمیون پر مکان چہوڑ دون جو سب چیزین تتر بتر کردین -

کامیلا - آخر وہ چاہتے کیا ہین -

پروڈینس - تم سے ملنا چاہتے ہین -

کامیلا - وہ کون ہین -

پروڈینس - ایک کو تو اون مین سے تم بہی خوب جانتی ہو مسٹر گٹیسن -

کامیلا - ہان مین اونکو جانتی ہون اور دوسرے -

پروڈینس - مسٹر ارمنڈ دیول - تم اونہین جانتی ہو -

کامیلا - نہین - لیکن تم دونون کو ساتہہ لیتی آو - کاونٹ سے تو ہر شخص غنیمت ہے - مگر جلدی آو مین منتظر ہون -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴۸۳) یہہ کہہ کر کامیلا نے اپنی کہڑکی بند کرلی - اور پروڈینس نے اپنی -

کامیلا صورت سے مجھے جانتی تہی مگر نام یاد نہ تہا مین نے دل مین سوچا تہا ہو وہ مجھے قطعی نہ پہچانے -

گیسٹن - مجھے یقین ہے اسوقت وہ ہم لوگون سے ملکر بہت خوش ہوگی -

پروڈینس - جی یہہ بات نہین بلکہ اوسے کسیطرح کاونٹ کا ٹالنا منظور ہے جہانتک ہوسکے اوسکی طبیعت خوش کرنے کی کوشش کرنا - ایسا نہ ہو صبح وہ مجھسے کہے کن گنوارون کو لاکے بٹہا دیا -

اب ہم لوگ اوٹہہ کر چلدیے اسوقت مجھے معلوم ہوا کہ میرے پانون لغزش کرتے ہین - یہہ یقینی بات تہی کہ یہہ ملاقات میری آئندہ زیست پر بہت بڑا اثر کریگی - میری طبیعت [illegible] پہلے دن سے بہی [illegible] اسوقت معلوم ہوتی تہی جب ہم لوگ اوسکے کمرہ کے دروازہ پر پہونچے تو میرا دل اس بندر سے دہڑکنے لگا کہ تمام خیالات پریشان ہوگئے - پیانو کے خوشمار راگون کی آواز جن سے کمرہ گونج رہا تہا اندر سے آرہی تہی - پروڈینس نے گہنٹی بجائی اور اوسکے ساتہہ ہی پیانو کی آواز بند ہوگئی - ایک عورت نے جو بجائے خادمہ کے کامیلا کی سہیلی معلوم ہوتی تہی آکر دروازہ کہولا

ہم اب ڈرائنگ روم مین داخل ہوے اور لوڈیر (خاص کمرہ جو سب سے زیادہ آراستہ ہوتا ہے) کیطرف ہوکر نکلے - ایک نوجوان الماری کے قریب جہکا ہوا کہڑا تہا - کامیلا پیانو بجارہی تہی مگر نہایت بے دلی سے - طبیعت اوکتائی ہوی معلوم ہوتی تہی اور ایسا پایا جاتا تہا کہ تمام گہر پر سستی چہارہی ہے - نوجوان اپنی پونچہہ گچہہ نہ ہونے سے اوداس تہا اور نازنین اوسکی موجودگی سے پریشان نظر آتی تہی

پروڈینس کی آواز سنکر کامیلا اوٹہی اور ہمارے قریب آئی اور یون مخاطب ہوی :-

صاحبو! تشریف لایے مین آپ کے آنیسے بہت خوش ہوی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نواں باب

روز فراق اون کو مری اور خبر نہ ہو
کہنے کی بات ہے جو دعا میں اثر نہ ہو

کامیلا - گوڈ ایوننگ - میرے پیارے گیٹسن میں تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئی ہوں
مدت سے تم تو ملتے ہی نہیں -

گیٹسن - میں اس لیے [illegible] تمہیں تکلیف ہو -

کامیلا - دوستوں (دوستوں کا لفظ اوسنے کچھ ایسے لہجے سے کہا گویا وہ ہم
سب کو یہ یاد کرانا چاہتی ہے کہ گیٹسن سے سوائے دوستانہ کے اور کوئی خاص تعلق
اس سے کبھی نہیں رہا ہے) کے ملنے سے مجھے کبھی تکلیف نہیں ہوتی -

گیٹسن - تو حقیقت دوست کے تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں مسٹر ارنسٹ ڈیول
کو جو میرے بڑے دوست ہیں تم سے انٹروڈیوس کروں -

مین - میں نے پروڈنس کو اپنی طرف سے اس خدمت کی اجازت دیدی ہے
اسکے علاوہ - مس کامیلا - مجھے ایکمرتبہ آپ سے انٹروڈیوس ہونیکی پہلے بھی عزت
حاصل ہو چکی ہے -

کامیلا کی پیاری دل لبھانیوالی نقاب دل ہی دل میں اپنی یادداشت کو
ٹٹولنے لگی - وہ سوچتی تھی کہ کہاں اور کب اوسسے مجھ سے باقاعدہ ملنے کا اتفاق
ہوا ہے لیکن اوسکی کوشش کارگر نہ ہوئی اور یادداشت نے کام نہ دیا -

مین - میں بہت مسرور ہوں کہ آپ کو مجھ سے پہلے ملنے کا بالکل خیال نہیں رہا
کیونکہ اوسوقت مجھ سے ایک سخت حماقت سرزد ہوگئی تھی - اس بات کو دو سال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸۵) ہوے مین مسٹر ..... کے ساتہہ : ..... ٹہیٹر مین آپ سے ملا تہا۔

کامیلا۔ (مسکرا کر) آہا اب مجہے یاد آیا۔ اوسوقت آپ سے کچہہ حماقت سرزد نہین ہوی تہی بلکہ مین نے ہی خود بیہودہ برتاو آپ کے ساتہہ کیا تہا اور مجہے اندیشہ ہی کہ مجہہ سے پہر کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے۔ آپ مجہے مہربانی کر کے معاف کر دین۔ یہہ کہہ کر اوسنے اپنا ہاتہہ آگے کو بڑہایا۔ اور مین نے بے اختیار ہو کر شوق کے ساتہہ اوسنے چوم لیا۔

کامیلا۔ مجہہ مین یہہ سخت عیب ہی کہ جن آدمیون سے مجہے پہلی مرتبہ ملنے کا اتفاق ہوتا ہی اونکو مین بنانا شروع کر لیتی ہون۔ مین خود جانتی ہون یہہ بیہودہ بات ہی میرے ڈاکٹر کہتے ہین کہ یہہ اس وجہ سے ہی کہ مین کمزور زیادہ ہون اور ہمیشہ علیل رہتی ہون۔ آپ اسے بالکل سچ سمجہیے

مین۔ لیکن بظاہر تو تم تندرست معلوم ہوتی ہو

کامیلا۔ اجی سخت بیمار رہی۔ خدا خدا کر کے اب ذرا اچہی ہون۔

مین۔ مجہے معلوم ہی۔

کامیلا۔ تم سے کسنے کہا۔

مین۔ سب کو اس کی خبر تہی مین روز تمہاری صحت کے حالات دریافت کر جاتا تہا اور تمہارے آرام ہونے سے مجہے بے انتہا خوشی ہوئی۔

کامیلا۔ لیکن مجہے کبہی تمہارا کارڈ نہین ملا۔

مین۔ مین نے کبہی دیا ہی نہین۔

کامیلا۔ تو کیا تم وہی نوجوان تہے جو روز میری خیر و عافیت دریافت کرنے مکان پر آتے تہے اور جسنے آدمیون کو کبہی اپنا نام نہین بتایا۔

مین۔ جی ہان۔ وہی۔

کامیلا۔ تو یہہ تمہاری نہایت مہربانی اور بے انتہا عنایت کی بات ہی (کاؤنٹ کیطرف مخاطب ہو کر جو اب تک وہین ڈٹا ہوا تہا) تم سے کبہی ایسی امید

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸۶) نہین ہو سکتی تہی۔

کاونٹ۔ میری تمہاری جان پہچان صرف دو ہی مہینے سے ہوی ہے۔

کامیلا۔ اور اس نوجوان سے میری جان پہچان صرف دو ہی مہینے سے ہوی ہے تم ہمیشہ ایسی ہی حماقت آمیز باتین کیا کرتے ہو جنکا سر نہ پیر۔

کاونٹ۔ عورتون کی عادت ہے وہ جس شخص کو پسند نہین کرتین اوس سے سخت بیرحمی کا برتاو کرتی ہین۔

ستاتی ہو اوسی کو جو کہ تم سے دل سے ملتا ہے
مری جان چاہنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے

مجہے **کاونٹ** کی حالت پر افسوس معلوم ہوا۔ میری طرح وہ بہی **کامیلا** کا عاشق تہا مگر یہہ نازنین اوسکی مطلق پروا نہ کرتی تہی ملا اور جلانے کے لیے ایسی باتین کرتی جو کلیجے کے پار ہو جاتین۔ مین [illegible] نالنے کے لیے کامیلا سے کہا۔

تم ابہی پیانو بجا رہی تہین۔ مہربانی کر کے مجہے بالکل ایک اپنا پورانا ملنے والا سمجہو اور اگر تکلیف نہ ہو تو کوئی راگ پہر چہیڑو۔ تمہاری آواز بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے۔

نازنین اب ایک پلنگڑی پر لیٹ گئی۔ ہم دونون کو اپنے پاس بیٹہنے کا اشارہ کیا اور ہنسکر بولی۔

میرے گانے کی کیفیت تم گیٹسن سے پوچہو۔ خدا کی قسم جو کچہہ بہی آتا ہو خاصکر غیرون کے سامنے تو میری آواز بہی نہین نکلتی۔ جسوقت کاونٹ کے ساتہہ مین تنہا ہوتی ہون تو یہہ گانا مزا دیجاتا ہے۔ جیسے گانے والے ویسے سننے والے۔ آپ لوگون کی تو محض سمع خراشی ہوگی۔

کاونٹ (طنز کے ساتہہ) یہہ نوازش تو آپ کی خاص میرے ہی اوپر ہوتی ہے۔

کامیلا۔ (ہنسکر) جی ہان۔ آپکے ساتہہ نوازش نہ ہوگی تو ہم لوگ بہلا رہینگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۸۷) کہان - اب اسنے پروڈینس سے مخاطب ہوکر کہا - مین نے جس کام کو تم سے کہا تہا وہ کرلیا -

پروڈینس - جی ہان -

کامیلا - اچہا کیا - مجہے تم سے ایک خاص بات کہنا ہی - جب تک مین کہون گہر نہ جانا -

مین - شاید ہم لوگون کے بیٹہنے سے آپ کو تکلیف ہی - آپ کی عنایت کے ہم لوگ مشکور ہین - اب اجازت دیجیے -

کامیلا - نہین نہین یہہ بات نہین ہی - میری یہہ خواہش ہی کہ آپ تہوڑی دیر اور قیام کرین -

کاونٹ نے اب اپنی سنہری گہڑی جیب سے نکالکر دیکہی اور کہنے لگا - میرے کلب جانے کا وقت اب قریب آگیا -

کامیلا نے کچہہ جواب نہین دیا - کاونٹ اپنی جگہہ سے ہٹا اور اوداس ہوکر بولا پیاری کامیلا الوداع -

کامیلا - اوٹہہ کر تسلیم کیا سچ مچ چل ہی دیے -

کاونٹ - ہان - کیونکہ میرے بیٹہنے سے تمہین تکلیف ہوتی ہی -

کامیلا - (ہنسکر) بیشک - مگر معمول سے زیادہ نہین - اب کب آوگے -

کاونٹ - جب ارشاد ہو -

کامیلا - تو اچہا اب آپ رخصت ہوجیے -

کاونٹ نے کامیلا کے ہاتہہ کو بوسہ دیا اور ہم لوگون کو سلام کرکے چل دیا - یہہ شخص ایک تعلیم یافتہ دولتمند امیر معلوم ہوتا تہا اور مزاج کا بہت حلیم تہا دروازہ پر پہونچکر اوسنے پروڈینس پر ایک نظر ڈالی - اوسنے اپنے شانے ہلالیے - اور آنکہون سے ایسا معلوم ہوا گویا دل ہی دل مین کہہ رہی ہی -

میرا کیا قصور - جہان تک میرا بس چلا - تمہاری سفارش مین پہلو تہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کامیلا (خادمہ سے مخاطب ہوکر) ملنی کا ونٹ کو لال ٹین دکھادو -
ہمارے کانون مین اب باہر کا دروازہ کھلنے اور بند ہونیکی آواز آئی - اور کامیلا نے
ہم سے مخاطب ہوکر کہا : - یہ نوجوان مجھے سخت پریشان کرتا ہی -
پروڈینس - میری پیاری بچی تم اوسپر محض ناجائز ظلم کرتی ہو - دیکھو وہ
تم سے کسقدر محبت کرتا ہی - دیکھو تمہارے سامنے والی میز پر جو ملنی گھڑی رکھی ہی
اوسی کی دی ہوی ہی جو کسیطرح ایکہزار روپیہ سے کم نہین ہی -
پروڈینس نے اب یہہ کہہ کر وہ جواہرات سے جڑی ہوی گھڑی اوٹھالی اور
للچائی ہوی نظر سے اوسے دیکھنے لگی -
کامیلا مین جب ایکے دینے لینے کو دیکھتی ہون اور دوسری
طرف اوسکی غیر مانوس صحبت کا خیال کرتی ہون تو سمجھتی ہون کہ جو گھنٹہ دو گھنٹہ اپنے
وقت کے اوسے دیتی ہون وہ اوسکے دینے کا کافی معاوضہ ہی -
پروڈینس - اوس غریب کی تو تم پر جان حالی ہی -
کامیلا - اگر مین اون سب لوگون کی باتین سنون جو مجھہ سے عشق جتاتے
ہین تو شاید کہنا کہانے کی نوبت ہی نہ آئے - یہہ کہکر اب ہماری نازنین بالو کے
سیت بانے لگی - اور اوسکے بعد ہم سے مخاطب ہوکر بولی : -
آپ کچھہ کہا ہنگے - مجھے بہوک معلوم ہوتی ہی -
کاسٹیلن - چلیے کسی پاس کے ہوٹل مین کہانا کہا آئین -
کامیلا - جی نہین یہین بیٹھکر کہا ہنگے -
یہنے اب گھنٹی بجائی اور ملنی آموجود ہوی -
کامیلا - کچھہ کہانا لاؤ -
ملنی - کیا لاؤن -
کامیلا - جو ہو مگر جلد لاؤ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸۹) مینی حکم سنکر چلی گئی اور کامیلا بچون کی طرح خوشی مین یہہ کہتی ہوی ناچنے لگی کہ "ہم کہانا کہا لینگے" وہ بیوقوف کاونٹ مجھے کسقدر برا معلوم ہوتا ہے۔

مین جسقدر زیادہ کامیلا کو دیکھتا اوسیقدر میری محبت بڑہتی جاتی تہی وہ بلا کی نازک اور حسین تہی۔ ہر عضو سانچے مین ڈہلا تہا۔ مین اسوقت اپنے خیال مین بالکل محو ہو رہا تہا۔ اپنے دلی جذبات اور خیالات کی تصویر مین کسی طرح کہینچ نہین سکتا۔ دل بے اختیار پہلو سے نکلا جاتا تہا۔ بار بار یہہ شعر دل مین پڑہتا تہا۔

دل مین آکر نہ دل سے پہر نکلے
تم تو ارمان بن گئے دل کے

اوسکا دل بے لوث اور طبیعت آزاد واقع ہوی تہی کاونٹ کی دولت کی اوسے مطلق پرواہ نہین ہوی۔ اس نازنین کے دل مین ایک قسم کی سچائی معلوم ہوتی تہی اسمین شک نہین گنالا کے پہلے ہی زینہ پر اوسنے [illegible] رکہا تہا اوسکے مضبوط خیال اوسکا مناسب جسم۔ اوس کی رسیلی آنکہین۔ موزون ناک۔ اوس کی شوخی بہری چتون چلبلی طبیعت۔ دلکش انداز ایک ایسی نیچر کو ظاہر کر رہے تہے جو بالکل فریب اور دغا دنیاوی چالبازی اور دہوکہ دہی سے پاک وصاف ہو۔

یہہ سب باتین بالکل ایسے عطر کے شیشون کی طرح تہین جنکا مونہہ گو بند ہو تاہم اونکی خوشبو کی لپٹین ہوا سے ملکر دماغ کو معطر کر دیتی ہین۔ خواہ تو یہہ اوسکی نیچر ہو خواہ کسی عارضہ کا سبب ہو۔ اس مین شک نہین اوس کی مستانہ نگاہ ایک ایسے شباب کے امنگ بہرے جوش اور محبت کو ظاہر کرتی تہی جو اوس شخص کے لیے جسنے یہہ پیار کرے دنیا مین سب سے زیادہ قیمتی اور بے بہا چیز ہوگی۔

قصہ مختصر کامیلا کو دیکہنے سے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ یہہ ضرور کوئی بڑی پارسا نازنین ہوتی اگر اتفاق زمانہ اسے طوائف نہ بنا دیتا۔ یا وہ ایسی طوائف معلوم ہوتی تہی کہ اگر کوئی اتفاق پیش آجاتا تو وہ نہایت پاک محبت کرنیوالی پارسا عورت بن جاتی۔ اسمین آزادی اور اپنی عزت کا خیال ابتک موجود تہا۔ اور یہہ خیال ایک ایسی چیز ہے جو انسان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۹۰) کو لائق سے لائق بنا سکتا ہے۔

عرصہ تک مین انہین خیالات مین خاموش بیٹھا رہا۔ میری روح بالکل میرے دل مین حلول کر گئی تہی اور میرا دل آنکھون مین آگیا تہا۔

کامیلا اب پہر میری طرف مخاطب ہو کر بولی:۔ تو وہ تم ہی تہے جو میری علالت کی حالت مین برابر مجہے پوچہنے آئے۔

مین ۔ "ہان"

کامیلا ۔ مین کس طرح اس آپ کی مہربانی کا معاوضہ آپ کو دون۔

مین ۔ صرف کبہی کبہی مجہے یہان آکر اپنی زیارت کرنے کی اجازت دیدو۔

کامیلا ۔ جب آپ کا جی چاہے ۵ اور ۶ بجے کے درمیان شوق سے بلا تکلف تشریف لایا کیجیے۔

اب نازنین پہر پیانو بجانے لگی۔ وہ اسوقت بالکل حسن کی دیوی معلوم ہوتی تہی۔ اتنے مین کہانا آگیا اور ہم لوگون نے خوب سیر ہو کر کہایا۔ اوسکے بعد گاسٹن اور کامیلا ٹہلتے ہوے ایک دوسرے کمرہ کی طرف چلدیے۔ تہوڑی دیر تک تو مین سگار پیتا رہا پہر مین بہی اوٹہ کر چلدیا۔

یہان ایک نہایت پرلطف تماشہ نظر آیا مین نے دیکہا گاسٹن کامیلا کے دونون ہاتہہ اپنے ہاتہون مین لیے ہے اور وہ ملایمت کے ساتہہ اوس سے کہہ رہی ہے:۔ "تم تو پاگل ہو۔ تم خوب جانتے ہو مین تمہین رضامندی نہین دیسکتی۔ میری سی مزاج کی عورت کو تم دو برس سے جانتے ہو اور پہر بہی اب تک طبیعت نہین پہچانی ہم لوگ یا تو پہلی مرتبہ راضی ہو جاتے ہین یا کبہی نہین۔

تہوڑی دیر بعد اب شراب چلنا شروع ہوی اور مختلف قسم کی ہنسی مذاق ہونے لگی ہم لوگ قہقہہ پر قہقہہ لگاتے تہے اور بے انتہا خوش تہے گاسٹن بہت ہی بشاش اور خوش معلوم ہوتا تہا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۹۱) یہہ ایک نوجوان شخص اور اِنشہا کا مسخرہ تہا۔ اس نے
کامیلا کو ہنسانے سے ہنسانے لگا دیا۔ جب وہ اپنا تماشا میں کا گلا اس ختم کرتی تو وہ سکے
نازک رخسارے دیکھنے لگتے اور کہانسی شروع ہو جاتی۔ یہہ اس کثرت سے بڑہتی تہی کہ
نازنین کو بالکل بیتاب کر دیتی تہی۔ مجھے یہہ دیکہ کر سخت صدمہ ہوا کہ نازنین اپنی تندرستی کی
مطلق پرواہ نہیں کرتی کبھی نہ کسی دن اپنی زندگی سے ہاتھہ دہو بیٹہے گی۔
اتنے میں اب یکایک کہانسی کے زور نے دبا لیا۔ ایسا معلوم ہوتا تہا گویا کہ کہانسی سے
اوسکا سینہ پاش پاش ہو جائیگا۔ بیچاری غریب نازنین کانپنے لگی اور درد کے صدمہ سے
آنکہیں بند کر لیں۔ اس مرتبہ کہانسی کے ساتہہ جو کف آیا تو وہ اوس میں خون کے چھرچھرے
موجود تہے۔ یہہ اب بتیانہ اوہٹی اور اپنے کپڑے پہننے کے کمرہ میں گئی۔
گلیسن نے پروڈنس سے پوچہا کہ کیا ہے۔ اوسنے جواب دیا آج
خلاف معمول یہہ کہانسی زیادہ ہے اس لیے کہ اب اسکو خون آنا شروع ہو گیا۔ مگر کچہہ فکر کی
بات نہیں کہ ایسا اتفاق تو روز ہوتا رہتا ہے اور ہسپتال میں ڈاکٹر دوا طبیب موجود ہے اسکو
سہولت پر آجائیگی۔
میں نے پروڈنس کی نصیحت پر کچہہ عمل نہیں کیا اور نہایت بیقراری سے کامیلا کے پیچہے
پیچہے چلدیا۔ پروڈنس اور مینی بہتیرا منع کرتی رہیں میں نے ایک نہ سنی۔ یہہ سب لوگ
میری اس عجیب حرکت کو دیکہہ کر تعجب میں رہ گئے۔

دسواں باب

بنایا اوس بت کو اہل ایمان نے ہزاروں طوفان اوٹہایا کرو
لگائیں وہ تہمتیں کہ بولو خدا خدا کر خدا خدا کر

جس کمرہ میں ہماری نازنین نے جاکر پناہ لی تہی اوس میں صرف ایک ہی کاؤچ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھیمے طور پر چل رہا تھا - اسنے اب اپنے کپڑے اوتار لیے اور صدمۂ درد سے تکلیف کے ساتھہ ایک مکلف آرام چوکی پر لیٹ گئی - ایک ہاتھہ سے اپنا سینہ دبالے ہوے تھی اور دوسرا نیچے لٹکتا تھا - سامنے کی میز پر ایک چاندی کا تاش پانی سے بھرا ہوا رکھا تھا جسمین جا بجا خون کے دھبے نظر آتے تھے -

کامیلا بالکل زرد ہوگئی تھی - دونون ہونٹ کھلے ہوے تھے اور جلدی جلدی سانس جاری تھی بعض مرتبہ اوسکے دل سے ایک جگر خراش آہ نکلتی -

مین خاموشی کے ساتھہ اوسکے پاس پہونچا اور برابر کی چوکی پر بیٹھہ گیا - جو ہاتھہ کہ نیچے لٹکا ہوا تھا اوسے مین نے اپنے ہاتھہ مین لے لیا -

کامیلا مسکرا کر بولی - آہ - تم ہو - کیا تم بھی کچھہ علیل ہو -

مین نہین - مگر تم ہمکو ایک تکلیف ہے -

کامیلا - کچھہ پروا نہین - (اب [illegible] سے اپنے آنسو جو کسقدر زیادہ بہنے لگے تھے پونچھے) مین اس تکلیف کی عادی ہوگئی ہون -

مین - نہایت حسرت بھری آواز سے - بی بی تم کسی نہ کسی روز اپنی جان سے ہاتھہ دھو بیٹھوگی - کاش مین تمہارا دوست یا کوئی رشتہ دار ہوتا تو ضرور تمہین خود کو اسقدر نقصان پہونچانے سے روکتا -

کامیلا - میری تکلیف کچھہ ایسی تکلیف نہین ہے جسکے لیے تم اسقدر اداس ہوتے ہو - دیکھو دو لوگ مجھہ سے کسطرح برتاؤ کرتے ہین - اونہین میری بیماری سے کچھہ مطلب ہی نہین - یہہ کہکر وہ اوٹھی لیمپ کو سنگاردان کی میز پر رکھا اور آئینہ مین اپنا مونہہ دیکھنے لگی اور پھر بولی دیکھو میرا چہرہ کسقدر زرد ہے مگر خیر کچھہ پروا نہین - چلو تمہارے جلین تمہارے دوست منتظر ہونگے -

مین - نہین ابھی جگہہ سے ہرگز نہین - **کامیلا** سمجھہ گئی مجھے سخت صدمہ ہو رہا ہے اس لیے یہہ محبت کے ساتھہ میری طرف بڑھی - اور ہاتھہ پکڑکر بولی - لو اوٹھو -

مین نے پیار سے اوسکا ہاتھہ بے اختیار چوم لیا اور میری آنکھون سے آنسوون کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ دوبڑی بڑی لوبدن باوجود میرے منع کرنے کے اوسکے ہاتھ پر جاپڑین۔

کامیلا (چونک کر) کیا تم محض بچے پر روانے دھونے کیلئے آئے تھے۔

یمین۔ تم چاہے مجھے جو توقع کہو لیکن میں نے جو کچھ آج یہان دیکھا اوسنے میرے دل کو بہت بڑا صدمہ پہونچایا ہے۔

کامیلا۔ تم مجھ پر بڑی مہربانی کرتے ہو۔ مگر یہہ تباؤ میں کرون کیا۔ مجھے بیتاب ہونا نہین۔ مجبور کسی کسی طرح طبیعت کو بہلا ہی لیتا ہے۔ علاوہ بیکے مجھ ہی عورتون کی پرواہ کسے۔ ایک کم ہوگیا تو کیا۔ کون پوچھتا ہے۔ ڈاکٹر لوگ کہتے ہین یہہ خون بہنا پیٹ بننے آتا ہے اور میں اوسکی بات کو یقین کرنے پر مجبور ہون۔

یمین۔ کامیلا میری بات سنو۔ یہان معلوم نہین تمہاری طبیعت کیون ہار بار تمہاری پرستش کرنے کو چاہتی ہے لیکن یہہ یقینی امر ہے کہ اسوقت یہان میں کوئی انسان ایسا نہین ہے (یہانتک کہ میری حقیقی بہن بھی) جسکی حفاظت میں اسطرح دل وجان سے سرتوڑ کوشش کرونگا جس طرح تمہارے لیے۔ جب سے میں نے تمہین دیکھا ہے تمہاری تصویر میرے دل میں بس گئی ہے۔ اس لیے میں تم سے عاجزی کے ساتھ التجا کرتا ہون کہ خدا کے لیے اپنی تندرستی کا خیال رکھو۔ دیکھو تمہاری زندگی پر ایک اور دوسرے شخص کی زندگی بھی منحصر ہے۔

کامیلا۔ اگر میں یہہ کہدون کہ تم دو دن تو دو چار ہی دن میں مرجاؤن۔ جس طرح قید سے میں اب بسر کر رہی ہون وہی میری زندگی قائم کیے ہوے ہے۔ خوبصورتی اور کہنے والی عورتین ہین اونہین اپنی تندرستی کا خیال رکھنا چاہیے۔ ہم لوگون کی زندگی ہی کیا جسکی پروا کیجائے۔ جب تک اپنے آشناؤن کی خوشیان پوری کرتی رہین سو کی خوشامدین کہین بھلی ہی۔ جہان اس میں کمی ہوئی یا عمر ڈھلی پھر کوئی بات پوچھنے والا بھی نہین۔ رات پہاڑ معلوم ہوتی ہے اور دن کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ مجھے خود اسکا ذاتی تجربہ ہوچکا ہے۔ میں کامل دو مہینے بیمار رہی۔ پہلے تین ہفتہ گذر جانے پر بھی کوئی میرے پاس پھٹکا تک نہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۹۴) **مین** - یہہ ٹھیک ہے تمہین مجھہ سے کوئی خصوصیت نہین ہے لیکن اگر تمہاری مرضی ہو تو ایک ہفتے تک کرنوالے بھائی کے مین تمہاری خدمت کرون تو مین بہتر سے بہتر طبیب اور تجھے بہروسہ ہے کہ تم کو ضرور صحت ہو جائیگی - جب تمہین آرام ہو جائے اور سوسائٹی اگر تمہاری طبیعت اس پیشہ مین رہنے کو ہو تو پھر شروع کر دینا لیکن مجھے یقین ہے شاید تمہاری کی زندگی تم کو زیادہ پسند ہوگی - تمہارا حسن جہانتاب بھی قائم رہیگا اور چاند سے لوگ تمہاری طرف ٹکٹکی لگائے رہینگے -

کامیلا - آج تمہاری ہمدردی کا دریا جوش زن ہو رہا ہے کیونکہ شراب کے متواتر دورے نے تمہین رنجیدہ بنا دیا ہے - جو خیال جم گیا ہو جم گیا لیکن ممکن ہے گھر پہونچ کر تمہین ان باتون کا خیال بھی نہ رہے -

مین - کامیلا مین نہین مانتا ہون - تم برابر دو مہینے بیمار رہین اور مین دو مہینے برابر روزانہ تمہاری خیر و عافیت پوچھنے آیا -

کامیلا - یہہ ٹھیک ہے مگر تم مجھہ سے ملے کیون نہین ؟ -

مین - اسوقت میری تمہاری یہ دونون کی جان یکجان نہین ہوئی تھی -

کامیلا - کیا ہم سے پیشہ کی عورتون کے ساتھہ کوئی اس قسم کی تہذیب اور طریقون کا برتاؤ کرتا ہے کیا ہم لوگون سے ملنے کیلیے پہلے انٹروڈکشن کی ضرورت ہے -

مین - میرا تو اصول یہہ ہے کہ ہر لیڈی کے ساتھہ تہذیب اور عزت کا برتاؤ کرنا چاہیے -

کامیلا - تو تم میری حفاظت اور علاج مین کوشش کروگے ؟

مین - ہان -

کامیلا - میرے پاس تم روزانہ آکر اپنا عزیز وقت صرف کروگے -

مین - بدل و جان -

کامیلا - اور رات کو بھی رہا کروگے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۹۵) مین - بشرطیکہ تم اجازت دو -

کامیلا - اور اس تمام عنایات کا نام تمہارے نزدیک کیا ہے؟

مین - "انسانی ہمدردی اور دلی محبت"

کامیلا - یہہ انسانی ہمدردی اور دلی محبت کہان سے آتی ہے؟

مین - دل کے اندر سے -

کامیلا - تم مجہہ پر عاشق ہو گئے - صاف الفاظ مین کیون نہین کہتے - آتا طولانی گانے سے کیا مطلب -

مین - ممکن ہے شاید ایسا ہو کسیوقت مین عاشق کی حیثیت سے تمہارے قدمون پر سر رکہون مگر آج نہین -

کامیلا - یہہ بہتر ہوگا تم مجہہ سے اپنے عشق کا اظہار کبہی نہ کرو -

مین - کیون؟

کامیلا - اسکے صرف دو نتیجہ ہو سکتے ہین -

مین - وہ کیا -

کامیلا - یا تو مین تم سے انکار کر دون گی اور وہ تمہاری ناراضی کا باعث ہوگا یا مین تمہین قبول کر لون اور تمہین پیچہے پچہتانا پڑے - مجہہ سی رونی صورت کی عورت سے کیا خوش رہ سکو گے -

افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را ۔ در مجلس خود راہ مدہ ہیچو منے را

مین ایک کمزور غمگین مزاج اور بیمار عورت ہون - ہر وقت کف کے ساتہہ خون گرتا رہتا ہے اسکے علاوہ ایک لاکہہ فرانک سالانہ سے کم میرا خرچ نہین ہے - ایسا خرچ بڈہے ڈیوک کی حیثیت کا آدمی ہی آسانی سے برداشت کر سکتا ہے - تمہارے لیے ایسی فضول خرچی کسی طرح مناسب نہین - جسکا ثبوت یہہ ہے کہ تم سے جسقدر نوجوانون نے مجہہ سے عشق جتا کر تعلق پیدا کیا وہ زیادہ دن تک نہ ٹہیر سکے - کسی کا دوالہ نکل گیا کوئی چہوڑ کر چلدیا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۹۶) اس تقریر کا مین نے کچھہ جواب نہ دیا - نازنین کی یہہ آزاد گفتگو جو صریح اپنی اصلی حالت کا اقرار تہی - یہہ مصیبت اور تکلیف سے بہری ہوی زندگی جسکا کچھہ کچھہ پتا کامیلا کے غمگین چہرہ اور اوتری ہوی آواز سے چلتا تہا جس سے بچنے کے لئے یہہ غریب نازک اندام عورت قماربازی - شراب نوشی - تہیٹر اور دوسری اسی قسم کی تفریحون سے جی بہلانیکی کوشش کرتی تہی - ان تمام باتون نے مجہہ پر بڑا اثر کیا اور میرے مونہہ سے انتہائے غم کے باعث آواز نہ نکل سکی -

کامیلا نے پہر یون سلسلہ کلام آغاز کیا - لو اب اوٹہو - فضول باتین بہت ہولین میرے ہاتہہ مین ہاتہہ دو اور کہانے کے کمرہ مین چلو - تمہارے دوست کو تمہاری غیر حاضری پر تعجب ہو رہا ہوگا -

مین - تمہاری مرضی اگر وہان جانکی ہو تو چلی جاؤ - مگر مین تم سے اجازت چاہتا ہون مجہے یہین رہنے دو -

کامیلا - یہہ کیون -

مین - تمہاری اس قسم کی تفریح سے مجہے سخت صدمہ ہوتا ہی اور تمہاری حالت مجہہ سے دیکہی نہین جاتی -

کامیلا - بہت اچہا تو اب مین کوئی تفریح ہی نہ کرونگی -

مین - کامیلا سنو مین تم سے ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہون جسکے سننے کا تمہین اکثر زبانون سے اتفاق ہوا ہوگا اور جسے سنتے سنتے تم ایک معمولی دنیاوی بات سمجہنے لگی ہو - لیکن اصل مین وہ بہت سچی ہی اور جسے شاید مین پہر کبہی تم سے نہ کہون -

کامیلا - وہ کیا ہی ؟ (یہہ الفاظ اوسنے اس طرح مسکرا کر کہے جسطرح کوئی محبت کرنیوالی مان اپنے بچے کی لاابالی بیہودہ باتون کو شوق سے سنتی ہی)

مین - وہ یہہ ہی کہ جب سے مین نے تمہین دیکہا ہی مین نہین جانتا کیون اور کس لیے تمہاری محبت میرے دل مین جگہہ کر گئی ہی - مین نے بہت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۹۷) کوشش کی کہ تمہاری تصویر میرے خیال سے حک ہو جائے لیکن کچھ نتیجہ نہیں ہوا
وہ زیادہ گہرے پن کے ساتھ جمتی گئی آج تک وہی حالت ہے دو برس میں باہر رہا
اسی لیے کہ تمہیں بھول جاؤں مگر واپسی پر یہہ خیال دل پر ایسی مضبوطی کے ساتھ
منقش ملا کہ جسکی کچھ حد نہیں۔ تم نے میرے دل اور روح پر پورا قابو کر لیا ہے یہہ بات
یقینی ہے کہ اب جب مجھ سے تم سے ملاقات ہو گئی تو اب میں دیکھتا ہوں تم میں
بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو لاثانی ہیں۔ تم مجھ سے کسی طرح علیحدہ نہیں ہو سکتیں
اور اس میں شک نہیں کہ اگر تم نے مجھ سے محبت نہ کی یا مجھے محبت نہ کرنے دی
تو میں ضرور دیوانہ ہو جاؤنگا۔

بنا کر اپنا دیوانہ الگ پھر کر چلے جانا

یہہ ہو نہیں سکتا کیونکہ

ترے دامن سے لینا ہے یقین بدلا گریبان کا

کامیلا - (تاسف کے ساتھ) بدقسمت نوجوان! اس سے معلوم ہوتا ہے تم
بہت زیادہ مالدار ہو۔ افسوس شاید تمہیں خبر نہیں۔ میرا ماہواری صرف چھ سات ہزار
فرانک ہے اور یہہ خرچ میری زیست کے قائم رکھنے کے لیے ضروری ہو گیا ہے۔ اسلیے
میرے غریب دوست تمہیں شاید یہہ خیال نہیں کہ میری وجہ سے تم بہت جلد تباہ
ہو جاؤ گے۔ تمہارے گھر والے تمہیں نکال دینگے۔ اونہیں یہہ گوارا نہ ہوگا کہ تم ایک
طوائف کے ساتھ اس طرح زندگی بسر کرو۔ تمہیں اگر مجھ سے محبت ہے تو بطور ایک
پیارے دوست کے محبت کرو لیکن کسی اور صورت سے نہیں۔ مجھ سے ملنے
اکثر آیا کرو۔ ہم دونوں گھنٹوں بیٹھ کر دل خوش کن باتیں کیا کرینگے۔ مگر مجھ سی ناچیز
عورت پر اپنی دولت اور عزت برباد نہ کرو۔ میں دراصل کچھ بھی نہیں ہوں۔ تمہارا
دل نہایت پاک ہے۔ تمہیں کسی ایسی حسین کی ضرورت ہے جو تم سے محبت
کرے تم ابھی محض نوجوان ہو اور تمہارے اچھوتے خیال اوس دنیا کی لائق نہیں جس میں
ہم لوگ رہتے ہیں۔ کسی نازنین پریزاد سے شادی کر لو اور اوسکی پرستش کرو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۹۸) تم دیکھو مین تمہین کتنے سچے دل سے سمجھاتی ہون۔

یہہ باتین ہو رہی تہین کہ پروڈیس حواس باختہ کمرہ مین داخل ہوی اوسکے بال بکہرے ہوئے تہے اور مین فوراً سمجھ گیا کہ ہمارے دوست گیٹس کی توجہ اسطرف مبذول ہوی ہی یہہ آکر کہنے لگی (یا اللہ) باتون کی جہڑی لگا دی گہنٹون ہو گئے ایسا کیا تخلیہ ہو رہا ہی۔

کامیلا۔ ہم اسوقت کچہہ ضروری باتین کر رہے ہین تم اسوقت جاؤ تہوڑی دیر مین ہم بہی آتے ہین۔

پروڈیس (مسکرا کر) بہت اچہا بی صاحب۔ یہہ کہہ کر وہ اولٹے پانون واپس چلی گئی اور ہم دونون پہر تنہا رہ گئے۔ کامیلا اب اسطرح مخاطب ہوی (تو اب یہہ بات طے ہو گئی کہ تم مجہہ سے اپنے عشق کا اظہار کبہی نہ کروگے۔

مین۔ مین پیرس چہوڑ کر کہین چلا جاؤنگا۔

کامیلا۔ کیا تمہاری حالت اس درجہ تک پہونچ گئی ہی۔

مین۔ میرا دل اب میرے قابو سے بالکل باہر ہی۔

کامیلا۔ کیا جو کچہہ تم کہہ رہے ہو وہ بالکل حرف بحرف ٹہیک ہی۔

مین۔ حرف بحرف۔

کامیلا۔ اسکا اظہار تم نے مجہہ سے پہلے سے کیون نہ کیا۔

مین۔ مجہے موقعہ کب ملا!

کامیلا۔ پہلے ہی پہلے جب ہم ٹہیٹر مین دو برس ہوے ملے تہے۔

مین۔ اوسوقت اگر مین تم سے اپنی محبت کا اظہار کرتا تو شاید تم ناراض ہو جاتین۔

کامیلا۔ یہہ کیون؟

مین۔ مین نے اوسدن تم سے کسیقدر بیہودہ تقریر کی تہی۔

کامیلا۔ یہہ درست ہی۔ مگر میرا عشق تو تمہین اوسوقت بہی تہا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کامیلا۔ اور تم بہی تم تماشہ دیکہہ کر گہر گئے اور چین سے میٹہی نیند سوئے حسن و عشق کے جہگڑے بڑے دشوار ہوتے ہین۔ ہر شخص کا کام نہین جو اس راستہ مین چل سکے۔

عشق کچہہ کہیل نہین اے دل آرام طلب
سیکہنا تہا تجہے وہ کام جو آسان ہوتا

مین۔ لیکن کامیلا اس معاملہ مین تم ہی غلطی پر ہو۔ تمہین معلوم ہے اوس رات سے کیا کیا؟

کامیلا۔ نہین تو۔

مین۔ مین کنیف اگہلس کے پہاٹک تک تمہارے پیچہے پیچہے گیا وہان کہڑا رہا۔ اور پہر اوس گاڑی کے پیچہے ہو لیا جس مین تم معہ اپنے تین دوستون کے سوار تہین اور جب مین نے دیکہا تم اپنے گہر تنہا داخل ہوئین تو مجہے بڑی خوشی ہوی۔

کامیلا۔ یہہ سنکر بے اختیار ہنس پڑی مین نے پوچہا ہنسی کی کیا وجہہ؟ بولی کچہہ نہین۔ کچہہ کیون نہین خدا کے لیے مجہہ سے نہ چہپاؤ ورنہ مین سمجہونگا تم مجہے نادان سمجہہ کر بنا رہی ہو۔

کامیلا۔ تم خفا ہو جاؤ گے۔

مین۔ کیا مجال۔

کامیلا۔ خیر اگر تم نہین مانتے تو کہے دیتی ہون۔ اپنے گہر تنہا داخل ہونگی میرے پاس کافی وجہ تہی۔

مین۔ وہ کیا۔

کامیلا۔ ایک شخص میرا پہلے ہی سے وہان انتظار کر رہا تہا۔ اگر نادمین میرے پیٹ مین کوئی چہری بہونک دیتی تو بہی مجہے اتنا صدمہ نہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۰) جسقدر اس فقرہ کے سننے سے ہوا کہ (ایک شخص میرا پہلے سے وہان انتظار کر رہا تہا) مین اپنی جگہہ سے سینہ پکڑے ہوے اوٹہا اور رخصتی ہاتہہ ملانے کیلیے بڑہایا۔

کامیلا۔ مسکرا کر بولی مین پہلے ہی سے جانتی تہی تم ضرور خفا ہو جاؤ گے یہہ مرد بہی عجیب خلقت کے آدمی ہوتے ہین۔ جو بات انہین صدمہ دے اوسکے جاننے کی یہہ زیادہ کوشش کرتے ہین۔

مین۔ لیکن مین تمہین یقین دلاتا ہون (یہہ الفاظ مین نے عمداً کسیقدر خشکی کے ساتہہ کہے) کہ مین ناراض نہین ہون۔ یہہ معمولی بات ہے کہ کوئی شخص تمہارا منتظر ہو اور یہہ بہی ایک معمولی بات ہے کہ اب مین تم سے رخصت کی اجازت مانگون۔

کامیلا۔ تو کیا تمہارے مکان پر بہی کوئی شخص تمہارا منتظر بیٹہا ہے

مین۔ جی نہین لیکن مجہے اجازت دیجیے۔

کامیلا۔ بسم اللہ۔ تشریف لیجایے۔

مین۔ کیا تم مجہے ہمیشہ کیلیے جواب دیتی ہو۔

کامیلا۔ ہرگز نہین۔

مین۔ تو پہر تم یہہ برچہیان میرے کلیجہ مین کیون چبہوتی ہو۔

کامیلا۔ مین نے کونسی برچہی تمہارے چبہوئی۔

مین۔ تم نے ابہی ابہی کہا کوئی شخص میرا پہلے سے منتظر تہا۔

کامیلا۔ مجہے تمہاری یہہ گفتگو سنکر کہ میرے تنہا گہر آنیکی وجہ سے تم بہت خوش ہوے بے اختیار ہنسی آئی باوجودیکہ یہہ بات نہ تہی۔

مین۔ بعضون کو ایک معمولی بات مین بہی بے انتہا خوشی ہوتی ہے اور یہہ بڑی بیرحمی کی بات ہے کہ ایک لفظ مین اون کی خوشی خاک مین ملا دو۔ کاش یہہ جملہ تم نہ کہتین تو میرا دل کیون دکہتا۔ ہائے کامیلا۔

کامیلا۔ لیکن ارمنڈ یہہ تو بتاؤ تم یہہ باتین کرکس سے رہے ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۱) نہ تو میں کوئی شاہزادی ہوں نہ کوئی راجہ عورت - تم سے مجھ سے آج ہی ملاقات ہوئی ہے اور تم کو کوئی اختیار میرے چال چلن اور اعمال پر نکتہ چینی کا نہیں ہے - یہ بھی مان لیا جائے کہ کسی دن میری تمہاری آپس میں ملی ہو جائیگی تو بھی تم کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیے کہ تمہارے علاوہ اور بھی میرے آشنا رہ چکے ہیں - اگر ابھی سے تمہاری رقابت اور شک کی یہ کیفیت ہے تو آئندہ کا خدا حافظ میں نے ایسا آدمی ہی کوئی نہیں دیکھا -

میں - وہ اس لیے کہ اب تک کسی آدمی نے تمہیں اس طرح پیار نہ کیا ہوگا جیسا میں کرتا ہوں -

کامیلا - اچھا تو اب معاملہ کی بات کرو - واقعی تمہاری محبت مجھ سے اسدرجہ بڑھی ہوئی ہے -

میں - اس سے زیادہ محبت کسی انسان کو ہو نہیں سکتی -

کامیلا - اور یہ کب سے شروع ہوئی -

میں - جب سے میں نے تمہیں برس ہوئے تمہیں ایک دکان پر اپنی گاڑی سے اترتے ہوئے دیکھا -

کامیلا - اچھا تو اب تم مجھ سے چاہتے کیا ہو - مجھے کیا کرنا چاہیے -

میں - تم بھی مجھ سے محبت کرنے کی کوشش کرو - (میرا دل اسوقت زور سے دھڑک رہا تھا کہ بات بھی مشکل سے نکلتی تھی) گو کامیلا مسکرا مسکرا کر اس طرح مجھ سے باتیں کر رہی تھی گویا مجھے بنا رہی ہے تو بھی میں سمجھتا تھا میری پر سوز درد بھری داستان نے ضرور اس کے دل پر کچھ اثر کیا ہے اور اب میرے مقصد کی کامیابی کا وقت بہت قریب ہے -

کامیلا - اور ڈیوک سے کیا کہہ دوں -

میں - کون سا ڈیوک -

کامیلا - وہی میرا بڈھا گرنیک دوست -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۲) مین - اوسے خبر ہی کیا ہوگی -

کامیلا - کاش اگر معلوم ہوگیا -

مین - تو وہ تمہین معاف کردیگا -

کامیلا - نہین وہ معاف ہرگز نہین کریگا - مجھے چھوڑ دیگا اور پہر واللہ اعلم میری کیا گت ہو -

مین - لیکن ایک دوسرے شخص کے ساتھہ بہی تو تمہارا ایسا ہی برتاو ہے اوسوقت یہہ خوف نہین ہوتا -

کامیلا - تمہین کیا خبر -

مین - تم نے آج ہی یہہ حکم دیا کہ دیکہو کوئی اور نہ آنے پائے جس سے ثابت ہے کوئی نہ کوئی ضرور آیا ہے -

کامیلا - یہہ سچ ہے مگر وہ میرا پہلے ملنے والا ہے -

مین - جسکا تمہین اتنا بہی خیال نہین کہ نئے آدمیون پر تو غریب کو ترجیح دو -

کامیلا - تم مجھے اس عمل پر ملامت نہین کرسکتے کیونکہ تمہارے دوست اور تم کو بولانے کیلیے مین نے اوسے لوٹا دیا -

اب مین آہستہ آہستہ کامیلا کے قریب پہونچا اوسکے گلے مین باہین ڈال دین اور مین نے دیکہا کہ وہ محبت کے ساتھہ مجھہ سے لپٹ گئی مین نے اوسکے کان مین پیار سے کہا "ہائے کامیلا تم کیا جانو مین تم سے کتنی محبت کرتا ہون" -

کامیلا - سچ -

مین - بالکل سچ -

کامیلا - اچہا اگر تم یہہ وعدہ کرو کہ مین جو حکم دون اوس کی تعمیل کروگے کبہی میرے کسی فعل پر مجھے ملامت نہ کروگے ایک لفظ بہی میری مرضی کے خلاف نہ نکالوگے تو مین تم سے وعدہ کرتی ہون -

مین - تمہارا ہر لفظ میرے لیے حکم قضا ہوگا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۳) کامیلا - لیکن میں تم کو گان کھول کر متنبہہ کرتی ہون کہ مجھے اپنے ہر فعل پر پورا اختیار رہیگا - تم میرے کسی بات کی وجہ سے مجھہ سے درمیانت نہ کر سکوگے - مجھے ضرورت ہے تلاش کی کوئی ایسا عاشق ملے جو میری مرضی کو خدا کا حکم سمجھے - جسے رشک پاس نہ ہو - اور جسے میں جس طرح چاہون پیار کرون - اب تک مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا - لوگ نجانے اسکے کہ جو کچھہ ہم اوپر مہربانی کرتے ہیں اور جو قربانیان میں اپنی آشناؤن سے اون کی نجیلی زندگی کے متعلق اعتراض کرتے ہیں - ہاکی فاپند کیا چاہتے ہیں - یہی نہیں بلکہ عمر بھر لکھانے کا ارادہ کرتے ہیں - رفتہ رفتہ وہ اوپر حکومت جتانے لگتے ہیں - جتنی اونپر مہربانی کرو اتنا ہی وہ اور سر چڑھتے ہیں اس لیے میرا ارادہ ہے کہ میں اپنا دل اب اوس شخص کو دونگی جس میں یہ تین باتین موجود ہون میرا مطیع رہے - میری کسی بات میں دخل نہ دے - مجھہ سے کسی بات کا جواب نہ لے -

ہیلن - بہت اچھا جو تم کہوگی مجھے سب منظور ہے -

کامیلا - دیکھا جائیگا -

ہیلن - دیکھا کب جائیگا -

کامیلا - رفتہ رفتہ

ہیلن - اسے کیون نہیں -

کامیلا - اس لیے کہ کسی عہدنامہ کی تکمیل اور اوس پر عمل اوسی دن نہیں ہو سکتا جس روز اوسپر دستخط کیے جائین -

ہیلن - (اوسے بغل میں دبا کر) تو پیاری اب میں پھر کب آؤن -

کامیلا - کل گیارہ اور بارہ بجے رات کے درمیان - اب تو خوش -

ہیلن - بے انتہا -

کامیلا - مگر دیکھنا اسکا تذکرہ کسی سے نہ ہو - تمہارے دوست کو یا اوڈیس کو یا کسی مقنس کو اسکی خبر نہ ہو -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۴) مین - ممکن ہی جو کسی کو سانس بہی ملے -

کامیلا - لو تو اب مجہے ایکمرتبہ پیار کرلو - اور پہر کہانے کے کمرہ مین چلو -

یہہ کہہ کر نازنین نے اپنے گلاب سے رخسارے میرے ہونٹون پر رکہدیے اپنی پریشان زلفون کو سنبہالا اور اوٹہہ کر چلدی - وہ کچہہ گاتی ہوئی اور مین دیوانہ وار خوشی سے جہومتا ہوا -

بڑے کمرے مین اوسنے رک کر میرے کان مین کہا - تمہین بڑا تعجب ہوگا کہ اسقدر جلد مین تم سے کیونکر راضی ہوگئی - اس کی وجہہ بہی معلوم ہی - اسکی وجہہ یہہ ہی (اب اسنے میرا ہاتہہ اپنے دل پر رکہا) جو دہڑک رہا تہا - مجہے اپنی زیست کی بہت کم امید ہی اس لیے جسقدر جلد اسکا خاتمہ ہو بہتر ہی -

مین - پیاری میرے سامنے یہہ کہ مونہہ سے نہ نکالو -

کامیلا - (ہنسکر) تم اسکا مطلق کچہہ خیال نہ کرو - میری زیست کتنی ہی کم کیون نہ ہو لیکن تو بہی جسقدر عرصہ تک تم مجہہ سے محبت کرنیکی قابل رہوگے اوس سے زیادہ جیونگی

اب یہہ محو ناز مستانہ وار اٹہکہیلیان کرتی ہوئی انداز کے ساتہہ کہانے کے کمرہ مین داخل ہوئی - گیٹسن اور پروڈینس کو تنہا دیکہہ اوسنے پوچہا مینی کہان گئی ہی پروڈینس نے جواب دیا وہ تمہارے سونے کے کمرہ مین جاکر سو رہتی ہی تاکہ جب تم پلنگ پر جاؤ تو تمہارے کپڑے اوتارے -

کامیلا - غریب لڑکی - میرا رات بہر جاگنا اوسے مارے ڈالتا ہی - اب ہم لوگونکو آرام کرنا چاہیے -

مین اور گیٹسن اب رخصت ہوکر گہر کو چل دیے - کامیلا نے چلتے وقت میرا ہاتہہ پیار سے دبایا اور پروڈینس کے ساتہہ تنہا رہ گئی -

راستہ مین گیٹسن نے پوچہا کہو کامیلا کو کیسا پایا -

مین - وہ جنت کی حور ہی اور مجہے دراصل اب اوس سے عشق ہو چلا ہی -

گیٹسن - جی بجا ہی گویا پہلے سے آپ کو اوس کا خیال بہی نہ تہا - کس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۵) مزے سے فرماتی ہین - اب عشق ہو چلا ہے - خیر تم نے اوسے جتا بہی دیا -

مین - ہان کہلے الفاظ مین -

گٹیسن - کیا بولی -

مین - صاف انکار -

گٹیسن - لیکن پروڈینس کے ساتہہ یہہ بات پیش نہین آئی -

مین - کیا اوس نے تم سے وعدہ کر دیا -

گٹیسن - (ہنسکر) آپ وعدہ لیے پہرتے ہین - یہان اونکا ایفا بہی ہو گیا تمہین یقین مشکل سے آئیگا لیکن یار وہ اب بہی مزے کی عورت ہے - کسیقدر مولی ہے تو کیا -

گیارہوان باب

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

جب مین گہر پر آیا تو نیند کافور تہی جو واقعات دن مین پیش آئے وہ سب میرے دماغ مین پہر رہے تہے - یکایک اسطرح پہلے ہی روز کامیلا سے اسقدر بے تکلفی ہو گئی کہ مجہے اکثر شبہہ ہوتا تہا شاید مین خواب دیکہہ رہا تہا - تو بہی اگر سچ پوچہیے کامیلا جیسے پیشہ کی عورت کا اسقدر جلد رضامند ہو کر دوسرے دن کا وعدہ کر دینا کوئی تعجب کی بات نہین ہے میرے لیے یہہ ضروری بات تہی کہ اس امر کا خیال کرتا مگر عشق بری بلا ہوتی ہے - مین چاہتا تہا کامیلا دوسری معمولی طوائفون کی طرح بے وفا نہ نکلے جسقدر دل سے مین اوسے پیار کرتا ہون اوسے بہی مجہہ سے اوسیقدر محبت رکہنا چاہیے اثر عشق سے ارمان بہرے ہون دونون ... وہ مجہے پیار کرے پیار کرون مین اوسکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۶) شہر مین میرے سامنے روزمرہ اس قسم کی نظیرین ملتی ہین ان عورتون کی محبت
صرف روپیہ کی محبت ہوتی ہے جب تک پیٹے ٹکا ہے یہہ آپ کی غلام - جہان قلانچ ہوے
اور اونہون نے آنکہین پہیر لین - بات بہی پوچہنا حرام ہے - عام چرچا تہا کہ کامیلا سے
آشنائی کرنے کے لیے بے انتہا روپیہ کی ضرورت ہے - معمولی معاش کے آدمی کا کام
نہین کہ اوس سے محبت جتائے - بڑے بڑے نواب زادے اوسکی وجہہ سے لنگوٹے
مین پہاگ کہیل گئے ہین -

ادہر تو مجہے یہہ خیال تہا کہ کامیلا کی محبت صرف روپیہ کی ہے - اودہر جب
سوچتا تہا کہ کاونٹ سے اوسنے صاف انکار کر دیا - اسقدر دولتمند آدمی اوسے
اور کون ملتا - تو یہہ خیال دل سے نکل جاتا تہا اور سمجہتا تہا کہ کامیلا معمولی عورت نہین ہے
اگر آپ یہہ کہین کہ کاونٹ سے اوسے دلی نفرت تہی - اسکے علاوہ ڈیوک اوسوقت
اوسکے تمام اخراجات برداشت کر رہا تہا پہر وہ کاونٹ کو کیون پسند کرتی تو اوس نے
گاسٹن سے کیون انکار کر دیا وہ تو انتہا درجہ کا مالدار حسین طرحدار اور نوجوان آدمی تہا
اوسکے مقابلہ مین مجہے کیون ترجیح دی -

غرض اسی قسم کے خیالات سے میرا دماغ پراگندہ تہا - جب کہانے کے وقت
کامیلا کہانستے کہانستے پریشان ہو کر دوسرے کمرہ مین چلی گئی تو مین ہی تو اوسکے ساتہہ
پیچہے پیچہے گیا اور کوئی کیون نہ گیا - مجہہ سے ضبط نہ ہو سکا - جب اوسکے ہاتہہ کا
مین نے بوسہ لیا تو میرے آنسو بے اختیار نکل پڑے - جب وہ بیمار تہی تو برابر دو مہینے
تک مین اوسکی خیریت دریافت کرنے گیا - انہین سب باتون نے کامیلا کا دل
میری طرف مائل کر دیا ہے -

میری خوشی کا اسوقت کچہہ ٹہکانا نہ تہا جس سے مجہے عشق تہا وہ اب میری ہونے
والی ہے اس سے زیادہ مجہے اور کیا چاہیے -

غرض آپ اسے باور کیجیے کہ کامیلا گو ایک پیشہ والی عورت تہی تاہم مین نے
اپنے عشق کو اب تک بالکل ایک موہوم عشق سمجہہ رکہا تہا - شاید اس خیال سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۷) کہ اوسمین کچہہ شاعرانہ رنگ و روغن آجائے اور اسی لیے جیون جیون اوس سے ملنے کا زمانہ قریب آتا جاتا تہا جبکہ مجہے امید کی بہی ضرورت باقی نہ رہے میرا شبہہ اور بڑہتا جاتا تہا۔

رات بہر میری آنکہہ نہین لگی۔ خوشی کے باعث مین قریب قریب نصف پاگل ہوگیا تہا بار بار سوچتا تہا یا اللہ نہ تو مین اسقدر خوبصورت نہ مالدار۔ نہ مجہہ مین کوئی خاص خوبی مین تو کامیلا کے پیرون کی خاک بہی نہین ہون۔ میری برابر اب دنیا مین کون خوش قسمت ہے جسے ایسی نازک اندام خوبصورت عورت پیار کرے کبہی خیال آتا تہا کہ کامیلا کا یہہ انس صرف چند روزہ ہے۔ ایسا نہو دو چار دن کے بعد دہتا بتا دے اور پہر مجہے ہمیشہ تمام عمر خون کے آنسو رونا پڑین اس سے بہتر ہے اب اوسکے پاس نہ جاؤن اور ایک خط کے ذریعہ سے اپنے دلی خیالات لکہہ کر بہیجدون۔

لیکن اتنی جرأت کہان تہی اور اوسکے علاوہ یہہ بہی تو خیال تہا کہ مین اوسکے علاج کیطرف اوسکی کامل توجہ دلاؤنگا اور جب تک وہ بالکل تندرست نہو مین دم نہ لونگا کچہہ ہی کیون نہو مین اب عمر بہر اوس سے جدا ہونا نہین چاہتا۔ اوسکی محبت کسی پاکباز سے پاکباز دوشیزہ نازنین کی محبت بہی میرے نزدیک بدرجہا زیادہ ہے۔ غرض مین کہانتک لکہون اسی قسم کے صدہا خیالات میرے دل سے نکل کر دماغ مین آتے اور وہین حباب کی طرح فنا ہو جاتے تہے۔ جب دماغ بالکل تہک گیا تو صبح کیوقت کسیقدر نیند آگئی۔

آنکہہ کہلی تو دیکہا دو بجے ہین۔ موسم خوشگوار تہا اور زندگی اوسوقت مجہے نہایت پیاری معلوم ہوتی تہی۔ پچہلے دن کے تمام واقعات آنکہون مین پہر رہے تہے اب مین فوراً اوٹہا اور کپڑے پہنے۔

اسوقت میری خوشی کا کچہہ ٹہکانا نہ تہا کوئی کہتا تو آسمان کے تارے تک توڑ لاتا۔ زار

دربان یار مجہہ سے سختی اگر نہ کرتا
دیوار پہاند جاتا مین درگذر نہ کرتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۸) میرے سینے مین میرا دل انتہائے بشاشت اور محبت سے اوچھل رہا تہا
میرا جسم کانپ رہا تہا لیکن یہہ کیفیت زیادہ خوشی کے باعث سے تہی نہ کسی اور وجہہ سے
اب مجھے اپنے آگے پیچھے کا خیال مطلق نہ تہا دہن تہی تو صرف یہہ کہ کب
وہ وقت آئے جب کامیلا کے پاس پہونچون بس بالکل یہہ کیفیت تہی زار

چلا وہ اور بڑہی یان بیقراری
تڑپ کر حاملا مین نامہ بر سے

مجال کیا جو اسوقت کوئی مجھے گہر پر روک تو لیتا - زنجیرون باندہے بہی میرا ٹہرنا محال تہا
میرے کمرہ مین بہلا اسقدر گنجایش کہان تہی جو میری خوشی کا مسکن بن سکتا اور اسی لیے
مجھے ضرورت ہوی کہ قدرت کے کہلے ہوے ہرے بہرے میدان مین دم لینے
کیلیے نکل کہڑا ہون -

روڑی اٹین کے قریب ہو کر مین نکلا - کامیلا کی جوڑی اوسکے پہاٹک پر طیار کہڑی تہی
مین اور کچہہ آگے بڑہ گیا - جیتا کسیطرف کو تہا اور پیر کہین پڑتے تہے جیسے کوئی مدہوش
متوالا ہو - خیر سے مزاج مین نزاکت بہی انتہا کی تہی خیال تہا - کامیلا کوئی ایسی بات
نہ کہہ بیٹہے جو مجھے ناگوار ہو -

ہم سے دیوانے ریاض اور کہان نازک طبع
کہ جو وہ پہول سے بہی مارین تو بیداد کرین

آہا عشق بہی عجیب چیز ہے - یہہ انسان کو کسقدر خوش اخلاق رحیم نیک اور خلیق
بنا دیتا ہے -

دن کیا تہا گویا پہاڑ تہا - کاٹے نہین کٹتا تہا اور یہہ نامناسب تہا کہ مقررہ وقت سے
پہلے مین وہان جا دہمکتا -

مین نے دور سے دیکہا کامیلا گہر سے نکلی گاڑی مین سوار ہوی اور سوار ہوتے وقت
ایک نوجوان سے کچہہ گفتگو کرنے لگی دو تین منٹ تک دونون باتین کرتے رہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۹) اوسکے بعد گاڑی چلدی اور وہ شخص وہین ٹہٹک رہا۔

جب مین کچہہ آگے بڑہا تو مین نے پہچانا یہہ بات کرنیوالا شخص کاونٹ ..... تہا

مین نہین کہہ سکتا باقی دن مین نے کسطرح خدا خدا کرکے کاٹا کبہی ادہر اودہر بازار مین سیر گشت لگاتا تہا۔ کبہی راہ چلتون سے باتون مین مشغول ہوجاتا۔ کبہی سگار پیتا تہا لیکن مجہے یہہ نہین معلوم میرے مونہہ سے کیا نکلا۔ کس کس سے مین نے باتین کین مجہے مطلق اسکا خیال نہ تہا بالکل مست تہا مست صرف اتنا خیال ضرور ہے کہ مین آخرکار گہر کو لوٹا اور تین گہنٹہ تک اپنا بناؤ سنگار کرتا رہا۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے پہنے اور جہانتک ہوسکا خود کو سب سے زیادہ خوبصورت بانکی کوشش کی۔ صدہا مرتبہ اپنی گہڑی کو دیکہا کہ کیا وقت ہے۔ غرض عجب اودہیڑبن مین تہا۔ جب خدا خدا کرکے سامنے والی بڑی گہڑی مین ساڑہے دس بجے مین نے دل مین خوش ہوکر کہا اب وقت ہوگیا چلنا چاہیے فوراً اوٹہہ کر چلدیا اور بات کہتے کامیلا کے محلہ مین پہونچا اوسکی کہڑکی مین دور سے کچہہ روشنی نظر آتی تہی۔ جاتے ہی مین نے زور سے گہنٹی بجائی۔ خادمہ سے جو میری آواز پر آئی مین نے پوچہا کامیلا گہر پر ہین۔ اوسنے کہا سوا گیارہ بجے سے پہلے تو وہ کبہی گہر پر لوٹتی ہی نہین۔

مین نے اپنی گہڑی کیطرف دیکہا آدہ گہنٹہ کا ابہی وقفہ تہا مجبور ہوکر اب گلی مین مینے بیتابانہ ٹہلنا شروع کیا۔ خدا خدا کرکے تیس منٹ کے بعد کامیلا کی گاڑی کی آواز سنائی دی تہوڑی دیر کے بعد وہ اپنی گاڑی سے انداز کے ساتہہ اوترکر اندر داخل ہوئی خوش قسمتی سے وہ اوسوقت تنہا تہی۔ گاڑی اب اصطبل کیطرف آہستہ آہستہ چلدی اور کامیلا نے ادہر اودہر اسطرح دیکہا گویا وہ کسی شخص کی منتظر ہے۔ اب وہ اپنے دروازہ پر گہنٹی بجانے ہی کو تہی کہ مین نے اشتیاق کے ساتہہ اوس کے پاس پہونچکر اوسے سلام کیا۔

اوسنے چونک کر کہا۔ آہا ہا تم ہو۔

مین نے عاجزی سے جواب دیا تمہارے ارشاد کے مطابق حاضر ہوا ہون۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۱۰) **کامیلا** معاف کیجیے مجھے خیال نہین رہا تہا۔

یہہ الفاظ (معاف کیجیے مجھے خیال نہین رہا) مجھے مجنون بنا دینے کے لیے کافی تہے مین سمجہتا تہا میری طرح وہ بہی میرے انتظار مین سراپا اشتیاق بن رہی ہوگی یہان اوسے خیال بہی نہین کہ کس سے کیا وعدہ کیا تہا تو بہی مین نے طبیعت پر بہت بڑا ضبط کیا اور کچہہ زبان سے نہ کہا۔ یہہ میری لیاقت تہی اب ہم دونون اندر داخل ہوے۔

مینی نے بڑے کمرہ کا دروازہ پہلے ہی کہولدیا تہا۔

کامیلا نے پوچہا کیا پروڈینس ابہی نہین لوٹی۔

مینی - ابہی نہین۔

اچہا جاؤ اوس کے یہان کہدو کہ جسوقت وہ آئے پہلے میرے پاس آئے۔

اب اسنے اپنی شال اور ٹوپی اوتاری اور برابر کی میز پر پہینکدی اوسکے بعد ایک نہایت تکلف آرام چوکی پر بیدم ہوکر لیٹ گئی - اپنی گہڑی کی زنجیر سے انداز کے ساتہہ کہیلنے لگی اور مجہہ سے یون مخاطب ہوی۔

کہو - کیا خبر لائے؟

مین - کچہہ نہین صرف یہہ خیال ہے کہ میرے آنے سے تم کو تکلیف ہوی۔

کامیلا - یہہ کیون؟

مین - تمہاری صورت سے مجھے معلوم ہوتا ہے میرا آنا ناگوار ہے۔

کامیلا - تمہارا آنا مجھے ناگوار نہین ہے لیکن مین بیمار ہون - دن بہر مجھے تکلیف رہی ہے - نیند مطلق نہین ہے اور سر مین کثرت سے درد ہے۔

مین - اگر یہہ حال ہے تو پہر میرے یہان ٹہیرنے سے تمہین اور تکلیف ہوگی۔

کامیلا - تم یہان رہ سکتے ہو مجھے آرام کرنا ہوگا تو مین تمہارے سامنے پلنگ پر جا سکتی ہون۔

اسوقت ایسا معلوم ہوا گویا کسی نے بڑے پہاٹک کی گہنٹی بجالی - کامیلا نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۱۱) مضطرب ہوکر پوچھا یہہ کون آتا ہے

تہوڑی دیر بعد گھنٹی پہر بجی اور نازنین نے پریشانی کے ساتہہ کہا اسوقت کوئی موجود نہین ہے مجھے خود دروازہ کہولنا پڑیگا۔

یہہ کہہ کر آرام چوکی سے اوٹہی۔ مجہہ سے کہا تم نہین ٹہیرو۔ اب یہہ دروازہ کے پاس پہونچین اور دروازہ کہولا مین کان لگائے غور سے سنتا رہا۔ مجھے تو اس بات کی دہشت تہی۔

جس شخص کے لیے اوسنے دروازہ کہولا تہا وہ کہانے کے کمرہ مین آکر ٹہیرا اور اوسکی آواز سے مین نے فوراً پہچان لیا وہ **کاونٹ ڈی** ..... ہے۔

دونون مین اب یون گفتگو ہونے لگی۔

"کہیے آپ کا مزاج تو اچہا ہے"

"سخت علیل اور منتشر"

"کیا میرا آنا تمہین ناگوار ہوتا ہے"

"شاید"

"پیاری کا میلا تم اس خشکی سے میرے ساتہہ کیون پیش آتی ہو؟"

"میرے دوست۔ اول تو تم نے اب تک کوئی ایسا بڑا سلوک میرے ساتہہ نہین کیا جو مجہہ سے اسقدر آزادی کے ساتہہ گفتگو کرنے کے تم مستحق ہوسکو۔ اسکے علاوہ میری طبیعت دراصل خراب ہے اور یہہ ضروری بات ہے کہ مین آرام کرون اس لیے تمہاری بڑی عنایت ہوگی اگر اسوقت تم یہان سے تشریف لیجاؤ غضب خدا کا کوئی دن ایسا خالی نہین جاتا جہان مین گہر پر آئی اور تم وارد ہوئے یہہ کہو۔ تم مجہہ سے چاہتے کیا ہو؟ یہی نا کہ مین تمہاری آشنا بن جاؤن بہت اچہا مین نے صدہا مرتبہ تم سے کہدیا کہ تمہاری صورت سے مجھے خوف معلوم ہوتا ہے مناسب ہے تم کہین اور جاکر اپنی قسمت آزمائی کرو۔ پیرس مین مجہہ سی اچہی صدہا موجود ہین۔ ایک سے ایک لاجواب۔ مین تم سے پہر بہی کہتی ہون مجہہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۱۲) مطلق کچھہ امید نہ رکھو میں تم سے ہرگز تعلق نہ کرونگی پس اب کیا جھگڑا ہے تسلیم

مینی تمہیں پھاٹک تک پہونچا دیگی تو میں اب جاتی ہوں سلام۔

یہہ کہہ کر ہماری نازنین فوراً وہاں سے چلدی اور کچھہ نہ سنا **مینی** سے اب اسنے ناراض ہو کر کہا۔ سنتی ہے میں ہزار بار کہہ چکی ہوں جب **کاونٹ** آئے تو مت آنے دو۔ مجھہ سے اوس سے کوئی تعلق کسی قسم کا نہیں ہے۔ جب ایک مرتبہ میں انکار کر چکی تو پھر بھلا مجھے بار بار تکلیف دینے سے کیا فائدہ۔

ہائے ہماری زندگی بھی کس مصیبت کی زندگی ہے۔ سینکڑوں کی جوتیاں اوٹھانا پڑتی ہیں سینکڑوں کی جا بیجا سہنا پڑتی ہیں۔ ہائے حسن فروشی سے پیٹ بھرنا بھی کسقدر ذلت کی بات ہے ایسے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں جو جتنا ہمیں دیتے ہیں اوس سے زیادہ ہم سے لیجاتے ہیں اور اخیر پر ہماری موت ایک کتے کی موت ہوتی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے ہماری جوانی اور حسن سے فائدہ اوٹھایا تھا ہماری بات بھی نہیں پہونچے۔

مینی نے اب **کامیلا** کو مضطرب دیکھہ کر کہا۔ بلی لی آؤ اپنے دل کو پریشان نہ کرو ایسا نہو پھر طبیعت نصیب دشمنان زیادہ علیل ہو جائے۔

کامیلا نے پریشان ہو کر کہا یہہ کپڑے میرے اوتار دو اور سونے کا لباس پہناؤ میری طبیعت بہت پریشان ہو رہی ہے۔ پروڈینس کہاں ہے آئی ہو تو فوراً بلاؤ۔

مینی۔ وہ ابھی نہیں آئی۔

اب اسنے مجھہ سے کہا تم یہاں ٹھہرو اگر جی نہ لگے تو کوئی کتاب پڑھنے کو لیلو میں ذرا دوسرے کمرہ میں جاتی ہوں۔

کامیلا کے جانے کے بعد مجھے اوسکی حالت پر گھنٹوں افسوس آتا رہا۔ ہائے ایسی لاجواب عورت اور ایسے پیشہ میں بیٹھے۔

مجھے تنہا بیٹھے ابھی مشکل سے بیس منٹ ہوئے ہونگے کہ **پروڈینس** داخل ہوئی اور مجھے دیکھہ کر تعجب سے بولی۔ ارے تم یہاں کب آئے۔ کامیلا کہاں ہے؟

"دوسرے کمرہ میں"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۱۳) "مین اوسکا انتظار کرونگی - خیر یہہ تو ہوگیا مگر ارمنڈ تم ہو بڑے خوش قسمت"

"کیون"

"کامیلا سی طرح کی عورت اور تم پر ریجہہ گئی"

"سچ"

"اُنکو کیسے بنہے بنے ہین گویا جانتے ہی نہین - یہہ تو کہیئے آپ اسوقت یہان وارد کیسے ہوے -

"محض کامیلا سے ملنے کیلیے"

"کوئی آدہی رات کو یون ہی ملنے آتا ہوگا"

"کیون ؟ کیا کوئی ہرج ہے - میرے آنے سے وہ خوش تہوڑا ہی ہوی -

"اب تہوڑی [illegible] مین خوش ہو جائیگی"

"تمنے [illegible] سے جانا"

"مین اوسکے لیے ایک خوشخبری لائی ہون"

"مبارک - ہان میرے بارہ مین کبہی تم سے کچہہ ذکر آیا -

"آج صبح کیوقت - جب تم اپنے دوست کے ساتہہ گئے تہے - تمہارا دوست اچہی طرح ہے - وہ بہلا ہی سا نام ہے اوسکا - ایلو مین تو بہول ہی گئی -

"گٹیسن"

"ہان - ہان گٹیسن گٹیسن"

"اس بات پر مجہے ہنسی آگئی - دل مین سوچا سب کچہہ تو ہوگیا ابہی آپ کو نام ہی معلوم نہین"

"پروڈنس پہر مجہہ سے یون مخاطب ہوی"

"گٹیسن کیا کیا کرتا ہے ؟"

"اوس کی ذاتی آمدنی پچیس ہزار فرانک کی ہے"

(مسکرا کر) "تو تو مالدار ہے - ہان تمہاری کامیلا نے مجہہ سے صبح پوچہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۴) ارمنڈ کی کسقدر آمدنی ہے۔ کس کس سے اوسکی آشنائی رہ چکی ہے۔ آدمی کیسا ہے"۔

"تم نے کیا کہا"۔

"خوب ہی پٹیان دین۔ اب تو وہ تمہارا ہی دم بھرتی ہے۔ کیونکہ کچھ قابل تعریف کام آشنائی کے بارہ مین کیا کہا۔ تم نے کہین اپنا نام تو نہین لے دیا۔

(انداز سے مسکراکر) چلو بھٹو بھی تمہین ایسی ہی باتین آتی ہین اپنا نام کیون دیتی"۔

"کمبخت ہوتا تو کچھ مضائقہ نہ تھا"۔

(جھینپ کر) اور دانتون کے تلے اونگلی دباکر۔ کیا تم سے اوس نے رات والا قصہ کہا۔ یہہ مرد سے کسی کے میت نہین ہوتے۔ مین نے قسم دلادی تھی کسی سے نہ کہنا مگر وہ نہ مانا۔ اب کے آیا تو دیکھو موے کو کیسا اڑے ہاتھون نچتی ہون۔

یہہ باتین ہو رہی تھین کہ کامیلا بھی معشوقانہ انداز کے ساتھ دامن سے کھیلتی ہوئی کمرہ سے باہر نکل آئی اور پروڈنس کو دیکھکر بولی۔

"ڈیوک ملے"

"ہان"

"کیا کہا"

"اونہون نے مجھے چھ ہزار فرانک دیے ہین"۔

"کہان ہین"

"یہہ رہے تمہارے پاس" یہہ کہکر پروڈنس نے چھ نوٹ ایک ایک ہزار کے نکالکر کامیلا کے ہاتھ پر رکھدیے۔ کامیلا نے اونہین دراز مین رکھدیا اور مسکراکر بولی

"خفا تو نہین ہوتے تھے"

"نہین"

"بیچارہ غریب آدمی"

یہہ (بیچارا غریب آدمی) کامیلا نے کچھ اس حسرت لہجہ مین کہا کہ مجھے بہت ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۱۸) افسوس ہوا۔ بڈھے ڈیوک کی حالت واقعی قابل رحم تھی۔ یہ غریب کامیلا کا تمام شاہانہ طرف اس لیے برداشت کرتا تھا کہ وہ اسکے ساتھ رہے اور یہ مزے اڑائے۔ اسکی آنکھوں میں دیوانہ جھونک کر ٹرٹی کی آنکھیں شبکہ کہتی تھی۔

پروڈنشس نے اب کامیلا سے التجا کے ساتھ کہا۔ بی بی مجھے چار سو فرانک کی سخت ضرورت ہے اگر قرض کے طور پر دیدو تو تمہارا احسان کبھی نہ بھولوں گا۔

کامیلا صبح مجھ سے لیجانا۔ اسوقت آدھی رات کو کہاں سے لاؤں۔ بھوک لگی ہے کچھ کھا دو گی۔

پروڈنشس۔ یہیں مکان پر چارلس میرا منتظر ہوگا۔

کامیلا۔ (ہنسکر) کیا خوب آپ اتنک اسپر مرے ہوئے ہیں۔

پروڈنشس۔ یہ بی بی تعلق بھی تو مدت کا ہے۔

پروڈنشس اب جھنجھلا ہوکر گھر کو چلی گئی۔

کامیلا نے مجھ سے مسکرا کر پوچھا۔ آپ اجازت دیں تو میں ذرا پلنگ پر لیٹ جاؤں۔

میں ضرور۔

اب اس نازک اندام ماہرو نے نزاکت کے ساتھ (اے میرے اللہ) کہہ کر انگڑائی لیتے ہوئے خوشنما سر کو سہارے کا بردہ اٹھایا اور مکلف تکیوں کے سہارے میری طرف کروٹ لیکر کچھ ایسے انداز کے ساتھ لیٹ گئی کہ میں بیتاب ہوگیا اور اللہ اکبر کہہ کر کلیجہ تھام لیا۔ ہائے یہ اسوقت حسن کی مجسم تصویر معلوم ہوتی تھی۔ زاہد صد سالہ بھی اگر اسوقت دیکھتا تو رال ٹپک پڑتی۔ انسان تو انسان فرشتے بھی بیقرار ہوجاتے اور آدمی کا کلمہ پڑھنے لگتے۔ خدا نے حسن میں بھی کس قدر برقی قوت دی ہے اور پھر جب اس میں نزاکت۔ انداز۔ شوخی۔ چلبلاپن اور مستانہ ادائیں جوانی کی امنگ کے ساتھ پھر دیجائیں تو یہ تمام دنیا کو اپنا نیمچہ بنانے کے لیے کافی ہے۔

ممکن نہیں کہ آگ لگے اور دھواں نہ ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسنے میرا ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین لیا اور یون مخاطب ہوی :-

"تو مجھہ سے محبت کرتے ہو"

"جان سے زیادہ"

"اچھا کہاؤ تو میری قسم"

"اس سر کی قسم دنیا مین تم سے زیادہ کوئی مجھے پیارا نہین - میری پیاری میری جان نہین بلکہ جان سے بھی ہزار گنا زیادہ -

اتنے مین ملینی کچھہ کہانا لیکر آئی جسے اونے مسہری کی برابر ایک چھوٹی خوبصورت میز بچھا کر رکھدیا اور ایک بوتل شامپین کی علیحدہ کھولکر رکھدی -

کامیلا نے ملینی سے پار کے ہاتھہ کہا مین رالوتن سے برابر تجھے دو دو تین تین بجے تک جاگنا پڑتا ہے - اب تو جا آرام کر مین کسی چیز کی ضرورت نہین"

"باہر کا دروازہ بند کر دون"

"ضرور - اور دیکھو یہ حکم دیدو کہ کل دوپہر سے پہلے یہان کوئی شخص نہ آنے پائے -

بارھوان باب

وصل مین رہ نہ گیا نام کو ارمان کوئی
مین تو دل شاد ہون بیٹھا ہے پشیمان کوئی

صبح کے پانچ بجے جب مہر جہانتاب کی تیز کرنین کھڑکیون کے دروازون سے محل کر پارٹی کامیلا کی خوابگاہ مین چاردان طرف سونے کی لکیرین بنا رہی تھین پاری نازنین آنکھہ ملتی ہوی انگڑائی لیکر اوٹھی اور مجھہ سے بولی -

"لو اب سدھارو - خدا حافظ - ڈیوک ہر روز صبح کو آتا ہے معلوم ہو گیا تو قیامت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۱۷) آجائیگی - جی تو نہین چاہتا ہے تمہین جانے دون مگر افسوس مجبوری ہے -

مین نے پیار سے نازنین کا نازک سر اپنے دونون ہاتھون سے تھام لیا اور لب و دہن کے بے اختیار بوسے لیے - گہونگروالے سنہرے خوبصورت بال کھنک کر دونون طرف آپڑے تھے اور عطر کی لپٹ سے تمام مکان بس رہا تھا -

یہہ جھنجھلا کر وسیلی اور متوالی آنکھون سے (جنمین مسکراہٹ عیان تھا) سر بطرف تیز نگاہ ڈالکر بولی: چلو بیٹھو بھی - نوج کوئی ایسا بے صبرا ہو - اب بھی چین نہین لینے کے تنگ کر ڈالا - رات بھر جی نہین بھرا -

یہہ الفاظ کچھہ اس انداز سے اوسنے کہے کہ مین لوٹ گیا - جی چاہتا تھا دن بھر بیٹھا اسکی پیاری بھولی بھالی موہنی صورت دیکھا کرون -

اب مین نے اوس سے پوچھا - اب مین کب آؤن -

"سنو [illegible] میرے چور دروازہ کی کنجی لے - دروازہ کھولکر چپ چاپ اسطرح نکل جاؤ کہ کسی [illegible] ہو - دن مین کسیوقت تمہین میرا خط ملیگا جسمین میرے احکام درج ہونگے (مسکراکر) تم جانتے ہو تم وعدہ کر چکے ہو کہ میرے حکم کی تعمیل ہمیشہ آنکھہ بند کرکے کروگے"

"ضرور لیکن مین بھی اگر تم سے کوئی درخواست کرون -"

"کیا -"

"تم مجھے اجازت دیدو کہ یہہ کنجی ہمیشہ اپنے پاس رکھون -"

"(قہقہہ لگاکر) کیا خوب ہاتھہ پکڑتے پکڑتے پہونچا پکڑنے لگے مین نے آجتک کسی کو یہہ کنجی نہین دی -"

"کیا مضائقہ - مجھے تو دیدو - کامیلا مین قسم کہاتا ہون - آجتک کسی نے تم کو میری طرح پیار بھی نہ کیا ہوگا -"

"بہت اچھا منظور - مگر تمہین اس سے فائدہ کیا - اندر سے چٹکنی اوس دروازہ مین لگی ہوئی ہے اور اس لیے یہہ کنجی تمہارے لیے محض بیکار ہے -"

"افسوس ہے - کہیے تو اوسے دور کرادون -"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۱۸) شوق سے ضرور۔

(انگوٹہا دکہا کر) بڑے خوبصورت۔ لو اب ٹہنڈے ٹہنڈے ہوا کہاؤ۔ نیند کے مارے میرا برا حال ہی۔ رات بہر سونے نہین دیا۔ ایسی بہی ہوس کیا۔ صبح ہوی تو تمام لے کے دبوچ ڈالا۔ اور اب ٹلنے کا نام ہی نہین لیتے۔

اب تہوڑی دیر تک ہم نے ایک دوسرے کو خوب جی کہولکر پیار کیا۔ اور پہر مین چشم پر اشک حسرت کے ساتہہ وہان سے چل دیا۔ دل پہلو مین نہ تہا وہ تو کامیلا کے کمرہ مین رہ گیا۔ اور رات کا لطف اب تک جی مین چٹکیان لے رہا تہا۔

کیا کہون لطف شب وصل مین تجہہ سے ہمدم
پیار آتا تہا مجہے یار کے انگارون پر

باہر نکلا۔ تو تمام گلیان سنسان پڑی تہین۔ تمام شہر ابہی تک محو خواب تہا نسیم سحری درختون کی پتیون سے بغل گیر ہو ہو کر پیار کا مزا لوٹ رہی تہی۔ دور تک سناٹا نظر آتا تہا صرف خوشنما پرندہ ٹہنیون پر بیٹہے ہوے صبح کا راگ الاپ رہے تہے ایسا معلوم ہوتا تہا گویا یہہ تمام سونے والا شہر میری ملکیت ہی۔ مین خوشی سے باغ باغ تہا دماغ آسمان پر تہا اور اپنی مرتبہ کسی بادشاہ کو بہی اسقدر خوش قسمت نہین سمجہتا تہا۔ گو کسی ایک باز۔ نوخیز دوشیزہ نازنین کی محبت مین بڑا لطف ہوتا ہی۔ ایک پارسا عورت سے محبت کرنا اور اوس کے عشق مین دین و دنیا سے غافل ہو جانا ضرور ایک نہایت پیاری اور دلکش بات ہی لیکن اسکا ظہور دنیا مین روزانہ ہوتا رہتا ہے کسی ایسے دل پر قبضہ کر لینا جو محض معصوم ہو نہایت آسان ہی اور ایک ایسے قلعہ کا فتح کرنا ہی جسکی حفاظت کیلیے کوئی پردہ موجود نہین ہی۔

تعلیم۔ اپنے فرض کا خیال۔ خاندان۔ کنبہ والون کی محبت یہہ حفاظت کرنیوالے سنتری ہین۔ یہہ سب کچہہ ہی لیکن ایک انجان۔ بہولی بہالی معصوم ان سمجہہ پارسا۔ سولہ برس کی نوخیز نازنین کے لیے یہہ سپاہی کچہہ بہی مدد نہین دیتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۱۹) جس کے لیے اوس خوش قسمت نوجوان کی آواز جسنے اوسکا دل اپنے قابو مین کرلیا ہے۔ قدرت کے اُمنگ بہرے پاک جوش کے لیے تازیانہ کا کام دیتی ہے۔ یہہ جوش جسقدر پاک ہوتا ہے اوسیقدر اسکے بڑہنے والے ولولے پایدار اور مضبوط ہوتے ہین۔

ایک پارسا سادہ لوح نوخیز نازنین جسقدر زیادہ اپنی پاکدامنی پر اعتماد کرتی ہے اوسیقدر زیادہ وہ اگر اپنے عاشق پر نہین تو اپنے عشق پر ضرور فریفتہ اور از خود رفتہ ہو جاتی ہے جسکی وجہہ ظاہر ہے۔ جب اوسکو کسی قسم کا شبہہ یا اندیشہ اپنے چاہنے والے کی سچی محبت مین نہین ہے تو اوسکے پاس کوئی مضبوطی تجربہ یا قوت کا مصالحہ بہی موجود نہین ہوسکتا۔ ایسی نادان۔ انجان کم سن بہولی بہالی نازنین کو اپنی طرف متوجہ کرلینا کوئی مشکل کام نہین ہے۔

کم [illegible] بہولے بہالے — جو چاہے وہ راہ پر لگالے
[illegible] کرین دوانے پن کی — مت کاٹ دین قیس و کوہ کن کی
سمجہالے کوئی تو خوب روئین — جس طرح ہو آستین بہگوئین

اور یہہ بالکل ٹہیک ہے۔ گو نوجوان لڑکیان ہمیشہ زیادہ پابندی اور قید کیحالت مین رکہی جاتی ہین لیکن بہاگنے والے قیدیون کو کوئی اونچی سے اونچی دیوار بہی روک نہین سکتی۔ ماؤن کے پاس کوئی قفل اونکو مقید کرنے کے لیے نہین ہے۔ مذہبی عقائد کا کوئی سبق کامیابی کے ساتہہ اونہین بند نہین کرسکتا جو انہین ان کے جوش بہرے ارادون سے باز رکہہ سکے۔

ان تمام خوبصورت لاجواب پیارے طیور کو اون کے پنجرون مین اسطرح قید رکہنا کہ کبہی کوئی سدا بہار گلاب کا پہول بہی ان کے نازک دل کو مفرح نکرے ایک بڑی ناانصافی کی بات ہے اور ایسا کرنا ناممکن بہی ہے۔ ضرور وہ کوشش کرینگے کہ وہ کچہہ اوس دنیا کی جو اونکے پنجرے سے باہر اونکی آنکہون سے چہپی ہوئی ہے سیر کرین اور اس لیے جو پہلے پیاری آواز اون کے کانون مین پہونچتی ہے اوسے وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیارے! ہم سمجھتے تھے محبت کار بیکارون کا ہے۔ پہلے اسے دل لگی سمجھتے تھے شجر الفت سے خوب ہی پھل پایا ہے۔ اب تو خدا سے ہر وقت یہ ہی دعا ہے۔ ع

بدل دے اور دل اس دل کے بدلے

الٰہی تو تو رب العالمین ہے

آہ! پیارے! شرم و حیا میری دشمن بن بن کر قلم کو پکڑے لیتی ہے۔ لو رخصت! خدا حافظ

آپکی .... رادھا از علی گڈھ ۵ جولائی ۱۸۸۵ء

مدن خط پڑھکر تڑپ گیا اور کہا "کرشن! سچ تو یہ ہے کہ اسکو تم سے دلی محبت ہے"

کرشن۔ ہائے اسکے اس خط نے بالکل دیوانہ کر دیا ہے۔ اب مجھ سے بالکل صبر نہین ہو سکتا مین کل ضرور جاؤن گا۔

اسکے بعد علی گڈھ جانیکی نسبت آپس مین صلاحین ہونے لگین۔ مدن منع کرتا تھا مگر کرشن اپنے قول کی سرگرمی سے تائید کر رہا تھا۔

رات بھیگتی جاتی ہے۔ وقت گذرتا جاتا ہے۔ ماہتاب نے سطح زمین پر صاف شفاف سفید بے شکن چادر بچھا دی ہے۔ ہرے ہرے درخت جو ابھی ابھی نہا دی ہے کہ اسے گسی ہو چکے ہین عجیب ہی جوبن پر ہین۔ آنکھون سے بہہ رہے ہین

مدن۔ کرشن! اب تمکو کچھ کھا لینا چاہیے جس سے کمزوری کو ترقی نہو اور جلد علی گڈھ جانے کے قابل ہو جاؤ۔

کرشن۔ مجھے لخت دل کھانیکو اور خون جگر پینے کو کافی ہے۔

مدن کے اصرار سے کرشن نے کچھ تھوڑا بہت کھانا کھایا اور پھر دیر تک دوستانہ باتین ہوتی رہین۔ دس بجنے کے بعد مدن بھی اپنے گھر کو چلا گیا۔ اب کرشن تنہا رہ گیا۔

رات تھی اور رات بھی موسم برسات کی۔ چھوٹے چھوٹے بادل کے ٹکڑون نے ماہتاب کو اسطرح گھیر لیا ہے جس طرح رنج و غم نے کرشن کے دل کو۔ اب نوجوان کرشن ہے اور تنہائی ہی تنہائی ہے۔ اور پریشانی ہی پریشانی ہے اور وحشت۔ اور اسی کیساتھ کچھ دل کی الجھن ملی ہوئی قیامت برپا کر رہی ہے۔ وہ ان الجھنون مین کچھ ایسا پھنس گیا جن سے رہائی اسی طرح دشوار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس طرح اسیرِ زلف کو گیسوے خمدار سے۔ مایوسی نے اُسکی دلی اُلجھنوں مین کچھہ اس قسم کی گتھیان ڈالدی ہین کہ کسی تدبیر سے سُلجھتی ہی نہین۔ نا اُمیدی چارون طرف سے گھیرے ہوئے تھی۔ عشق نے خون مُنہہ لگاکر چوس لیا تھا۔ اُداسی اُسکے چہرے پر چھائی ہوئی ہے۔ غم نے اُس کے سُرخ و سفید رنگ پر ہلدی کا پوڈر پھیر دیا ہے۔ وہ اپنے دل ہی دل مین کہہ رہا ہے کیا مین کامیاب نہ ہونگا؟ ہائے مجھے تو ہر سمت مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہے۔ مگر نہین اُس کامل فقیر نے مجھے یقین دلایا ہے کہ مراد ہا میرے واسطے ہے۔ اور یہ فقیر تو تم جانو ؎

مردانِ خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

مایوسی! دور ہو۔ میرے سامنے سے ہٹ!! آسمان! تو بھی غریب آزاری چھوڑ دے۔ دیکھ یہہ اچھی بات نہین!!!

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

خدا کے لئے اپنے شیوہ سے باز آ!۔ ہائے مجھے آزار پہونچانے کے واسطے ہزار سبب مہیا ہین۔ جنگل کا دن ہے اور شام مخدوش۔ اور مایوسی ہی کہتی ہے کہ تو آج کا دن بھی صدمے دیتے کھے۔ اور جو رُکنا کہ ہٹو پنی کجی نہ دکھا۔ خدا کی قسم کجی اچھی نہین۔ دیکھ ہمارے سامنے

(ع) ٹیڑھے ترچھون کے بل اکان مین پہنچتے ہین نکل

کیا تو باز نہ آویگا؟۔ اچھا بہتر آ۔ مجھے بھی دیکھ لینے کی قسم ہے جو کچھہ بھی بس چلے کمی نہ کرنے!!!۔ (کچھہ دیر خاموشی رہکر) ہائے! اس عشق خانہ برباد نے میرا کیا حال کر دیا ہے۔ اسکے قبضہ مین آئی ہوئی طبیعتون نے جو کچھہ ہو جائے تھوڑا ہے۔ ہائے بس زمانے ہم پیشہ مجنون سے دشتِ نجد کی خاک چھنوائی۔ لیلیٰ کو محمل نشین کرکے جنگل جنگل پھرایا۔ فرہاد سے کوہ کنی کرائی۔ شیرین کی جان گنوائی۔ نل سے سلطنت چھڑائی۔ دمینتی کو صحرا مین بھٹکایا۔ عاشق کو ستایا۔ معشوق کو تڑپایا۔ ایک کو آہ و زاری دی۔ دوسرے کو بیقراری ایک کو ناز و ادا غنج و دلال۔ دوسرے کو عجز و نیاز شوریدہ سری پیچ و ملال۔ غرضکہ (ع)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک تیر عشق دونوں دلونمین دوسارہے

ہائے کوئی دل اس سے خالی نہین۔ کوئی دل نہین جسے اسنے اپنا مسکن نہ بنایا ہو۔ بعض شعرا کا قول ہے کہ زمین و آسمان اور کل مخلوقات کی پیدائش کا سبب محبت ہی ہے۔ بقول میر

محبت مسبب محبت سبب

(کھیر کر) یہ مین کس جھگڑے مین مبتلا ہو گیا۔ اگر عشق برا ہے تو اپنے لیے اور اچھا ہے تو اپنے لیے ہمکو اس سے کیا نسبت ہے۔ ؎

سنبھلنے دے مجھے اے ناتوانی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

آہ میری معشوقہ کے خیال جلد آ! اور دور ہو۔ ہائے اس نا امیدی کی مجھے کہین کا نہ رکھا۔ ہائے!!

وہ پلنگ پر اسی طرح پڑا ہوا ہے کبھی کروٹ لیتا ہے کبھی اٹھ کے بیٹھ جاتا ہے کبھی منھ پر سے چادر ہٹا لیتا ہے کبھی پھر اوڑھ لیتا ہے۔ کبھی آسمان کا شکوہ کرتا ہے۔ کبھی یار دلدار مین آہ سرد بھرتا ہے۔ کبھی گلے کا ہے کو ہے کبھی اٹھکر ٹہلنے لگتا ہے۔ مگر بیقرار ہے کہ کسی طرح چین نہین لیتی۔ غم ہے کہ پہلوان لیتا ہے۔ الغرض کہ اسکا مہون کملایا ہوا ہے اداسی اسکے چہرے پر چھائی ہوئی ہے۔ سناٹے کا عالم ہے۔ وہ تڑپ تڑپ کی کہہ رہا ہے۔ آج رات کوئی نہین کٹتی۔ سکوت کا عالم شہر خموشان کی یاد دلا رہا ہے۔ گلوپ کی روشنی اسکے چہرے پر چھن چھن کر پڑ رہی ہے۔ ؎

سنہرا جسم تابان ہے زیادہ صاف کندن سے
عجب صنع قدرت نے اسے گھڑ کر بنایا ہے

وہ دیکھو منہہ پر چادر ڈالکر دراز ہو گیا ہے مگر اسے نہ کل پڑتی ہے نہ پڑیگی۔ وہ اٹھا اور اسنے نہایت ہی گلوگیر آواز مین کہا۔ ؎

بے چینیون نے دلکی ڈالا ہے کس غضب مین
پہلو بدل رہے ہین نالے کنار شب مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر بیخودی نے تھپک تھپک کر سُلانا چاہا تو بیقراری نے چٹکیان لینی شروع کین - بیقراری سے اگر ذرا نجات ملی تو خیال یار نے آکر گدگدی کی - ؎

زنومیدی دلش صد پارہ گشتہ
ز کوئے خُرمی آوارہ گشتہ

بیخودی نے اُسے اپنی آغوش مین لیلیا - بیہوشی پانوں دبانے لگی - اور وہ انھین خیالات مین بیہوش ہوگیا یا یہ کہیئے کہ سوگیا -

ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اسکا ارادہ علی گڈھ جانیکا تھا - مگر اسکے واندا اُسکو ایک دم تنہا نہین چھوڑتے تھے - مدن بھی تسلی و تشفی مین کمی نہین کرتا تھا - اسکی دل لگی کے واسطے تیسرے دن مشاعرہ ہونے لگا - جس سے اس کی طبیعت کچھ کچھ سنبھل گئی ہے اور اسکا دل کسیقدر بہل گیا ہے -

آٹھ دن اس حادثہ کو گذر گئے جب یہ بیہوش ہوگیا تھا - مگر آج رادھا کا پھر ایک خط آیا - جسنے آتش عشق کو خوب ہی بھڑکا بھڑکا کر مشتعل کیا -

(ع) سمندِ عشق کو ایک اور تازیانہ ہوا

منگل کا دن ہے اور اس وقت رات کے دس بجے ہین - ہمارا نوجوان ہیرو مختصر سامان سفر رکھے - اور ریزیشن کو چلا گیا - مگر ساتھ ہی اسنکے دو قطعہ خط لفافہ بند کرکے پلنگ پر ڈالگیا تا صبح کو جب اس کی تلاش ہوئی تو بستر پر دونون خط پائے - جن مین سے ایک کا مضمون درج ذیل ہے ؎

خط جو اسنے اپنے والد کے نام تحریر کیا تھا

پیارے چچا ! آپ ہرگز ہرگز نہ گھبرانا - مجھے ایک ایسی ہی اشد ضرورت پیش آئی کہ بغیر اجازت خدا تم والا ارادہ سفر کا کیا - بشرط زندگی دو ہفتہ مین حاضر خدمت ہوکر عذر بدتی حاصل کرونگا براہ الطاف بزرگانہ قصور معاف فرمائے - فقط

بدنصیب کرشن

دوسرا خط جو مدن کے نام تھا مدن کو دیدیا گیا -

اُس مین مضمون ذیل درج تھا :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیارے مدن!

بدنصیبی اور بدقسمتی نے مجھے اسقدر گھیرا ہے کہ جسکا بیان مشکل ہے۔ اُن کا یہ خط جو اسی لفافہ مین بند ہے آپ اس کا مضمون پڑھکر سمجھ لین گے کہ مین خود نہین گیا۔ بلکہ اس دل خانہ خراب کے ہاتھون مجبور ہوکر گیا ہون۔ فقط تمھارا خیرخواہ بدنصیب کرشن

ہم ناظرین کی دلچسپی کے واسطے رادہا کے اُس خط کو بھی ذیل مین تحریر کرتے ہین جسنے کرشن جیسے غیور کو بیقابو کر دیا تھا۔ حالانکہ ان تینون خطون کا پاس پاس لکھا جانا بالکل ناموزون ہے مگر ہم مجبور ہین۔

پیارے کرشن!

بیماری نے مجھے اُٹھنے بیٹھنے سے بھی معذور کر دیا ہے۔ ہوش و حواس گم ہو گئے ہین موت کے خوفناک آثار مجھپر چھائے ہوئے ہین۔ دو ایک دن کی اور مہمان ہون اگر محبت اور وفاداری کا دعوی رکھتے ہو تو ایک دن کو صورت دکھا جاؤ

جلد [illegible] ملا ہو کہ جسنے جلد فیصلہ کر دیا۔ آپکی ..... رادہا از علی [illegible]

دسوان باب

کونسی کی نہ دوا کونسی مانگی نہ دعا
ہم نے کیا کیا نہ کیا اپنے سنبھلنے کیلئے

بیماری

رات کا وقت ہے۔ دس بج چکے ہین۔ ماہتاب تو گوشۂ مغرب سے سیر کرتا ہوا نکل آیا ہے مگر جھلملانے والے ستارے خجالت زدہ ہوکر پردۂ ابر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑون مین اُسی طرح چھپ جاتے ہین جس طرح کسی ہجران نصیب کا دل غم و یاس و حسرت کی سمندر مین ڈوب جاتا ہے۔ اس کا بار بار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈوبنا اور اُچھلنا کسیکے اس شعر کی گواہی دے رہا ہے۔

بدقت بحرِ غم سے کشتیٔ جان جزیں نکلی
کبھی ڈوبی کبھی اُچھلی کہیں بیٹھی کہیں نکلی

اسوقت جو منظر ہمارے پیش نظر ہے وہ ریلوے اسٹیشن معلوم ہوتا ہے۔ ہجوم کثرت سے ہے پر دلیسیوں کا اژدحام نظر آرہا ہے۔ ٹکٹ تقسیم ہو رہے ہیں۔ وہ دیکھئے وہ کون شخص سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہے؟ ہماری نظر تو اچھا معلوم ہوتی ہے مگر لوچہ ہونے کافی روشنی اور دوری کے ہم بیان نہیں بتا سکتے کہ یہہ کون شخص ہے۔ آؤ ذرا پڑھکر ہاتھ تو ملا دیں!۔ ایں! اور شیطان ہی ہے۔ ہاں ہاں وہی ہوگا۔ کیونکہ ابھی ابھی وہ ہمارے سامنے اسٹیشن ماسٹر کے دفتر سے نکلا تھا۔ اسکا اسٹیشن ماسٹر کی طرف سے اسقدر پر جھکر ہونے سے صاف ظاہر ہے کہ یا تو وہ ٹکٹ لے چکا ہے یا کسی شخص کو لینے بھیجا ہے۔ وہ دیکھو! وہ کچھ آہستہ آہستہ کہہ رہا ہے۔

کرشن۔ یہ کمبخت نجانے کہاں سے آمرا؟ اسکی صحبت مجھے تنہائی کے مزے نہ لوٹنے دیگی۔ تصور جاناں میں مشغول ہونے دیگی۔ وہ میرے غمگین ہونے کا سبب دریافت کریگا۔ میں کیا جواب دونگا۔ تو اب کیا کرنا چاہیئے؟۔ آہ!

کوچۂ یار میں کیونکر ہو رسائی عاجز
ناتوان ہیں ہوں بہت راہ بھی ہے چار بہت

ہاں تو اب مجکو کیا کرنا چاہیئے؟

اب اُسکا سر جو ابھی ابھی اُٹھا لیا گیا تھا پھر جھک گیا۔ انتشار اور تفکر کے آثار دل پر موج مارنے لگے۔ یکایک اُسنے پھر سر اُٹھا لیا۔ اور کمال دلشاش ہو کر کہا "ہاں تو یہ بھی ہے"۔ (ع) تیر لگتا ہے مرا جا کے نشانہ پہ سدا۔

اچھا تو اُسے ٹکٹ لیکر تو آنے دو"۔ چند منٹ بعد ایک نوجوان جس کی زرق برق پوشاک سے خوب ہی چمک دمک دکھلا رہی تھی آتا ہوا نظر آیا جسکی طرف کرشن کی ٹکٹکی لگی ہوئی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہی وہ شخص ہے جسکی بابت کرشن مندرجہ بالا باتیں اپنے دل سے کر رہا تھا۔ وہ نوجوان بھی بڑھا ہوا کرشن تک چلا آیا۔ اسکے چہرے سے حیرت کے آثار برس رہے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کی کشادہ پیشانی - بڑی بڑی مونچھیں - سر کے بالوں کی انگریزی قطع اور کوٹ پتلون اُسکے انگریزی دان ہونیکا ثبوت دے رہی تھی - اُسنے ہاتھ بڑھاکر ایک ٹکٹ کرشن کو دیا اور یون ہمکلام ہوا :-

نوجوان - آج مدت بعد ملاقات ہوئی - اور پھر ایسے وقت کہ جب اسکی کسی طرح اُمید نہ تھی بالکل اتفاقیہ -

کرشن (جسکے چہرہ سے ظاہر تھا کہ اُسکو بات کرنا ناگوار ہے) آپ بجا فرماتے ہین - آپ کی ذات سے اسقدر کم امید تو کسے تھی اور نہ کیسکو ہونی چاہیئے کہ آپ آکر ملاقات کرتے

نوجوان (کسیقدر مجوب ہوکر) ہان یہ تو مجھسے ضرور قصور ہوا - یقین ہے کہ آپ معاف فرمائین گے - اور فی الحقیقت اس مین میرا کوئی قصور نہین ہے - کیونکہ مین بالکل عدیم الفرصت رہا اور آج صبح ہی کو آیا تھا -

کرشن نہین یہ کوئی ایسا قصور نہین ہے -

نوجوان - کرشن ! مین تمکو غمگین پاتا ہون - ایں ! یہ تم بار بار سرد آہین کیون بھرتے ہو؟ تمہارا چہرہ اُترا ہوا ہے - کیا آپ کے دشمن اب سے دور بیمار ہین ؟-

کرشن - جی ہان !-

نوجوان - پھر اسکا علاج ؟

کرشن - کچھ نہین - مجھے دوا سے کچھ ایسی نفرت ہوگئی ہے کہ جسکا بیان نہین کرسکتا اور یہی وجہ ہے کہ مرض کو دن بدن ترقی ہے (دل مین) ہائے اسکی دوا بڑی مشکل سے ہاتھ آئیگی - اور خدا جانے ملے یا نہ ملے - کیونکہ بعض اصحاب کا قول ہے کہ اس مرض کی دوا ہی نہین -

بقول حضرت غالب (ع) درد کی دوا پائی درد بے دوا پایا -"

اس خیال کے آتے ہی ظالم مایوسی نے اُسکے دل مین چٹکی لی اور ایک آہ اُسکے منہ سے نکلگئی اور آنسو اُسکی آنکھون سے رواں ہونے لگے -

ریل کی آمد آمد ہوئی اور کھڑکھڑاہٹ کی آواز نے تمام مسافرون کو چونکا دیا - اور مسافر دوڑتے ہوئے ریل کی جانب بڑھے - کرشن عمداً بھیڑ مین مل کر اُس نوجوان سے جدا ہوگیا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹرین بالکل خالی تہی اور خوش قسمتی سے اسکو ایک خالی درجہ ملگیا۔ جس مین بجز رنج وغم اور فوج حسرت ویاس کے اور کوئی وہان نتھا اور تھا تو ہمیشہ چلنے والا خیال جانان۔ اور کرشن جس کا ہونا اور نہ ہونا یکسان تھا وہ تو خیال دلدار مین بالکل محو۔ دنیا ومافیہا سے غافل۔ سکتہ کے عالم مین بیٹھا ہوا ہے۔ کبھی کبھی منہہ سے نکل جانیوالی آہ دل وجگر کو جلاتی۔ زبان اور لبون کو اپنی گرمی دکھاتی۔ ہوا کو گرماتی۔ آسمان کو جلا کر خاکی رنگ کا بناتی جاتی ہے۔ ریل اسٹیشن کو چھوڑ کر اپنی مستانہ چال سے اس طرح چل دی ہے جس طرح کوئی بیدرد معشوق اپنے روتے ہوئے عاشق کو چھوڑ جاتا ہے۔ ادھر ریل نے سیٹی دی ادہر اسکے دل مین ہوک اٹھنے لگی۔ انجن سے دھوان نکلا اور اسکے منہہ سے آئین۔

ریل کا جھوم جھوم کر چلنا اسکو کسیکے خرام ناز کی یاد دلا رہا ہے۔ کمپارٹمنٹ کی کھڑکیان کھلی ہوئی ہین۔ اور یہہ ان مین سے سیر دیکھتا ہوا کھاتا چلا جاتا ہے۔ ہرے ہرے درختون اور لہلہاتے ہوئے سبزہ کو دیکھ دیکھکر داغ کے اس مطلع کو بار بار پڑہکر کلیجہ تھام لیتا ہے۔

باغ عالم مین ہین سب پھولنے پھلنے کیلئے
ورنہ کیا داغ تری طرح سے جلنے کیلئے

ریل کی تیز رفتاری بھلا اسکے کہین کام آسکتی تہی۔ یہ بار بار یہی کہہ رہا تھا۔

کرشن۔ ہائے! آج ریل ایسی آہستہ آہستہ کیون چلتی ہے؟ اے طبقہ زمین خدا کیواسطے تھوڑی دیر کو سمٹ جا! اے آسمان نیلی فام! مجھے جلدی سے اس کوچہ مین پہونچا دے جسکی زمین کچھہ تجھسے بھی زیادہ اونچی ہے۔ مگر تجھے مجھہ بیکس پر کیون رحم آئیگا؟ تو صرف میرا ہی دشمن نہین بلکہ تمام عاشقون کا دشمن ہے۔ تیری کجرفتاری شب وروز کی گردش کچھہ انھین لوگون پر ستم ڈھاتی ہے۔ ہمنے تیرے ساتھ ایسی کیا برائی کی ہے کہ تو ہمین دیکھ نہین سکتا۔ نہ تو کسیکو خوش وخرم دیکھ سکتا ہے۔ نہ تو نے عاشق ومعشوق کو ایک جگہ بیٹھنے دیا ہے تو ہمیشہ سنگ تفرقہ پھینک پھینک کر ہم لوگون کو تنگ کیا کرتا ہے کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہین
کسیکا اسے وصل بھاتا نہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہان کسی کو خوش و خورّم پایا ایک ہی گردش مین اُسے تباہ و برباد کر دیا۔ ؎

مئی عشرت سے کوئی جام جو بھر لیتا ہے
آسمان اُس کا وہین کاسۂ سر لیتا ہے

مگر مجھے تو ابھی تک کوئی خوشی نہین ہوئی تہی وصال کے نام سے بہی واقف نہین۔ اسکی لذت سے محض لاعلم۔ ؎

فلک تو نے اتنا ہنسایا نتھا
کہ بدلے مین جسکے رُلانے لگا

ریل کی رفتار رفتہ رفتہ سلو (سُست) ہونے لگی۔ سیٹی کی آواز نے پھر مسافرون کو چونکایا اور ریل ایک اسٹیشن پر ٹھیری۔ اور ٹھیرنے کے ساتھ ہی یہہ آواز کان مین آئی "رایہ کے اُترنے والو اُترو!"

ایک گاڑی کا دروازہ کھلا اور اُس مین سے ایک شخص ہماری طرف آنے لگا۔ یہ کون شخص ہے؟ آپنے جانا؟ یہ تو وہی نوجوان معلوم ہوتا ہے جسکو کرشن کے ساتھ اسٹیشن پر ٹہرا ہوا باتین کرتا ہوا دیکھا تھا۔ وہ ہر ایک درجہ کو دیکھتا ہوا چلا آتا ہے۔ پہلے تو ہمین کسی ریلوے ملازم کا دھوکا ہوا تھا۔ اب وہ اُس درجہ کے نزدیک آگیا جس مین ہمارا ہیرو بیٹھا ہوا تنہائی کے مزے لے رہا ہے۔

نوجوان۔ آہ! کرشن یہان بیٹھے ہو۔ مین تو تلاش کرتے کرتے تھک گیا۔

کرشن۔ بیشک۔

نوجوان (ایسی بے اعتنائی کے جواب سے نہایت متعجب ہوکر) کرشن! تمھاری باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا آنا تمھین ناگوار ہوا؟

کرشن۔ بیشک۔

نوجوان۔ قصور معاف فرمائیے۔ مجھے معلوم تھا کہ زمانہ کی سرد مہری نے تمکو بہی اپنے رنگ مین رنگ لیا ہے۔ تمھاری محبت پر مجھے بہت کچھہ بھروسہ تھا۔

کرشن۔ کیا اب نہین ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوجوان - تمھاری دلشکن باتین تو کچھہ ایسا ہی سمجھاتی ہین -

کرشن - تمکو ہرگز ایسا خیال نہین کرنا چاہیئے - مجکو ہمیشہ اپنا خادم تصور فرمائیے -

نوجوان - آپ کی باتون نے پیشتر ہی سے جی کھٹا کر دیا ورنہ کچھہ مانگتے -

کرشن - مانگنے کو میرے پاس رکھا ہی کیا ہے - ہان ایک دل ہے وہ بھی کسی کی امانت ہے -

نوجوان - آپ گھبرائیے نہین کسی قسم کی دولت یا اور کوئی شے نہین مانگتا بلکہ

کرشن (قطع کلام کرکے) مین گھبراتا کیون ؟ - کیا مین نہین جانتا کہ خدا نے دولت دنیاوی سے تمکو مالا مال کر رکھا ہے - ہان تو پھر آپ کیا چاہتے ہین ؟

نوجوان - قسم

کرشن - کس بات کی ؟

نوجوان - اس بات کی کہ تم ہمیشہ خط بھیجتے رہا کروگے ؟

کرشن - اچھا مین قسم کھاتا ہون کہ مین ضرور خط بھیجتا رہون گا -

[illegible] تھرس کا اسٹیشن آگیا - اور نوجوان خدا حافظ کرکے گاڑی سے اتر گیا -

اب کرشن تھا اور تنہائی - عشق کا جوش تھا اور محبت کا خروش - غرضکہ تھوڑی دیر تک وہ نہ معلوم کیا سوچا کیا پھر اسنے یہہ غزل شور کی پڑھنی شروع کی -

غزل

جان پر بن گئی کمبخت یہ آفت کیا ہے
دل مایوس تمنا تری حسرت کیا ہے

کبھی اتنا بھی نہ پوچھا تری حالت کیا ہے
یہ شکایت ہی مجھے اور شکایت کیا ہے

پھوٹ نکلی جو نقاب رخ روشن سی ضیا
شعلۂ طور پکارا یہ شرارت کیا ہے

پھانس بن بن کی کھٹکتی ہے تمنا دل مین
خلش نوک مژہ ہی مری حسرت کیا ہے

چوستے ہین دہن زخم مزے لے لیکر
ایسی قاتل تری خنجر مین حلاوت کیا ہے

دو قدم تم جو چلو چال نیلے پن کی
فتنۂ حشر پکارے یہ قیامت کیا ہے

دیکھو دیکھو نہ کہین خون تمنا ہو جائے
شرم کیسی ہی شب وصل یہ حجت کیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روشِ ناز سے دیکھین جو تمھین گرم خرام
مُنکرِ حشر پکارین یہ قیامت کیا ہے

حسرتین باقی ہین ارمان کئی باقی ہین
دو گھڑی اور ٹھہر جاؤ یہ عجلت کیا ہے

ناسمجھ ہین وہ لڑکپن ہی ابھی کیا جانین
دلربائی کسی کہتی ہین محبت کیا ہے

کچھ مرے بختِ سیہ سے بھی ہی کھلتا ہوا رنگ
یا الٰہی یہ سوادِ شبِ فرقت کیا ہے

مر مٹے خاک ہوئے پر وہی باقی ہی غبار
خاکسارون سے یہ ای چرخ کدورت کیا ہے

وہی بیتابیٔ دل ہے وہی سوزِ جگری
اے مسیحا تری بیمار کو صحت کیا ہے

ایک مین اور مرے پوچھنے والے لاکھون
شور کس کس سے کہون باعثِ وحشت کیا ہے

اہاہا! آدھی رات کا سمان اور چاندنی چھٹکی ہوئی۔ یہ سُریلی آواز اور آواز مین سوز۔ دلونکو تڑپائے ڈالتا تھا۔ ریل تیزی سے جا رہی تھی۔ اور وہ اُس وقت آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا "نہ معلوم کس وقت پہونچیگی۔ ہائے ریل کی تیز رفتاری ضرب المثل ہے مگر آج اسکو کیا ہو گیا؟"

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتشِ شوق تیز تر گردد

(راوی)

کرشن۔ پیاری رادھا! ہائے تو کبتک آنکھون سے نہان رہیگی؟۔ ہائے تیری بیماری کی خبر سُنکر جو حالت میرے دل کی ہے وہ مین ہی خوب جانتا ہون۔ ہائے میری وجہ سے تجھے ایسے ایسے صدمے پہونچے۔ اب مین تیرے پاس آتا ہون۔ آہ! جدائی کے صدمون نے مجھے نحیف کرتے کرتے اسقدر کمزور کر دیا ہے کہ نقشِ قدم کی طرح اُٹھنا دشوار ہے۔

آہ! مجھے پیشتر سے یہ معلوم نتھا کہ جدائی مجھکو اسقدر اذیت پہونچائیگی ورنہ مین ہرگز ہرگز شہر مین نہ رہتا اور تیرے ساتھ ساتھ علی گڑھ تک چلتا۔

(ع) بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہین جاتی

انھین خیالات مین پیاری رادھا کی تصویر اُس کی آنکھون مین پھرنے لگی۔ مگر باینصورت کہ بیماری سے زار و نزار۔ چہرہ پر اُداسی چھائی ہوئی۔ بال پریشان۔ لب خشک۔ رنگ زرد†

† کیون نہو۔ ؎ اُلفت کا جب مزا ہے کہ وہ بھی ہون بیقرار ٭ دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی۔ (کاتب)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرشن اپنی معشوقہ کو اس حالتِ زار مین دیکھکر تڑپ گیا اُسکے سینہ پر ایک گھونسا سا لگا - جسکے صدمے سے بیساختہ اُسکے مُنہہ سے ایک جانخراش آہ نکل گئی -

کرشن - (اُسی عالمِ تصور مین) پیاری ! تیرا کیا حال ہوگیا ؟ افسوس -

ابھی جملہ پورا نکرنے پایا تھا کہ غشی طاری ہونے لگی - ریل برابر چلی جارہی ہے اور یہہ اسی طرح بیہوش پڑا ہوا ہے - مینڈھو کا اسٹیشن آگیا - یہان سے علی گڈھہ - دہلی - رہتک - پانی پت - انبالہ کو - آئی - آر - کی ٹرین مین سوار ہونا چاہیئے - مگر ہمارا نوجوان تو اسی طرح بیہوش پڑا ہوا ہے - کچھہ دیر بعد گاڑی نے اس اسٹیشن کو بھی چھوڑا - لو چھوٹتی ہوئی آگے چلی - نوجوان کرشن تو مدہوشی کے عالم مین ریل مین چلا جارہا ہے - آؤ تبتک ہم کسی دوسری جگہ کی سیر کرین - بتھرا سے تو ہم ابھی چلے ہی آتے ہین - وہان کے تو حالات سے بخوبی واقف ہین - ہان ہلکورا دہاکی ملاقات بہت لوگون سے نصیب نہین ہوئی - اسقدر البتہ اُسکی تحریر سے معلوم ہوا تھا کہ نصیب دشمنان اُس کی طبیعت ناساز ہے -

رات کے ایک بجنے کا وقت ہے - چاند نے بھی ابھی غائب ہوکر زمین و زمان مین اندھیرا کردیا ہے - ستارون سے کسیقدر روشنی کی اُمید تھی مگر چھپا جانے مانے ابر نے ہماری اس اُمید کو بھی خاک مین ملا دیا - اِدھر اُدھر سیر کرنیوالے مجنو اپنی قدرتی روشنی سے کبھی کبھی اس تاریکی مین خنداں ہوجاتے ہین - یا دلِ عشاق کی طرح تڑپنے والی بجلی کبھی کبھی آنکھون مین چکا چوندھ ڈالدیتی ہے - سکوت کا عالم ہے - تاریکی نے تمام قدرتی اور آرٹیفیشیل (Artificial) ضیا پیوند اور خوبصورتیون کو آنکھون سے چھپا دیا ہے - علی گڈھہ کا شہر پیش نظر ہے اور محلہ نامون بھانجی مین ہمارا اس وقت گذر ہوا ہے - تمام مکانات مین سناٹا ہے - مگر وہ دیکھیے سامنے والے مکان سے جسکے ایک پہلو پر سرکاری لالٹین جھلملا رہی ہے کچھہ کچھہ آواز آرہی ہے - آؤ ہم بھی اندر چلکر اسکے حالات معلوم کرین کہ کیون اِس وقت یہان خلافِ معمول اسقدر شور و غل ہورہا ہے ؟

مکان مین کافی روشنی ہے - ایک مریض زمین پر گدگدے نرم بستر پر پڑا ہوا دم توڑ رہا ہے - اُسکا رنگ بالکل زرد ہوگیا ہے - آنکھون کی پُتلیان چڑھ گئی ہین - دانت بیٹھ گئے ہین - لمبے لمبے

† اہل ہنود مین قاعدہ ہے کہ جب مریض سکرات یا بیہوشی ہوجاتی ہے تو اسی پلنگ پر اُتار کر زمین پر لٹا دیتے ہین ۱۲ زراوی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سانس آرہے ہین - ہاتھ پیر بالکل سرد ہین نبض بھی رُک رُک کر چل رہی ہے - آہ کُل علامات موت ہین - پانچ چھہ آدمی اُسکے گرد بیٹھے ہوئے ہین - مگر سب کے چہرون پر ہوائیان اُڑ رہی ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے ہین - مریض کے رقت انگیز چہرے پر ٹکٹکی لگی ہوئی ہے - ایک معمر شخص مریض کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ مین لئے ہوئے ہے - نہین نہین اُسکا ہاتھ نبض پر ہے اور اُس کی دم بدم بگڑی ہوئی حالت کو دیکھنے کے ساتھ ہی ایک نظر اُن کے اُداسی چھائی ہوئے چہرون کو بھی حسرت و افسوس کے ساتھ دیکھ لیتا ہے جو اس مریض کے اِردگرد بیٹھے ہوئے رومال و دوپٹے تر کر رہے ہین - ان کی صورتین کچھہ شناسان معلوم ہوتی ہین - وہ معمر شخص جو دمبدم مریض کی نبض دیکھتا ہے - اگر نگاہ کچھہ غلطی نہین کرتی تو منشی بنسی دھر ہین - مگر ہمکو ابھی پورا یقین نہین - لیکن وہ دیکھئے مریض کی ایک طرف چمپا سر جھکائے بیٹھی ہے اور کبھی آنکھ اُٹھا کر اُسکے چہرہ کی طرف دیکھ لیتی ہے -

ہان تو اب آپ کو پورا پورا یقین ہو گیا ہوگا کہ یہہ معمر شخص منشی بنسی دھر صاحب ہی ہین - انکی والدہ بھی ایک طرف کو غمگین صورت بنائے بیٹھی ہوئی ہین - مریض کو تو ہم شناخت نہین کر سکتے نہ کسی کی بابت قیاس کر سکتے ہین - مگر کبھی کبھی اُسکے منہہ سے نکل جانیوالی آہین بتلا رہی ہین کسیکی محبت ہنوز اُسکے دل سے نہین مٹی ہے - یکایک اُس کی پتلیان اپنی اصلی جگہ پر آکر قایم ہوئین - اور "کرشن" نہایت رقت انگیز لہجہ مین اُسکی زبان سے نکلا - جسنے تمام آدمیون کو متعجب کر کے حیرت مین ڈالدیا - مگر چمپا نے یہہ کہکر "دیکھو آخری وقت مین بھی اُس کی زبان سے رام کا نام نکل رہا ہے" اُن کے شکوک اور حیرت کو مٹا دیا - حقیقت مین بڑے بڑے فقرا اور کاملین کی زبان سے بھی آخری وقت مین ایسے الفاظ بہت کم نکلا کرتے ہین - تلسی داس کا قول ہے

"کوٹ کوٹ من جتن کرا ہین
انت رام کہہ آوت ناہین"

ترجمہ

منیشر کرتے ہین تدبیر ہر چند — دم آخر نہ ہو قفل زبان بند
اجل کی سر پہ چھا جاتی ہے جب شام — نہین منہہ سے نکلتا رام کا نام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مصیبت کا وقت تو ہمیشہ ہی مشکل سے کٹتا ہے۔ مگر خاص کر اسوقت کا ایک ایک منٹ منشی صاحب اور اُن کے متعلقین کی نگاہ مین ایک ایک دن کی برابر گذر رہا ہے۔ بڑی مشکل سے خدا خدا کر کے چار بجے۔ صبح ہو چلی۔ نسیم عنبر شمیم چلنے لگی ہے۔ منھ بند غنچے مسکرا مسکرا کو کھلکھلا پڑے ہین بیماران ہجر مشرقی اُفق سے روشنی کے بقعے چھوٹتے ہوئے دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے ہین کہ شب ہجر ختم ہوئی۔ قدرت کے مضبوط ہاتھون نے اس وقت مین کچھہ اس بلا کی دلچسپی کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے کہ بے اختیار دل کا کنول کھلا جاتا ہے۔ ہری ہری گھاس موتیون کا ہار پہنے ہوئے ہے۔ درخت تر و تازہ نظر آ رہے ہین۔ بیلین جو دن کی خشک اور گرم ہوا سے پژمردہ ہو کر سربسجود تھین طراوت پا پا کر آسمان کی طرف دست دعا اُٹھائے ہوئے ہین۔ ایسا فرحت بخش وقت ہے کہ وہ لوگ بھی آرام مین آ گئے ہین جنکو بیتابی نے تمام رات کروٹین بدلوائی ہین۔ درد نے دل و جگر مین اُٹھ اُٹھ کر کسی پہلو قرار نہین لینے دیا ہے۔ رادھا کی حالت بھی کچھہ سنبھل چلی ہے اُسکو پھر چارپائی پر سُلا دیا ہے۔ اب وہ وقت ہے کہ آفتاب نکل آیا ہے۔ روشنی کی شعاعین جو آٹھ منٹ مین اُس سے نکل نکلکر زمین تک آ پہونچتی ہین سطح زمین پر سنہرا فرش بچھا رہی ہین۔ منشی صاحب اور ضعیفہ اور تمام آدمی حوائج ضروری سے فارغ ہونیکو چلے گئے ہین۔ چمپا اُسکے پاس بیٹھی ہے اور اُسکو اس طرح سمجھا رہی ہے:-

چمپا۔ بی بی! آج کرشن آئین گے۔ کل شام منشی جی کے پاس اُن کا ایک خط آیا ہے کہ وے راج گھاٹ جاوین گے اور اثناے راہ مین منشی صاحب سے بھی ملاقات کرین گے (کچھہ دیر ٹھہر کر) انھین ہم لوگون سے بہت محبت ہے۔ پیاری رادھا! مستقل مزاجی کو کام مین لاؤ۔ اسقدر نہ گھبراؤ۔ رنج و غم سبکو پیش آتے ہین۔ مگر کوئی تمھاری طرح گھبرا کر بدحواس نہین ہو جاتا۔ اوسطو کا قول ہے کہ "رنج و غم کی انتہا ضرور ہے"۔ بی بی! ہرگز ہرگز مت گھبراؤ! تمھین اس حال مین دیکھ کر دیکھو تمھارے بھائی کی کیا حالت ہو گئی ہے۔ تمھاری ضعیفہ مان کا کیا حال ہے؟۔ کرشن! اب آتے ہی ہون گے۔ یقین جانئے اب وہ آتے ہی ہون گے۔ اب ہرگز نہ گھبرانا۔

۱؎ چمپا نے محض رادھا کی تسلی کے واسطے یہ جملہ کہا تھا۔ اُسے اس بات کا علم تھا کہ کرشن متھرا سے چل چکا ہے اور وہ عنقریب یہان پہونچنے والا ہے۔ ۱۲ (راوی)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھبرانے سے کچھہ حاصل نہین ہوتا۔ ؎

رنج واندوہ مین گھبرانیسے کیا ہوتا ہے
بچھڑنے ملجاتی ہین جب فضل خدا ہوتا ہے

چمپا کی اس موثر تقریر نے نہایت ہی عمدہ اثر کیا۔ اور اسنے گھبرا کر کئی مرتبہ کہا "کیا سچ ہے کہ وہ آتے ہون گے"

چمپا۔ بیشک سچ۔ بلکہ سچ سے بھی کچھہ اور زیادہ۔ مگر خدا کے واسطے گھبراؤ نہین۔

یہ باتین ختم نہ ہونے پائی تھین کہ کسی کے پیر کی چاپ نے چمپا کو چونکایا۔ چمپا نے پلٹ کر دیکھا تو کرشن آرہا ہے۔ جوش مسرت مین اُس کی زبان سے بے اختیار نکلگیا "آخاہ! کرشن تم ہو؟۔ ابھی ابھی تمھارا ہی تذکرہ ہو رہا تھا۔ مگر خدا کی قسم تم بڑے بیوفا ہو۔

رادھا (مندرجہ بالا فقرہ سنکر) چمپا! ہم غریبون کو کیون دھوکا دیتی ہے؟۔ بھلا اب وہ کیون آنے لگے۔ انھین کیا خبر کہ کوئی دُنیا سے جاتا ہے۔ مگر ؎

اثر ہے جذب اُلفت مین تو کھنچکر آہی جائینگے
ہمین پروا نہین ہم سے اگر وہ تن کے بیٹھے ہین

آموجا اے فرشتے چلا آ!۔ اب مین تیری مشتاق ہون تو کرشن کی طرح بے وفا نہین ہے۔

مگر چمپا! خوب غور سے سن لے۔ مجھہ کو اُس سے نہ کچھہ شکایت ہے نہ کوئی شکوہ ہے۔ ؎

کچھہ اُسکی بیوفائی کا مجھکو گلہ نہین
معشوق کونسا ہے کہ جو بیوفا نہین

اسقدر ہی کہنے پائی تھی کہ اُس کی زبان لڑکھڑائی اور خاموشی نے زبان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ سر چکرایا۔ دل مین محبت نے جوش مارا۔ زخم دل مین کچوکے لگ گئے اور آہ بھر کر وہ زار زار رونے لگی۔

کرشن (بھرائی ہوئی آواز مین بہتے ہوئے آنسوؤن کو پونچھکر) آہ! پیاری! تم کسکو بیوفا کہتی ہو؟۔ مین تمسے کہتا ہون کہ دُنیا مین کوئی چیز مجھے تم سے زیادہ عزیز نہین ہے۔ ہائے اور اگر اسپر بھی یقین نہ آوے تو مین اپنا سینہ چاک کے دکھادون کہ جو فرقت کے داغون سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رشکِ گلزار ہو رہا ہے۔

رادھا۔ کیا مین خواب دیکھ رہی ہون؟ (چونکہ کر) یہ عالم بیداری ہے یا خواب؟ (آنکھون کو ملکر کے) اِن یہ سامنے کون کھڑا ہوا ہے؟۔ کیا کرشن ہے؟۔ ہرگز بیداری نہین ہو سکتی۔ مجھے اپنی بدنصیبی سے ایسی اُمید کہان ہے۔ مگر کیا دلفریب خواب ہے۔ خدا کرے اب مین بیدار نہو۔ اسی طرح اس دلکشی خواب کو دیکھا کرون۔ ؎

لطف ہے خواب مین حاصل مجھے بیداری کا
تیرے صدقے مری آنکھون مین سمانے والے

کرشن۔ پیاری! تم بدنصیب نہین ہو۔ آہ! بدنصیب تو مین ہون۔ پیاری! تم کیسی بہکی بہکی باتین کر رہی ہو؟

رادھا۔ تو کیا فی الحقیقت مین بیدار ہون؟۔ اور تم میرے سامنے کھڑے ہو؟

کرشن۔ بیشک۔

بس یہہ سُننا تھا کہ یکایک خوشی کے آثار اُسکے چہرہ پر نمایان ہوئے۔ مگر صرف چند لمحون کو۔ کیونکہ غشی کے آثار پھر اُسکے چہرے پر پائے گئے۔ اور اُسکی آنکھین بند ہو گئین۔ اُسی کے ساتھ زبان بھی۔

کرشن یہ دیکھکر گھبرا گیا اور اُسکے تلوے سہلانے لگا۔ چمپا ہوا کرنے لگی۔ گلاب بھی چھڑکا۔ کیوڑہ بھی چھڑکا۔ لحلمہ بھی سونگھایا۔ مگر بیفائدہ۔ دو تین گھنٹہ بعد سنبھلے پھر آنکھین کھولین اور پھر وہی دلربا صورت سامنے نظر آئی۔ ؎

سامنے جب مرے تصویر سی صورت آئی
آئینہ مجکو دکھانے مری حیرت آئی

وہ حیرت سے اُسکے مُنہہ کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے ہے۔ آہ! مگر اُسکی نقاہت اور بار بار کی غشی نے اُسنے زبان ہلانے سے بھی معذور کر دیا ہے اُسکے جسم مین طاقت کا نام و نشان بھی نہین۔ اُسکا دماغ بہت ہی کمزور اور ضعیف ہو گیا ہے اور یہی سبب تھا کہ ابھی کچھ دیر پیشتر صرف گفت و شنید کے صدمہ سے اُسپر غشی طاری ہو گئی تھی۔ وہ حواس ہے۔ کیا خود بخود؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں وہ بول ہی نہیں سکتی - ہاں اشاروں ہی اشاروں میں اپنی خوشی اور دلی شادمانی کا اظہار کرکے خدا کا شکریہ ادا کر رہی ہے - اسی عرصہ میں ڈاکٹر گوکل چند کہ جو اس شہر کے مشہور اور لائق ڈاکٹروں میں سے ہیں اور قدرت نے اُن کے مبارک ہاتھوں کو شفا کی بہت کچھ مقدار عطا فرمائی ہے آئے اور نبض دیکھ کر کہا :-

ڈاکٹر صاحب (دل میں) اُفوہ! نبض تو بہت ہی دھیمی چلتی ہے (مریضہ کی طرف دیکھ کر) تم کل کی نسبت آج بہت اچھی ہو - یقین ہے دو ایک یوم میں طاقت بھی آجائیگی -

مریضہ (متعجب ہوکر) آہ! کیا میں تندرست ہو چلی؟ - مجھ مصیبت زدہ کا مرجانا ہی بہتر تھا مگر آہ بیکسوں کو موت بھی نہیں آتی -

منشی جی - ہائے! ایسی تمھیں کیا تکلیف ہے جو ایسے الفاظ منھ سے نکالتی ہو؟ - ہائے! کیا تمکو اپنے پیارے بھائی اور ضعیف ماں کا کچھ خیال نہیں ہے؟ -

یہ کہکر منشی صاحب رونے لگے پر ڈاکٹر صاحب کے اشارہ سے باہر اُٹھ گئے -

ڈاکٹر صاحب (مریضہ سے) تمکو ایسا مایوس ہونا چاہئے نہ ایسے الفاظ زبان سے نکالنے مناسب ہیں جو کسی کو رنجیدہ کریں - کیا تم نہیں جانتی کہ ایسے الفاظ تمھاری والدہ اور بھائی کے ساتھ کیا آلام کرتے ہوں گے؟ - میں اُمید کرتا ہوں کہ آئندہ تمھاری زبان سے ایسے الفاظ نہ نکلیں گے -

نبض دیکھ کر ڈاکٹر صاحب باہر آئے اور منشی صاحب سے کہا "منشی صاحب! ہمیشہ مریضہ کو تسلی و تشفی دینا چاہئے - اُسکے روبرو گھبرانے سے اُسکے مرض کو ترقی دینا ہے - اسوقت آپ کا چشم پُرآب ہونا اور پھر مریض کے سامنے بالکل دانائی کے خلاف تھا"

منشی صاحب - ڈاکٹر صاحب! مجھکو اس بات کا خیال نہیں رہا تھا - ہونیوالے غم نے میرے تمام ہوش و حواس کو ابتر کر رکھا ہے -

ڈاکٹر صاحب فیس لیکر روانہ ہوئے اور اُن کے ساتھ ہی ایک ملازم دوا لانے کو بھیجا گیا - دوا لاکر پلائی گئی - اور رادھا کی حالت دن بدن اچھی ہوتی گئی -

کرشن کو آئے ہوئے ایک ہفتہ ہوگیا ہے - اب رادھا کے تن بدن میں بھی طاقت آتی جاتی ہے اب وہ چارپائی پر اُٹھ کے بیٹھی ہو جاتی ہے - اور گاؤ تکیہ کے سہارے کچھ دیر تک بیٹھی رہ سکتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسوقت کرشن اُسکے پاس بیٹھا ہوا ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہے اور اپنے دل ہی دل مین کہہ رہی ہے

رادہا۔ "نقاہت تیرا بُرا ہو! تو نے مجھے بالکل بیشرم اور بے ادب بنا دیا ہے۔ ہاے! مین کسکے سامنے اِس طرح لیٹی ہوئی ہون۔

اس خیال کے آتے ہی اُس کی پیشانی پر عرق آ گیا۔ اور اُسنے شرمندہ ہو کر اپنی اُس للچائی ہوئی نگاہ کو جو ابھی ابھی کرشن کی بلائین لے رہی تھی نیچا کر لیا اور نہایت انکساری کے لہجہ مین کہا "ہائے! مین بڑی بیشرم ہون۔ بڑی بے ادب۔ زمین! تو کیون ایسی بیشرم اور بیحیا عورتونکو نہین نگل جاتی؟ آسمان! .....

کرشن (قطع کلام کر کے) پیاری! ایسی باتین نکرو! آہ! تم نہین جانتین کہ ایسی باتین میرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہین؟

رادہا۔ ہان! یہ تو مین جانتی ہون کہ میری باتین تمھارے ساتھ اچھا سلوک نکرینگی" (طنزیہ طور پر) مگر آپ میری بے ادبی اور گستاخی کو یقین ہے معاف فرمائین گے۔

کرشن۔ یہ تو کوئی قصور نہین ہے۔ "تعظیم بیماران معاف" مشہور ہے۔ اگر تمھارے خیال مین کچھ قصور ہے تو مین تہ دل سے معاف کرتا ہون۔ مگر آہ! پیاری! تم کند چھری سے کیون حلال کرتی ہو؟ خدا کی قسم تمھارے ان خنزیر الفاظ نے نشتر و چھری سے بھی زیادہ کام کیا ہے پیاری! کیا تمھارا خیال ہے کہ مجھے تم سے محبت نہین؟

رادہا۔ اگر ہوتی تو کیا ممکن تھا کہ ڈھائی ماہ کے عرصہ مین دو چار مرتبہ بھی یہان نہ آتے؟

کرشن۔ ؎ چاہت کو میری آپ نہ دم دیکے پوچھئے
اپنے ہی دل سے آپ قسم دیکے پوچھئے

آہ! میری بدقسمتی نے مجھے کہین کا نرکھا۔" (یہ کہکر وہ زار زار رونے لگا۔ اور اپنی بھرائی ہوئی آواز مین کہا) "؎ دیکھو ہو جائینگی بدنامیان رسوا ہوگی
آزماؤ نہ خدا کے لئے الفت میری"

رادہا اسے روتا ہوا دیکھکر بیتاب ہو گئی۔ اُسنے اپنے دل مین کہا کہ "ہائے مین نے کیا غضب کیا"

رادہا۔ کرشن! خدا کے لئے نرو۔ دیکھو پھر مجھے بھی رونا آتا ہے مین بہت ضبط کر رہی ہون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر تم جانتے ہو کہ میرا رونا غضب کا ہے میرے آنسو بڑھ بڑھکر غشی کا استقبال کیا کرتے ہین -
بس بس خدا کے واسطے اب نہ روؤ!

کرشن (آنسو پونچھ کر) اچھا اچھا اب مین نہ روؤن گا - سچ ہے زبردست کے بیسون بسوے مارے اور روتے نہ دے -

رادھا - فرمائیے فرقت مین کیسے گذری - میرا حال تو یقین ہے کہ آپ سنتے سنتے تھک گئے ہون گے -

کرشن نے اس مصلحت سی کہ اسکا حال سنکر ضرور ہے کہ اسے رنج ہو - اور پھر رنج بقول ڈاکٹر بیماری کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے - صرف اسقدر کہکر خاموش ہو گیا (ع)

"کبھی فرصت مین سن لینا بڑی ہے داستان میری"

تھوڑی دیر تک ادہر ادہر کی باتین ہوتی رہین - اب چمپا بھی آگئی - اسکے آنے کے تھوڑی ہی دیر بعد رادھا کی والدہ بھی خواب سے بیدار ہوئین اور رادہا کو دیکھنے آئین -

ضعیفہ - بیٹا کرشن! کیا تمھارا ارادہ راج گہاٹ جانیکا تھا؟

کرشن - ہان مین اسی قصد سے گھر سے چلا تھا کہ گنگا اشنان کرون اور راستے مین آپ لوگونکی زیارت - غرضکہ بیک کرشمہ دو کار کا مصداق ہون -

مگر آپ کی (رادہا کی طرف اشارہ کرکے) علالت کی وجہ سے ارادہ فسخ کرنا پڑا - اب کل یا پرسوں ضرور جاؤن گا -

جانیکا لفظ تو کرشن کی زبان سے نکل گیا مگر ادہر اسکا دل بیتاب ہوا ادہر رادھا کا کلیجہ اچھلنے لگا - بیشک - ؎

وہ قیامت کی گھڑی وہ موت کا ہے سامنا
جب کوئی معشوق سی ملکر جدا ہونے لگا

اسی عرصہ مین منشی صاحب کچہری سے تشریف لائے - ان کے چہرہ پر بشاشت کے آثار چھائے ہوئے تھے - خوشی ٹپکی پڑتی تہی - وہ آتے ہی اس طرح ہمکلام ہوئے -

منشی صاحب - امان جان! ہماری تبدیلی کی چٹھی آگئی - (رادہا سے) لو کب چلوگی؟

رادہا - کہان؟ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منشی صاحب - جہان سے آئی تھین -

رادہا کی والدہ - خدا کے لئے ایسے الفاظ تو میری بچی کو نہ کہو - بمشکل تمام تو اب کے جان بچی ہے - اور تم پھر وہی باتین .....

منشی صاحب - میرا یہہ مطلب نتھا بلکہ میرا مطلب متھرا سے تھا -

کرشن - (ع) دیر لگتی نہین تقدیر کو پلٹا کھاتے - کل کیا تھا اور آج کیا ہو گیا - آہ! جب وہ وقت یاد آجاتا ہے کلیجہ پر تیر سا لگتا ہے - اور اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ (ع)

خواب تھا جو کچھہ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

منشی صاحب - بیشک دنیا کی خوشی اور رنج کا کچھہ اعتبار نہین ہے -

کرشن - کسی نے کیا اچھا کہا ہے - (ع) "رنج کے بعد مین خوشی ہی تو ہے"

گیارہوان باب

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

این گل دیگر شگفت

موسم سرما کا ابتدائی زمانہ ہے - سردی نے ابھی پیر نکالے ہین - دن کسی بدنصیب کی شب وصل یا کسی نازک اندام کے بوٹے سے قد کیطرح چھوٹے ہوتے جاتی ہین - مگر راتین رادھا کی زلف دراز یا کسی مہجور کے رنج و غم و شب فرقت کی طرح دن بدن بڑھتی جاتی ہین - انسانی خون مین ایک قسم کا جوش پیدا ہو گیا ہے - موسمی بیماریان رخصت ہو گئی ہین - جمعرات کا دن ہے اور صبح کے دس بجے ہین - وہی سڑک پیش نظر ہے جو مدار دروازہ سے مامون بھانجے ہوتی ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑے پیچ وخم کھا کر ریلوے اسٹیشن تک چلی گئی ہے - دو گھوڑا گاڑیان تیزی سے جاری ہین یہ تو ہم نہین بتا سکتے کہ ان مین کون ہے؟ مگر گاڑیون پر لدا ہوا اسباب بتا رہا ہے کہ شاید یہ اسٹیشن کو جا رہی ہین

کچھ دیر مین گاڑیان اسٹیشن پر پہونچ گئین - ایک گاڑی مین سے دو شخص اُترے جنمین سے ایک کی عمر چالیس برس سے متجاوز ہے - اور دوسرے نے ابھی شباب مین قدم رکھا ہے مگر نہایت ہی خوبصورت ہے اور بلا کی پھبن ہے -

اہا! خوب پہچانا یہہ تو ہمارا پرانا دوست کرشن ہے - اور وہ دوسرا شخص مُنشی بنسی دھر صاحب معلوم ہوتے ہین - کیونکہ گاڑی سے اُترتے ہی کرشن نے کہا تھا "مُنشی صاحب! ابھی ریل مین دیر ہے" کرشن چلتا ہوا مُسافر خانہ کی طرف چلا - مُسافر خانہ نہایت ہی عمدہ بنا ہوا ہے - کثرت مُسافران سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے - ٹکٹ تقسیم ہو رہا ہے - ریل کی آمد آمد ہے - اوّل روہیلکھنڈ سے آنیوالی گاڑی آئی - اور اُسکے بعد دلی سے آنیوالی - جس مین یہہ سب سوار ہونے کو تھے - مُسافر سوار ہونے لگے - مگر ریل مُسافرون سے بھری ہوئی تھی - مجبوراً ایک گاڑی جوڑنی پڑی - ایک بنگالی بابو کی مدد سے بمشکل تمام ایک درجہ خالی کرایا گیا جس مین ہمارا دوست معہ ہمراہیان سوار ہوا - ان کے سوار ہونے کے بعد ایک نوجوان گورا پتلون ڈالے - ایک ہاتھ مین چھڑی اور دوسرے ہاتھ مین ٹوپی لیے ہوئے سطرف نظر آئے - انھین دیکھ کر مُنشی صاحب دروازے پر کھڑے ہو گئے ایک نوجوان نے دروازہ کھولنا چاہا -

مُنشی صاحب - نہین - اس مین جگہ نہین ہے -

نوجوان - کیون؟ - اس مین تین آدمیون کے واسطے کافی جگہ ہے - وہ دیکھو! کیا لکھا ہے "ہر ایک درجہ دس آدمیون کے واسطے ہے"

یہ کہکر نوجوان نے فوراً کھڑکی کھولی اور درجہ مین گھس پڑا - حالانکہ منشی صاحب نے دھکا دیکر روکنا چاہا تھا مگر یہہ انگریزی پڑھا لکھا جنٹلمین بھلا کب رُکنے والا تھا - اسکے سوار ہونے کے بعد دوسرا نوجوان واپس چلا گیا -

کرشن کی زبان سے "قہر درویش بر جان درویش" نکلا - اور اسکے ساتھ ہی اُسنے فوراً

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورتون کو ایک کونہ مین بٹھا کر ایک چادر آہنی سلاخون مین باندھکر پردہ کر دیا۔

ناظرین! ہم اسقدر بتائے دیتے ہین کہ اس انگریزی خوان نوجوان نے راد ہا کی ایک جھلک دیکھ لی تھی کہ جو اُس وقت مُنہ کھولے ہوئے بیٹھی تھی۔ مگر ہم نہین کہہ سکتے کہ اُس کی بھولی بھولی دلفریب صورت نے اُس نوجوان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہان اُسکے چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین۔ کلیجہ سنسنا گیا۔ لب خشک ہو گئے۔ رنگ زرد پڑ گیا۔ اور اُسنے گھبرا کر ایک ہاتھ سینے پر رکھ لیا۔ اُسکے چہرے پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہہ شعر کبھی اُستاد نے اُس کے حسب حال نہین۔

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ ۔۔۔ صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

دل کہہ رہا تھا مگا چپ رہن ناز ۔۔۔ رنگ چہرے سے کر گیا پرواز

مُنشی صاحب کو اُسکا آنا نہایت ہی ناگوار معلوم ہوا اور کرشن تو بار بار اُسکی جانب قہر آلود نگاہ سے دیکھتا اور دانت پیس پیس کر رہجاتا تھا۔

نوجوان (مُنشی جی سے مُخاطب ہوکر) بیشک آپ میری اس بیجا حرکت سے ناراض ہوگئے ہون گے مگر مین خدا کی قسم مجبور تھا معاف فرمائیے!

مُنشی صاحب (غصہ کو ضبط کرکے) اس مین ناراضگی کی کوئی بات نہین۔

کرشن۔ (نوجوان سے) آپ کہان تشریف لیجا ہین گے؟

نوجوان۔ میرا تقرر متھرا کی اسٹیشن ماسٹری پر ہوا ہے اور وہین فی الحال جانے کا قصد ہے۔ اور آپ؟

کرشن۔ ہم بھی سب متھرا ہی جاوین گے۔

ریل اسٹیشن کو چھوڑ کر اُسی طرح چلدی جس طرح کوئی بیمہر معشوق اپنے روتے ہوئے عاشق کو چھوڑ کر چلدیتا ہے۔ اور اسٹیشن اُسکے چلتے ہی اُسی طرح اُداسی چھا گئی جس طرح عاشق پر معشوق کے چلے جانے کے بعد حسرت چھا جاتی ہے اور رنج و غم ٹوٹ پڑتے ہین۔ اب ہمارا خیال اس گفتگو کی طرف رجوع ہوا ہے جو اُن اشخاص مین کہ جو متصل کے کمپارٹمنٹ مین بیٹھے ہوئے تھے ہو رہی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک شخص (جس کی لانبی ڈاڑھی اور گھنے بالون نے اُسکے مُنھ تک کو چھپا لیا تھا) یہ سمجھہ مین نہین آتا کہ یہہ ریل کیا چیز ہے۔ اور کس طرح اسقدر بوجھ بغیر کسی جاندار کی طاقت کے کھینچ لیجاتی ہے؟

ایک دہقانی۔ ایک پنڈت نے ہم سے بیان کیا تھا کہ یہہ ایک دیوی ہے جسکو لاکھون من بوجھ ایک پھول کی مانند معلوم ہوتا ہے۔

پہلا شخص۔ یہ بات قابل قیاس نہین۔

دہقانی۔ کیون؟

پہلا شخص۔ اگر دیوی ہوتی تو آدمیون کے قبضہ مین کیون ہوتی؟ دیکھو انجن والے حسب خواہش اسکو تیز یا سست چلا سکتے ہین اور روک سکتے ہین پھر کیسے سمجھہ مین آسکتا ہے کہ یہ دیوی ہے۔

دہقانی۔ کیا تم نہین جانتے کہ منترون کے ذریعہ سے دیوتا قابو مین آجاتے ہین؟ کیا یہہ جھوٹ ہے؟

پہلا شخص۔ مگر انگریز یعنی عیسائی نہ کسی دیوتا کو مانتے ہین نہ کسی دیوی کے معتقد ہین۔

دہقانی۔ معلوم ہوا تم ان باتون سے واقف نہین۔ اگر انگریز دیوی ماتا کی پوجا نکرین تو ریل ہرگز ہرگز نہ چلے۔ دو یا تین ماہ گذرے کہ کانپور کے نزدیک دیوی ماتا ناراض ہوگئین چلنا چھوڑ دیا جب انگریزون نے کئی بکرون کی قربانی کی اور بہت سی خوشامدین کین تب پھر چلنے لگی۔

پہلا شخص۔ کیا تم نے اپنی آنکھون سے بکرون کو ذبح ہوتے ہوئے دیکھا تھا؟

دہقانی۔ اگر دیکھا نہین تو کیا ہے سُنا تو ہے۔

پہلا شخص۔ یہ محض غلط ہے۔

دہقانی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو تم آریہ ہو یا ملیچھہ بدیا مین سے کچھہ حصہ لے چکے ہو۔

پہلا شخص۔ خیر مین کچھہ ہی کیون نہون مگر ایسی زبانی ڈھکوسلون کا قایل نہین۔

دہقانی۔ (چین بجبین ہوکر) قایل نہین (جھنجلا کر) اگر قایل نہ تھے تو ہم سے پوچھا کیون تھا۔

پہلا شخص۔ قصور ہوا۔

دہقانی (زور سے) قصور ہوا صاحب۔

پہلا شخص۔ تو آپ خفا کیون ہوتے ہین؟

ایک کل نگر گئی تھی جو کہ دو گھنٹہ مین بڑی سخت محنت سے درست ہوئی تھی ۱۲ (راوی)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دہقانی - بس کہدیا ہمنے - ہمسے بہت بولو!

پہلا شخص - بہت اچھا حضور - (کرشن کی طرف مخاطب ہوکر) کیا آپ اسقدر تکلیف گوارا کرینگے کہ مجھے یہ سمجھادین کہ یہ ریل کس طرح چلتی ہے؟

کرشن - ہاں! مین تمکو مختصر طور پر سمجھاے دیتا ہون - نوسنو! - غور سے سُننا!!

"یاد رکھو کہ تمام بڑی بڑی ایجادون کی شروعات نہایت ہی چھوٹی ہوتی ہے مثل جسکے مثالات تم دریافت کرنا چاہتے ہو اسٹیم (بھاپ) کی شہزور طاقت سے چلتی ہے"

"اوّل آپ کو یہ جاننا ضرور ہے کہ بھاپ کی طاقت کا خیال ابتدا مین کس طرح انسانی دلون مین پیدا ہوا؟ - اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جبکہ مارکوئس آف ورسٹر زندان خانہ آر لینیٹ مین چار پکار ہا تھا - یکایک قندیل جو کیتلی کے اوپر رکھی ہوئی تھی متحرک ہوئی - فوراً اسکے خیال پیدا ہوا کہ کون سی ایسی زبردست طاقت ہے جو شئے کو حرکت دیتی ہے - آخر اُسکے ذہن نے اُسے سمجھادیا کہ بجز اسٹیم (بھاپ) کے اور کوئی شئے ایسی نہین ہے جو اسمین حرکت کرتی ہے - رہائی پانے پر اُسنے اپنے خیالات کو وسیع کیا اور متواتر تجربات سے ثابت ہوگیا کہ اسٹیم بہت بڑی طاقت رکھتی ہے - اور اُسنے اپنی عمر کے آخر حصہ مین ایک کل ایجاد کی جو اسٹیم کی طاقت سے ۶۰ فیٹ کی اونچائی تک پانی کو اُچھال سکتی تھی -

اسکے سو برس بعد سر جیمس وائٹ نے ایک دُخانی انجن بناکر اپنا کمال دکھایا - بعد ازان الیور ایوانس نے ایک لوکوموٹو ایجاد کیا - جبتک یہ لوکوموٹو تیار نہین ہوا عام لوگ اُس کی اسی طرح ہنسی اُڑاتے اور لوکو بناتے تھے جس طرح ڈاکٹر جیرم وجد ویکسی شین (پہیا) کو بناتا تھا

دیہی شخص - اجی حضرت! یہ لوکوموٹو کیا چیز ہے؟

کرشن - لوکوموٹو اُس دُخانی انجن کو کہتے ہین جو ایک جگہ سے دوسری جگہ کو جاسکے -

کرشن (اسی سلسلہ مین) بعد ازان جارج اسٹیفن سن نے ایک نیا لوکوموٹو بناکر پائنو لینڈ انعام حاصل کیا - اس سے پہلے کسیکو یہہ خیال پیدا نہ ہوا تھا کہ اسی لوکوموٹو کے ذریعہ سے مسافر بڑے آرام کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکتے ہین - زمانہ حال کے لوکوموٹو مین بہت سی زیادتیان ہوگئی ہین مگر اصلی باتون مین اسی سے کچھ مناسبت رکھتے ہین جو جارج نے بنایا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہی شخص - ہان آپ کا بیان بیشک وقعت کی نگاہ سے دیکھے جانیکے قابل ہے - کیا آپ اسٹیفن سن کے مفصل حالات سے واقف ہین -

کرشن - بخوبی - کیونکہ ایسی کتابین دیکھنے کا مجھے بہت شوق ہے - جارج اسٹیفن سن ایک بہت بڑا انجنیر تھا جو کہ ۱۷۸۱ء مین نیوکیسیل کے قرب وجوار مین پیدا ہوا تھا - بچپن مین جارج ایک کوئلہ کی کان پر ادنے ملازم تھا - وہ صرف محنتی ہی نتھا بلکہ نہایت ہی فہیم اور ذہین تھا - اُسنے ہمیشہ اپنے آقاؤن کو خوش رکھا اور ہر طرح سے اُن کی منفعت کا خواہان اور ساعی رہا - اٹھارہ سال کی عمر تک وہ ابجد سے ناواقف تھا - اس عمر مین اُسکا خیال نوشت وخواند کی طرف رجوع ہوا - ایکسال کے عرصہ مین وہ اچھی طرح لکھ پڑھ سکتا تھا - اُسنے بہت سی کتابین انجنیری اور علم جر ثقیل کی دیکھ ڈالین - وہ ہمیشہ اسی خیال مین رہتا تھا کہ دخانی انجن کس طرح ترقی دیا جا سکتا ہے ؟ - اور اُسنے نئے نئے نمونے مٹی کے بنائے - اور بہت بڑا موجد اور انجنیر مشہور ہوا - ۱۸۲۱ء مین اُسنے ایک لوکوموٹو لورپول اور منچیسٹر ریلوے کمپنی کی فرمایش سے بنایا اور اپنے ہمعصر انجنیرون سے سبقت لیگیا -

کرشن بیان کر رہا تھا اور منشی صاحب اور تمام آدمی جو درجہ مین تھے اس عجیب ماجرے کو سن رہے تھے - مگر وہ نوجوان اُسی طرح بیٹھا ہوا پردہ کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے تھا - اُس نہ کرشن کی تقریر بھلی معلوم ہوئی نہ نیچرل دلچسپیان اُسکو اپنی جانب متوجہ کر سکین اُسکی متلاشی نظرین کسی کی دلفریب صورت کو ڈھونڈھ رہی تھین جسکی صرف ایک ہی جھلک نے اُسے بیچین کر دیا تھا - اور اُسکے دلکو ایک ہی نگاہ مین اُڑا کر لیگئی تھی - بقول شاعر (ع)

ملتے ہی آنکھ دل کسی کافر نے لیلیا

وہ اپنے دل ہی دل مین کہہ رہا تھا - اے ہوا کے تند جھونکو ! میرے حال زار پر رحم کرو - کسیکے پردہ کو الٹ کر بس ایک ہی جھلک دکھا دو !! - اے اُسکے بھولے بھولے چہرے مین قدرت کے پیارے پیارے ہاتھون نے کس بلا کا حسن کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے - بلا کی دلفریبیان ہین - اُبھرا ہوا جوبن - اُٹھا ہوا سینہ غضب ڈھا ڈھا کر اس شعر کی یاد دلا رہا ہے - ؎

جوبن کے دن مین باغ مین تنہا نہ جائیے
دِ صبا لگائیگی چوری انار کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسی صورت کبھی دیکھنے مین نہین آئی۔ ؎

دہانِ یار حاضر ہے اگر پستہ کو دعویٰ ہو
ملا لین آنکھ ہمچشمی اگر بادام کرتے ہین

آنکھین ہین کہ دیدۂ غزال۔ مگر اس سے اُس سے کیا نسبت (ع) چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎

چشم جانان اور ہے چشم غزالان اور ہے
وضع انسان اور ہے ترکیب حیوان اور ہے

بس ایک ہی نگاہ مین میرا تو کام تمام کر دیا۔ کسی کا یہ شعر انھین آنکھون پر صادق آتا ہے ؎

جلائے اُسنے اسنے دم مین سو سو مار ڈالے ہین
تری آنکھون سے ہی شکوہ مسیح ابن مریم کا

آہ! یہ کالی کالی زلفین اُسکے رخسارون پر لٹکی ہوئی کیا غضب کر رہی ہین۔ ؎

خوشنما ہے چہرۂ محبوب پر زلف سیاہ
عالم اک دکھلاتا ہے کالی گھٹا گلزار پر

ہائے! یہ پتلی کمر کس قیامت کی ہے۔ ؎

لٹک کے زلفین جو آ پڑی ہین کمر کسیکی لچک رہی ہے
بلا کی آئین ہین دو گھٹائین غضب کی بجلی چمک رہی ہے

ناز و ادا کا کیا کہنا۔ سارا غضب ڈھایا ہوا تو انھین کا ہے۔ ؎

گاہک وہ جان کی ہے یہ گاہک ہے دل کی بھی
کیسی قضا قضا کی بھی اُستاد ادا ہوئی

آئے تھے دلکو لیکے تری جلوہ گاہ مین ناز و ادا نے لوٹ لیا اُسکو راہ مین

نہین معلوم ہنوز ناکتخدا ہے یا شادی ہو چکی ہے۔ افسوس! افسوس۔ ؎

تجھے دیکھتا ہون مین پیر فلک
ہمیشہ نئی چال چلتے ہوئے

وہ بار بار چاہتا تھا کہ پردہ کی چادر کو کھینچ لے۔ اور اُس کی تیوری سے ہمین یہ بھی [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو چلا تھا کہ آپ کہین اس شعر کے مصداق نہ بنین۔

دستِ گستاخِ شبِ وصل اُلٹ دی نہ نقاب
پانؤن پھیلاتی ہے اب حسرتِ دیدار بہت

مگر کرشن اور منشی صاحب کی موجودگی نے کچھہ اس قسم کی ہیبت اُسکے دل پر بٹھا دی تھی کہ وہ ہاتھ پانؤن نہ ہلا سکا۔ علاوہ ازین اُس کی ہمت اور اُس کی غیرت ٹھٹک ٹھٹک کر کسی طرح اُسے اپنے ارادے کے پورا کرنے کا موقع نہ دیتی تھی۔

نینڈو (ہاتھرس جنکشن) کا اسٹیشن آگیا۔ گاڑی تبدیل ہوئی اور کرشن نے منشی صاحب سے کہکر عورتون کو زنانی گاڑی مین سوار کرا دیا اور وہ نوجوان عالم سکتہ مین نہایت ہی حسرت خیز نظر سے تکتا ہوا رہگیا۔ اور دونون ہاتھون سے کلیجہ تھام کر یہ شعر پڑھا۔ ؎

وہ دل لیکے یون ہای چلتے ہوئے
کہ ہم رہ گئے ہاتھ ملتے ہوئے

آپ ہمارے دوست کرشن کو متھرا پہونچا ہوا خیال کر لین۔ مگر اس نوگرفتار دام محبت کی حالت بس کچھہ اسی شعر سے اچھی طرح ظاہر ہو سکتی ہے۔

وہ قیامت کی گھڑی وہ موت کا ہے سامنا
جب کوئی معشوق سے ملکر جدا ہونے لگا

بارہوان باب

پھر بہار آئی چمن مین زخمِ دل آلے ہوئے
پھر سری داغِ جگر آتش کے پرکالے ہوئے

آئیے آئیے حضرات ناظرین باتمکین آئیے۔ اور چندے ہماری طرف متوجہ ہو جیئے!! ہم آپکو کرشن بیخزان کی سیر کراتے ہین جس کی بھینی بھینی خوشبو نے آپکے دل و دماغ کو تازگی پہونچائی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ایک عرصہ تک آپکا تفرج گاہ رہچکا ہے - دیکھئے ! دیکھئے ! وہ ہی اہل ہنود کا پاک اور مقدس شہر پیش نظر ہے جو دریائے جمن کے داہنے کنارے پر مدت دراز سے آباد ہے - اور جسکو سری کرشن چندر مہاراج کا مولد ہونیکی وجہ سے ہر ذی اعتقاد ہندو وقعت اور تعظیم کی نگاہ سے دیکھتا ہے -

شام کا خوشنما وقت ہے اور شام بھی موسم برسات کی ہے جسکی دلربائی اور دلفریبی صناع ازل کی بدلے بدلے کاریگری جنگل جنگل ظاہر کرتی پھرتی ہے - سبزہ کو سہون تک لہلہا رہا ہے - جھیل ونالاب لبریز ہو گئے ہین - فراش قدرت نے سطح زمین پر سبز مخمل کا فرش بچھا دیا ہے - اور اوپر رنگ برنگ کے خودرو پھولون سے گلکاری کر کے قالین ایرانی کو شرما دیا ہے - چھپتکی فرش الجاتی ہے تالاب ہو رہے ہے - ہیں ٹکڑے تالاب کو کنارے مجذوبانہ ٹر ٹر لگا رہا ہے - نیر ہوا ادھر اڑھر پھر رہی ہے اسن کی خوبصورتی آنکھون کو نہایت ہی دلفریب معلوم ہوتی ہے - اسکے شوخ رنگ پر نگاہ نہین جمتی - سبز گھاس پر انکا سرخ رنگ بہت بھلا معلوم ہوتا ہے - درخت نہا دھو کر صاف ستھرے ہو گئے ہیں - سبز پوشان چمن نکھر نکھر کر اپنا قیامت خیز عالم دکھا رہے ہین بقول حضرت مومن

ڈالی ڈالی آج ہری ہے
باغ نہین ہاں سبز پری ہے

ہر شے دلربا - ہر منظر روح افزا - بھینی بھینی خوشبو مشام جان کو تازہ کر رہی ہے - گلون پر بیساختہ تبسم آشکار - غنچون کے لب پر تبسم کا اظہار - نرگس محو دیدہ بازی - سوسن مشغول زبانداری - سنبل مین پیچ وتاب - پانی مین بہاؤ وتاب - بلبل کی خوش آوازی - باغبان کی دلفریبی - ہر شے کا نقشہ پیش کر رہی ہے - ایسے دلکش اور روح افزا وقت مین گاڑی یکہ گاڑی اور یکہ پر یکہ میدان کی طرف چلا جاتا ہے - سڑک کے کنارے ایک شہسوار اپ باد رفتار پر سوار خراماں خراماں جا رہا ہے - گھوڑے کی آن بان - طرز خرام قابل ستائش ہے - ہمارا دل اس جانور سے آشنا معلوم ہوتی ہے - اور ہمارا حافظہ بھی چڑھ چڑھ کر یاد دلا رہا ہے کہ ہمنے کہیں نہ کہیں اسکو ضرور دیکھا ضرور دیکھا

بہت کچھ غور کرنے کے بعد اسی تو سن نے جسکو ہم جاپ کے نام سے تعبیر کرتے ہین گذشتہ زمانہ کی تصویر ہمارے سامنے پیش کی اور فوراً خیال آگیا کہ یہ وہ ہی گھوڑا ہے جسپر سوار ہو کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرشن اپنے مدت سے بچھڑے ہوئے دوست مدان سے ملنے کے واسطے باغ عجیب کو گیا تھا۔ مگر نہ معلوم ہوا کہ اسپر کون سوار ہے؟ اگر کرشن تو نہیں ہو سکتا۔ کرشن کے سفید داڑھی کہاں؟ کرشن ڈھیلے پائنچے کا پاجامہ کیون پہننے لگا؟ اُسے انگرکھے سے نسبت کیا؟ وہ تو گول ٹوپی استعمال کیا کرتا تھا اُسے پگڑی سے کیا غرض؟ گو شہسوار شکل و شباہت مین کرشن سے بہتسا کچھ مشابہت رکھتا ہے اور جسم بھی ویسا ہی کڑا ہے مگر چہرے پر پڑی ہوئی جھریان صاف ظاہر کر رہی ہین کہ وہ عمر کا ایک معتدبہ حصہ لیچکا ہے۔ اُس مین اور کرشن مین اتنا ہی فرق ہے جتنا کھلے ہوئے پھول اور پژمردہ غنچہ مین۔ آبادی سے باہر آکر اُسنے گھوڑے کو ڈپٹا۔ گھوڑا کنوتیان بدل بدلکر ہوا سے باتین کرتا ہوا نظر سے غائب ہو گیا۔ ناظرین گھوڑے کی آن بان اور چال ڈھال کو دیکھکر عشعش کرنے لگے۔ بڈھا شہسوار اس تیزروی مین بھی اس خوبی سے جما ہوا تھا کہ گویا میخ گاڑدی ہے۔ کچھ دور چلنے پر گھوڑے نے سکندری کھائی۔ بڈھا شہسوار آسن قایم نہ کرسکا اور ڈھلک کے نیچے آرہا۔ ریتیلی نرم زمین نے ہاتھون ہاتھ اُسے اپنی آغوش مین لے لیا اور فضل الٰہی سے زیادہ چوٹ نہ آئی۔ صرف داہنے پیر مین ایک خراش سا آگیا۔ اصیل جانور فوراً کھڑا ہو گیا اور نظر حسرت سے اپنے مالک کو دیکھنے لگا۔ شہسوار نے اُٹھنا چاہا مگر ہاتھ پیرون نے جواب دیا اور افسوس کرنا اُٹھا گیا۔ گاڑی اور سیکے جو پیچھے رہگئے تھے برابر ہو کر گذرنے لگے۔ بعض نے اُسے اس زبون حال مین دیکھکر عبرت پکڑی اور افسوس ظاہر کیا۔ اور بعض نے آوازے کسنے شروع کئے مگر ایک صاحب جو ٹمٹم مین سوار تھا نہ معلوم کیا جانتی دنیا دیکھکر ٹمٹم سے قریب آیا اور بملائمت مزاج کا حال پوچھا۔

شہسوار۔ پرمیشور کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مین صحیح و سالم ہون اور آپ کی ہمدردی کا بھی مشکور ہون۔ مگر افسوس کہ اب مین اس قابل نہین ہون کہ پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہو سکون نہ بندرابن ہی جا سکتا ہون نہ گھر ہی واپس ہو سکتا ہون۔ اور نہ یہان اُسوقت تک پڑا رہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جبتک میری اصلی طاقت پھر عود کر آوے اور ہوش و حواس بجا ہون۔

صاحب مین۔ اگر آپ مناسب خیال کرین تو میرے ساتھ تشریف لیچلئے۔ مجھے بندرابن کی سیر کا بہت اشتیاق ہے۔ غالباً آپ کی ہمراہ بہت اچھی طرح سیر ہو سکتی ہے۔ کیا آپ میرے ساتھ چلینگے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہسوار - مجھے کوئی عذر نہین ہے بشرطیکہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو -

بڈھا جنٹلمین کے ساتھ گاڑی مین سوار ہوا - اور دنیا کی رسم و رواج کے موافق بڑے بڑے الفاظ مین اُسکا شکریہ ادا کیا - گھوڑے کو یا گڈور سائیس کو دی جو گاڑی کے پیچھے بیٹھک پر بیٹھا ہوا تھا -

جنٹلمین - اسم شریف ؟ -

شہسوار - مجھے گوپال سہائے کہتے ہین - آپ کا نام نامی ؟ -

جنٹلمین - گوپی ناتھ شرما -

شہسوار گو پرانے زمانہ کا آدمی تھا اور لباس بھی پرانی وضع کا پہنے ہوئے تھا مگر اُس کے خیالات بہت وسیع تھے - ملکی ترقی - قومی ہمدردی اور ریفارمیشن کا اُسکو بہت کچھ خیال تھا - اخبار بینی کا اسے بہت شوق تھا - اور اسی وجہ سے پولیٹیکل امور مین بہت کچھ دلچسپی تھی - راہ مین مختلف قسم کی باتین ہوتی رہین - کبھی پولیٹیکل معاملات پر بحث ہوئی کبھی سوشیل ریفارم کے متعلق گفتگو ہوئی - عورتون کو آزادی دینے کے متعلق جو گفتگو ہوئی وہ نذر ناظرین کرتے ہین -

شہسوار (سڑک پر ایک عورتون کے گروہ کو دیکھکر) نہین معلوم کہ عورتون کو اسقدر آزادی کیون دے رکھی ہے - کل ہی ایک وقوعہ ڈکیتی کا ہو چکا ہے اور زیور کی چھین جھپٹ مین چند عورتون کے ناک کان پھٹ گئے - مگر افسوس کہ عشرت پسندان ہند کو عبرت ہی نہین ہوتی - بیباکانہ اپنی عورتون کو بغیر کافی محافظت کے ایسی جگہ بھیجدیتے ہین - ڈالو بدمعاش جنکا نمبر دن بدن افلاس اور قحط سالی کی وجہ سے بڑھ رہا ہے - لوٹ مار کرتے ہین اور لمبا اوقات اُن کی عفت مین بھی خلل انداز ہوتے ہین -

جنٹلمین - مگر میری رائے مین تو اُنکو آزادی دینے مین کوئی ہرج نہین ہے - ہان اُن کی حفاظت کا خیال ضرور چاہئے -

شہسوار - مگر غریب اور نادار کس طرح اُن کی محافظت کر سکتے ہین - اول تو خود اپنی ہی ضروریات سے عدیم الفرصت رہتے ہین - ان سے ذرا غافل ہون تو کھانے سے محتاج ہو جائین اور اگر فرصت بھی پائین تو یہ ممکن نہین ہے کہ وہ اپنی عورتون کو انگریزون کی طرح ساتھ ساتھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے لئے پھرین - کیونکہ نہ تو وہ خود اسکو پسند کرین گے اور نہ عورتون ہی کو ایسی تجویز پسند ہوگی - غیر مردون کے
خانہ جوان جوان عورتون کے بھیجنے کو خود اُن کی حمیت اور غیرت گوارا نہ کریگی - پس اس کا اور کوئی علاج
ہی نہین بجز اسکے کہ اُن کو آزادی ندی جائے اور ایسے مجمع مین باہر آنے جانے سے باز رکہی جائین -
جنٹلمین - آپ کا فرمانا بجا ہے - مگر پورے طور پر سرکاری انتظام ہو جائے تو پھر آزادی کسی طرح کا
ہرج نہین کر سکتی -

شہسوار - سرکار چور - اُٹھائی گیرون کا تو بندوبست کر سکتی ہے مگر بدچلن مرد اور عورتون کا
انتظام کریگی ؟ - لچے لنگاڑے آوازے کستے ہین فحش راگ سناتی ہین - اُن کی سامنے تھرکتے ہین
اور جسم کو طرح طرح کی حرکت دے دیکر اُن کے نفس کو سر کرتے ہین - بدکار عورتین ہاتھ نچا نچا کر ترکی
بہ ترکی اُن کی باتون کا جواب دیتی ہین - کبہی قہقہے لگاتی ہین - کبہی فحش گالیان گاتی ہین
اشارہ بازی ہوتی ہے - اور صدہا بدچلنون کے وعدے وعید پورے ہوتی ہین - آپ خیال
کر سکتے ہین کہ ان سب باتون کا اخلاق پر کیسا اثر پڑتا ہے ؟ - خربزہ کو دیکہکر خربزہ رنگ بدلتا ہے
ایسی حالت مین بڑی بڑی عفت مآب خاتونون کے قدم ڈگ جاتے ہین - شرم و حیا آنکھون سے اُڑ جاتی
ہے اور پارسائی بالائے طاق رکھدی جاتی ہے - اور رفتہ رفتہ کھل کھیلتی ہین - اس کی نظیرین
متھرا - بندرابن کے میلون مین کثرت سے مل سکتی ہین -

جنٹلمین - قانوناً فحش راگون کا ایسے مجمع عام مین گانا منع ہے - پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہین کہ سرکار
اسکا انتظام نہین کر سکتی - ؟ -

شہسوار - مگر برج مستثنے ہے - یہان کے میلون کی رونق انھین گنوارون سے خیال کیجاتی
ہے جو ایسے فحش راگ گانے کے شایق ہوتے ہین - کیا آپ کو معلوم نہین ہے کہ چند روز ہوئے
سب انسپکٹر پولیس گوردہن نے ایک رسیا گانیوالے کا چالان کر دیا تھا - مگر تحصیلدار صاحب نے صرف
اسی بنا پر ملزم کو رہا کر دیا کہ برج مین اس کا رواج ہے -

جنٹلمین - مانا کہ فی زمانہ عورتون کو آزادی دینا اُن کی عفت و عصمت کے حق مین کانٹے بونا ہے
ہان اگر اخلاقی تعلیم اُن کو دی جاوے - اور اُن کی اخلاقی کمزوری جاتی رہے تو البتہ وہ اپنی
عصمت کو سنگ حوادث سے بچا سکنے مین کامیاب ہو سکتی ہین کیونکہ اُن کی اخلاقی ترقی کے ساتھ ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مردون کی بھی اخلاقی ترقی ضرور ہو جاویگی - اور پھر کوئی شخص بالاعلان نہ فحش راگ گائیگا نہ ایسی کارروائی کریگا جسکا بُرا اثر اخلاق پر پڑے -

تھوڑی دیر تک خاموشی غالب رہی اور پھر شہسوار نے سلسلہ سخن کو اس طرح بیان کیا :-

شہسوار - مگر اہل ہنود مین زیادہ تر اسکا خیال کایستھ صاحبان مین پایا جاتا ہے - یہی قوم رسوم پردہ کی زیادہ پابند ہے -

جنٹلمین - کسی زمانہ مین تھا مگر اب نہین - اب تو کایستھ صاحبان کے زنانے مین ایسی ایسی کارروائیان ہوتی ہین جن کا بیان کرتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین -

شہسوار (چین بجبین ہوکر) آپکا خیال غلطی پر ہے - عورتون کی حفاظت اور پردہ داری کا خیال جسقدر اس قوم مین ہے اسقدر اور کسی قوم مین نہین - مین یہہ نہین کہتا کہ کایستھون مین اطوار عورتین نہین ہوتین - بد اور نیک سب قومون مین ہین - مگر اُن کی حفاظت اور حفظ مراتب کا خیال جیسا کچھہ کایستھون مین کیا جاتا ہے اور ہندوؤن مین نہین - اور اس قوم نے تو کانفرنس کی سرپرستی مین ہر طرح کی سوشیل ترقی کی ہے - تعلیم نسوان کی بھی کوشش ہو رہی ہے - اور بہت سی ایسی لڑکیان ہین جو ہندی - اُردو - اچھی طرح لکھہ پڑھہ سکتی ہین - منشی ایشری سہائے صاحب کی دختر بلند اختر کا حال آپ نے سُنا ہوگا - اُردو - ہندی مین کامل دستگاہ رکھتی ہے اور کچھہ کچھہ انگریزی مین بھی مہارت ہے

جنٹلمین - کون ایشری سہائے ؟ - یہ لالہ بنسی دھر کے والد ؟

شہسوار - جی ہان !

جنٹلمین - لاحول ولا قوۃ آپنے بھی کس کا نام لیا ہے -

شہسوار (طیش مین آکر) یہ کیون ؟

جنٹلمین - شاید آپ کو اُس لڑکی کے پوست کندہ حالات سے واقفیت نہین - ورنہ ہرگز آپ کو میری باتین بُری معلوم نہوتین - ایسی ہی وجوہات سے تو ہندوستانیون کو تعلیم نسوان سے نفرت ہو گئی ہے -

ان باتون نے شہسوار پر ایک عجیب اثر ڈالا اور رنج و تفکر کی علامتین اُسکے چہرے پر نمایان ہونے لگین - اور تھوڑی دیر کے واسطے اُسے چپ سی لگ گئی - لیکن وہ سنبھلا اور تمام علامات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فکر و تردد اُسکے چہرے سے کافور ہو گئے۔

شہسوار۔ جناب صاف صاف بیان فرمائیے۔ آپکی پچیدار تقریر تو معمول سے بھی زیادہ ٹیڑھی ہے۔

جنٹلمین۔ کسی کی بہو بیٹی کو بدنام کرنا شریفوں کا کام نہیں ہے۔ افسوس کہ سلسلۂ سخن میں گفتنی و ناگفتنی سب باتیں میری زبان سے نکل گئیں۔ مجھ سے سخت غلطی ہوئی۔ افسوس صد افسوس

شہسوار (دل میں) اس کی باتیں خالی از علت نہیں۔ کچھ نہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے۔

(جنٹلمین سے) ہاں تو اب بیان فرمائیے کہ آپ نے اُس کی نسبت کیا سُنا ہے؟

جنٹلمین۔ ذرا سی بات کہکر جان عذاب میں پڑ گئی۔ (کان پکڑکر) توبہ کرتا ہوں۔ آیندہ کبھی ایسا نہ کرونگا۔

شہسوار۔ لے اب جلد کہہ چکو۔ تمہاری گریز دیکھکر مجھے خلجان ہو رہا ہے۔ خدارا جلد بیان فرمائیے۔

جنٹلمین۔ پرمیشر۔ اب کیا کروں؟ عجب مجبوری کا مقام ہے۔ نہ "رود بے رفتن نہ پائے ماندن"

شہسوار۔ بھائی تمہیں خدا کی قسم جلد کہو! جوں جوں تم طول کرتے ہو پریشانی بڑھتی جاتی ہے۔ گو اسکے حالات مجھے بھی معلوم ہیں مگر میں تمہاری زبان سے سُننا چاہتا ہوں۔

جنٹلمین۔ میں ان فقروں میں آنیوالا نہیں۔ اگر آپ کو معلوم ہے تو بتلائیے۔ بعد ازاں میں مفصل حال آپ کو بتلاؤں گا۔

شہسوار (دلی زبان سے) کہوں نہیں جانتا کہ وہ کرشن پر دل و جان سے مائل ہے اور کرشن بھی اُسپر جان دیتا ہے۔

جنٹلمین (مسکراکر) بجا ہے۔ خدا تیری شان! وہ اور کرشن پر مائل۔ (شہسوار سے) جناب عالی! ایسی عورتیں بھی بھلا کسی سے محبت کرتی ہیں۔ وہ تو زر دوست اور مطلب آشنا ہے۔ وہ ایک دو پر بند نہیں۔

شہسوار (غصہ سے بیتاب ہوکر) غلط۔ بالکل غلط۔ اُسکے خطوط جو کرشن کے نام اُسکی ہماری میں آئے تھے میں نے دیکھے ہیں اُن سے محبت کی بو ٹپکتی ہے۔ اُسکے چہرے سے معصومیت برستی ہے۔ وہ حُسن کی دیوی ہے اور عصمت و عفت کی جان۔ اگر فرشتے اُسکے دامن عصمت پر نماز پڑھیں تو بجا ہے۔ اُس کی پاکدامنی کی میں قسم کھا سکتا ہوں۔ تمہارا بیان غلط ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم جھوٹے ہو۔ بالکل جھوٹے۔

جنٹلمین۔ مین جھوٹا ہی سہی۔ آپ خفا کیون ہوتے ہین؟ ممکن ہے کہ میرے خیالات غلط اور جو کچھہ افواہی باتین کہ مین نے سنی ہین قابل اعتماد نہون۔ (کچھہ دیر ٹھہر کر) مگر آپ کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ سے اور بنسی دھر صاحب سے کچھہ قرابت ہے؟

شہسوار۔ نہین! میرا کچھہ تعلق نہین!! (کچھہ سوچکر) اور کیونکر ہو سکتا ہے؟ مین کھتری وہ کایستھ۔ مگر مین کرشن کو جانتا ہون اور اُسکا کسیقدر رازدان بھی ہون۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ آپ کا خیال غلط ہے۔ وہ بہت پاکدامن۔ شرمیلی۔ نیک اور منکسر مزاج ہے۔

جنٹلمین۔ نہین۔ میرا بیان غلط نہین ہو سکتا۔ میرے پاس اس کا کامل ثبوت موجود ہے۔ اور ثبوت بھی تحریری۔

شہسوار۔ مجھے یقین نہین آتا۔ اگر اُس کی تحریر ہے تو دکھلاؤ!

جنٹلمین۔ آپ ناحق اس امر مین بحث کرتے ہین۔ مین آپ سے پھر کہتا ہون کہ عورتین قابل اعتبار نہین۔ ان کی مکاری اور دغابازی سے کون انکار کر سکتا ہے؟ بہار دانش دیکھیے تو معلوم ہو کہ اُن کی فقرہ بازی کس ڈھنگ کی ہوتی ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے؟

زکید زن دل مردان دو نیم است	زنان را کید ہاے بس عظیم است
عزیزان را کند کید زنان خوار	بکید زن شود دانا گرفتار

تحریر دکھلانے مین مجھے کوئی عذر نہین مگر افسوس یہ ہے کہ جب اس کی خبر کرشن کو پہونچیگی تو اُس کو بہت رنج ہوگا۔ اور غالباً اس رنج سے جانبر نہ ہو سکے۔ اور وہ اُسے دل سے پیار کرتا ہے اور من بدھن اُسکے واسطے وقف کر رکھا ہے۔ مین نے اپنی سچائی قایم رکھنے کے واسطے افسوس ایسی باتین بیان کر دین کہ جن کا زبان پر لانا درست نتھا۔ مگر اب بجز افسوس کیا ہو سکتا ہے۔ آمد سخن مین افسوس مین نے اپنے دوست کے راز کو فاش کر دیا۔ بیشک کسی فلاسفر نے سچ کہا ہے کہ جبتک بات منھ سے نہین نکلتی مثل فرمانبردار غلام کے ہے۔ اور جب نکلگئی تب بطور آقا اور سردار کے ہو جاتی ہے۔ اسیوجہ سے عقلمندون نے کہا ہے کہ کسی بات کے زبان پر لانے سے پیشتر اُسکے ہر ایک پہلو پر غور کر لے تاکہ آخر مین پشیمانی نہ اُٹھانی پڑے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہسوار - اسکے سچے ہونیمین کون شک کرسکتا ہے - یہ حضرت سلیمان کا قول ہے .....

(چند لمحہ خاموش رہکر) مگر آپ اُس تحریر کے دکھانیکو کیا کہتے ہین ؟

جنٹلمین - اس سے تو مجھے معذور ہی رکھئے ! - اس مین بڑے بڑے خطرے ہین - میری جان کو اعذاب ہے - بالفرض اگر آپ کو میرا خیال نہین ہے تو بلائے خدا کرشن کے حال پر رحم فرمائیے !! تحریر دیکھنے کے بعد ممکن نہین ہے کہ تم اسکا تذکرہ کرشن سے نکرو - اول تو اسکو بھی آپ کی طرح یقین نہ آویگا - مگر تحریر دیکھتے ہی دن کو تارے نظر آنے لگین گے - اور گو وہ پھر اپنی ذاتی خودداری سے رادھا کا نام تک لینا پسند نہ کریگا تاہم اسکا بیچین دل کسی طرح قرار پذیر نہ ہوگا - اور بعید نہین کہ اُسے خودکشی پر آمادہ کرے جسکی مثالین کثرت سے مل سکتی ہین - اُس کی آنکھون پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہے - رادھا کو گل لالہ تصور کئے ہوئے ہے - مگر اُس کی تیز نظرون کے بدنما داغ تک جو اُسکے منہہ پر حسن وجوانی کی دلآویز پنکھڑیون سے چھپا ہوا ہے رسائی نہین ہوتی ہے - رادھا بلا کی دوراندیش ہے - پرمیشر نے دانائی کا ایک معتدبہ حصہ اُسکو عطا فرمایا ہے مگر افسوس ! کہ وہ اُسکو ناجایز اور ناروا کامون مین لگاتی ہے - کاش وہ اُسکو نیکی مین .....

شہسوار (قطع کلام کرکے) مجھکو یہہ اُڑان گھائیان ایک آنکھ نہین بھاتین - آپ کی طول طویل تقریر تو شب فرقت کی طرح ختم ہونیکو ہی نہین آتی - آپ فضول لفاظی دکھا رہے ہین اور مجھے اختصار پسند ہے - اور (ع) "ہرچہ گیرید مختصر گیرید" پر عمل -

اگر آپکے پاس کوئی اس قسم کی تحریر ہے تو دکھا دیجئے ورنہ بصورت انکار صاف ظاہر ہے کہ آپکی ان باتون کی کوئی اصلیت نہین ہے - اور بالکل بے سروپا اور مجذوب کی بڑ ہے - جہانتک میرا خیال ہے تمھارے پاس کوئی اس قسم کی تحریر نہین ہے (جوش مین آکر) بلکہ تمھارا بیان بغض و کینہ پر مبنی معلوم ہوتا ہے - ورنہ ایک ذرا سی تحریر کے دکھانیمین کون قباحت ہے ؟ - کرشن اتنا نادان نہین کہ جان سی قیمتی شے کی قدر نہ کرے اور اُسے بیفائدہ ورطۂ ہلاکت مین ڈالدے (تھوڑی دیر خاموش رہکر) مین کیا کرون میرا دل قبول نہین کرتا کہ اُسکے دامن عصمت پر کوئی بدنما دھبہ ہوسکتا ہے -

جنٹلمین نے اسکا کچھ جواب نہ دیا - اور شہسوار بھی ایسا کچھ خیالات مین مستغرق ہوا کہ اُسی کچھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی گفتگو اور جواب کا خیال ہی نہ رہا۔

شام کی تاریکی مین بندرابن کی اونچی اونچی عمارتین دھندلی دھندلی دکھائی دینے لگین بادل کی ہلکی ہلکی تہ آسمان پر چھائی ہوئی ہے یا ستارے بندرابن کے زائرین کے لحاظ سے نقاب افگن ہو گئے ہین۔ کبھی کبھی دو ایک قطرے بھی ہوا کے ساتھ ملے جلے تر و تازگی بڑھا کو جسم کے کھلے ہوئے حصہ پر گرتے ہوئے معلوم ہوتے ہین۔ سین نہایت ہی دلفریب ہے۔ مگر شہسوار کو چپ لگی ہوئی ہے۔ اور وہ خیالات کے عمیق سمندر مین غوطہ زنی کر رہا ہے جنٹلمین نے اسکے خیالات منتشر کرنے کے واسطے گفتگو کا ڈھنگ بدلا اور پوچھنے لگا:۔

جنٹلمین۔ بندرابن مین کہان قیام فرمائیے گا۔؟

شہسوار۔ (چونک کر) کیا فرمایا آپ نے؟

جنٹلمین۔ کہان قیام کیجئے گا؟

شہسوار۔ کیسی گھاٹ پر میرے ایک معزز عنایت فرما پنڈت چھتر سنگھ صاحب ہین جو کہ راجہ ماتھرس[1] کے مدار المہام ہین۔ راجہ صاحب مرحوم بھی گو میرے حال پر از بس مہربان تھے۔ مگر پنڈت صاحب کی محبت مجھے اکثر یہان کھینچ لاتی ہے۔ بہتر ہو کہ اگر آپ بھی وہین قیام فرماوین۔ تو آپ کی ملاقات سے خوش ہون گے۔ آپ کی خاطر و مدارات مین حتی الامکان کمی نہ کرین گے۔ اور غالباً آپ کو وہان کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

بندرابن آگیا اور آبادی مین داخل ہوتے ہی گاڑی آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ایک عالیشان عمارت کے پھاٹک پر دکھائی دی جو لب دریا واقع ہے۔ دروازہ کے دونون پہلوؤن پر دو بڑی بڑی لالٹین روشن ہین۔ خاکی وردی پہنے اور سنگین کندھے پر رکھے ایک سنتری پہرہ دے رہا ہے۔ پہرہ والے نے شہسوار کو دیکھکر سلام کیا اور خاموش راستے سے ایک کنارہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔

شہسوار۔ پنڈت جی کہان ہین؟۔

[1] آپ بندرابن کے معزز رئیس اور جاگیردار تھے کہ جو والیان بھرتپور کی اولاد سے ہین گو انکی آبائی جائداد تباہ و برباد ہو چکی تھی مگر سرکار کی خیرخواہی سرکار کی صلہ مین انکو ایک معقول جائداد گورنمنٹ سے عطا ہوئی۔ راجہ کا خطاب نسلاً بعد نسلاً مرحمت ہوا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہرہ دار - سرحضور کے پاس کچہری کی چھت پر تشریف رکھتے ہین -
شہسوار - گوپال (پنڈت صاحب کا سائیس) کو بلا کر کہو کہ گاڑی اصطبل مین کھڑی کرائے -
یہ کہکر شہسوار سہ جنٹلمین آگے بڑھا - اور دوسرے دروازے سے دربانون کا سلام لیتے ہوئے
زینہ کی راہ ایک وسیع چھت پر داخل ہوئے - جسپر مکلف فرش بچھا ہوا تھا - مشرق کی طرف سرخ
مخمل کی مسند لگی ہوئی ہے جسپر زردوزی کا کام ہو رہا ہے - اور سبز مخمل کا گاؤ تکیہ رکھا ہوا ہے
جسکے سہارے سے ایک بارہ تیرہ برس کا بچہ ریشمی کپڑے اور طرح طرح کے مرصع زیور پہنے ہوئے
بیٹھا ہے - اسکے گرداگرد بہت سے آدمی مودب بیٹھے ہوئے ہین اور ایک قوالی ستار لئے سامنے
ہے - بچہ کی گردن مین سچے اور بڑے بڑے موتیون کی مالا (جو اسکے راجہ ہونے کا نشان ہے)
کے علاوہ ایک اور ہار پڑا ہوا جگمگا رہا ہے جس مین مختلف قسم کے جواہر منسلک ہین - فرشی
جھاڑ کی روشنی نے جو کہ وسط مین رکھا ہوا ہے اس مین ایک ایسی جھلک پیدا کر دی ہے کہ نظر
خیرہ ہوئی جاتی ہے - تاب نظارہ نہین - یہ ہار بہت قیمتی ہے اور زمانہ سابق کے تاجداران
بھرتپور کے تمول کا اعلیٰ نمونہ ہے -
اس بچہ کو راجہ گوبند سنگہ والئی ریاست نے پسر متبنے کیا تھا - ہرنراین سنگہ نام رکھا تھا
اسکے نزدیک ہی داہنی طرف ایک ضعیف العمر دبلا پتلا آدمی بیٹھا ہے - اسکے صاف شفاف
رنگ پر سفید داڑھی نہایت ہی خوشنما معلوم ہوتی ہے - گویا ایک نقرئی دریا ہے کہ جوش
مار رہا ہے - نہایت نفیس چلہ دار صندلی رنگی ہوئی چندیری کی پگڑی سر پر ہے اور پرانی وضع
کا سفید براق انگرکھا زیب بدن - چہرے سے آثار ریاست برس رہے ہین - بلند اور کشادہ
پیشانی بتا رہی ہے کہ وہ نہایت ہی عقیل - تیز فہم - ذی ہمت شخص ہے - اور قراین سے معلوم ہوتا ہے
کہ ریاست ہذا کے اعلیٰ درجہ کے کارپرداز آپ ہی ہین - آپ کا نام پنڈت چھتر سنگہ ہے - اور
راجہ گوبند سنگہ کی وفات کے بعد رانی صاحبہ نے تمام انتظام انھین کے ہاتھ مین دیدیا تھا - یہہ
ہی سیاہ سفید کے مالک تھے - اپنے مالک کے دلی خیرخواہ اور جان نثار تھے - آپ کی انتظامی
قابلیت اور قانونی لیاقت اور انصاف پسند طبیعت دیکھکر سرکار کی طرف سے میمبر میونسپلٹی اور
آنریری مجسٹریٹ بندرابن مقرر کئے گئے - رعایا آپکے انتظام اور منصف مزاجی سے بہت خوش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھی۔ مگر زمانے نے پلٹا کھایا اور راجہ ہرنراین سنگھ بالغ ہوئے تب اُن کو اور ہی ہوا لگی۔ نقالون قوالون اور طوائفون کی آمد و رفت شروع ہوئی۔ فضول خرچی نے اس دربار مین بار پایا۔ مگر تاہم خیر خواہی کرتے رہے۔ اور ہر طرح پر نوجوان راجہ کو سمجھاتے رہے۔ کچھہ دن بعد نوجوان راجہ نے راجہ گھنشام سنگھ صاحب رئیس اعظم مرسان ضلع علی گڈھ کا چھوٹا لڑکا متبنّے کر لیا اور خود ہردوار کو فقیر ہو کر چلدیا۔ اب مرسان والون نے ریاست پر اپنا قبضہ کر لیا اور اُس خیر خواہ کو معزول کر دیا۔ اب آپ ہاتھرس مین ہین۔ گھر کی معقول ریاست ہے۔ اُس کی آمدنی خرچ کے واسطے کافی سے بہت سی زیادہ ہے۔ ہرنراین سنگھ سال بھر بعد ہردوار سے واپس آئے اور فقیری چھوڑ چھاڑ کر پھر دنیا کے جال مین پھنس گئے۔ مگر پنڈت صاحب کی طرف سے لوگون نے کچھہ ایسے کان بھر دیے کہ اُن کی طرف سے دل مین کدورت ہو گئی۔ اور گو اُن کی بزرگی کے لحاظ سے اُن کو ایک مرتبہ اپنے عہدہ پر واپس آنے کو بلایا مگر پنڈت صاحب کی قیافہ شناسی بھلا کب اُنھین اجازت دیتی تھی۔ اُنھون نے نامنظور کیا۔ راجہ صاحب نے بصلاح مسٹر ہرلین صاحب مجسٹریٹ و کلکٹر علی گڈھ مسٹر اسمتھ صاحب کو مینیجر ریاست مقرر کیا۔ اور خود ۱۸۹۴ء مین انتقال کیا۔ باوجود یوروپین مینیجر ہونے کے بھی انتظام ویسا نہین ہے جیسا کہ پنڈت صاحب کے وقت مین تھا۔

حضرات ناظرین! آپ متعجب نہون۔ گو ان واقعات کا ہمارے ناول سے کچھہ بھی تعلق نہین ہے مگر پنڈت صاحب کے نام لیتے ہی دل بے اختیار ہو گیا۔ اور اُن کے مختصر حالات لکھے بغیر رہا نگیا۔ شہسوار نے جھک کر راجہ صاحب کو سلام کیا۔ اور پنڈت چھتر سنگھ صاحب نے معانقہ کر کے اُن کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ مزاج پرسی کے بعد عطر و پان کی تواضع کی۔

قوال نے شاد کو چھیڑا۔ کچھہ دیر تک گانا رہا۔ سمان اچھی طرح بندھنے نہ پایا تھا کہ خدمتگار نے آکر عرض کیا کہ خاصہ طیار ہے۔ راجہ صاحب تو خاصہ تناول کرنے تشریف لیگئے اور بعد کھانے کے خوابگاہ مین چلے گئے۔ لہذا اب پنڈت صاحب کو اپنے دوست سے باتین کرنیکا اچھا موقع ملگیا۔ کیونکہ اور لوگ بھی راجہ صاحب کے اُٹھتے ہی پنڈت صاحب سے اجازت لیکر اُٹھتے گئے یکایک زور شور سے بارش ہونے لگی۔ اور پنڈت صاحب مع اپنے مہمانون کے ایک کمرہ مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چلے گئے۔ جو فرش فروش سے بخوبی آراستہ ہے۔ روشنی سے جگمگا رہا ہے۔ شاہان یورپ و سلاطین
عظیہ کی بڑی بڑی تصاویر زینت بخش در و دیوار ہین۔ وسط چھت مین جھاڑ لٹک رہا ہے۔ مگر روشن
نہین ہے۔ دیوار گیریان اور فانوس جن پر رنگ برنگ کے گلاس چڑھے ہوئے ہین روشن ہین چاروں
طرف کے در اور کھڑکیان کھولدی گئیں جن مین سے ہوکر پانی کے قطرون سے بھری ہوئی ہوا داخل
ہوئی۔ دو کھڑکیون کے برابر دو چھپر کھٹ بچھے ہوئے ہین۔ ان پر بہت کچھ اصرار کے بعد جنٹلمین اور
شہسوار بیٹھ گئے۔ اور خود پنڈت صاحب ایک آرام کرسی پر آرام فرما ہوئے۔

پنڈت صاحب (جنٹلمین کی طرف اشارہ کرکے) آپ کی تعریف کیجئے!۔ جہان تک مجھے
یاد ہے مین کہہ سکتا ہون کہ مین نے آپ کے ساتھ ان کو کبھی نہین دیکھا۔

شہسوار نے جنٹلمین کا نام وغیرہ بتلاکر اُن کی بہت تعریف کی۔ اور یہ بھی بیان کردیا
کہ کس طرح سے وہ گھوڑے سے گر گئے تھے اور درد باعث پٹنے سے بیکار ہوگئے تھے اور کس طرح
جنٹلمین نے ہمدردی کو کام فرماکر اپنی گاڑی مین ساتھ بٹھالیا۔ پنڈت صاحب نے مشکوری
ظاہر کی اور کہا کہ مین بہت ہی احسانمند ہوا۔ کچھ دیر تک ریاست کی متعلق باتین ہوتی رہین۔
ازان بعد کھانا کھاکر پنڈت صاحب آرامگاہ کو چلے گئے۔ اور اب جنٹلمین اور شہسوار کو پھر تنہائی
کا موقع مل گیا۔ جنٹلمین نے سگار لگاکر پینا شروع کیا۔ اور شہسوار نے اپنا قلیان گڑگڑایا
تھوڑی دیر تک اس شغل نے اُن کی خاموشی کو قایم رکھا۔

جنٹلمین۔ افسوس! کمبخت بارش سے ہمارا اصلی مقصد فوت ہوگیا۔ کہین جانے کے رہے
نہ آنے کے۔

شہسوار۔ اس وقت اگر بالفرض درشن کرنے کے واسطے چلنے کا ارادہ بھی کرین تو غالباً
بعید از حماقت نہ خیال کیا جائیگا۔ کیا معنی کہ راستہ مین کیچڑ ہوگی۔ کہ پڑون پر چھینٹین پڑینگی
بادل گھرا ہوا ہے جس سے تاریکی دوچند ہوگئی ہے۔ باہر کی طرف دیکھئے رات کیسی بھیانک اور
ڈراؤنی معلوم ہوتی ہے۔ تم جوان ہو مگر میری ضعیف العمری مجھے ہرگز ہرگز ایسے وقت مین باہر
قدم نکالنے کی اجازت نہین دیتی۔ خدانخواستہ اگر کہین پیر پھسل گیا تو چوٹ لگنے کے علاوہ
پشمون بھی کیسی ندامت ہوگی۔ لوگ پھبتیان سُنائین گے۔ آوازے کسینگے۔ پنڈت صاحب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی اپنی ظرافت کا نمونہ دکھانیکو طیار ہون گے۔ ہان خوب یاد آیا اب وہ تحریر دکھانیکا آپ کس دن کا وعدہ کرتے ہین؟۔

جنٹلمین۔ مین نے آپ کو اسکے نشیب و فراز دکھلا دئے۔ مجھے اسکے دکھانے مین کوئی عذر نہین ہے۔ مگر آپ خود سوچ سمجھ لیجئے۔ کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟

شہسوار۔ مین اچھی طرح غور کر چکا ہون۔ مگر ابتک آپ نے نہ بتلایا کہ وہ خط کسکے نام ہے؟

جنٹلمین۔ وہ خط میرے ایک دوست کے نام ہے۔ گو مجھے اسکے حاصل کرنے مین بہت کچھ جھوٹ سچ بولنا پڑے گا مگر مین کسی نہ کسی طرح آپ کو لاکر دکھلا دون گا۔ مین کسی خاص دن کا وعدہ نہین کرتا۔ ہفتہ عشرہ مین جب میرا موقع لگیگا۔ وہ خط حاضر ہون گا۔

رات کے گیارہ بجگئے اور وے اسی کے قریب باتین کرتے کرتے سو گئے۔ دوسرے دن انہون نے بندرابن کی سیر کی اور مشہور مشہور مقامات دیکھے۔ گو بندر دیو جی کا قدیم مندر بھی دیکھا جس کی تعمیر کی نسبت مختلف روایتین مشہور ہین۔ اور جس طرح متھرا کے برباد اور مسمار شدہ قلعہ کو چولے کنس کا قلعہ بتلاتے ہین اسی طرح بندرابن کے برہمن خاص بشو کرمان کے ہاتھ کا بنایا ہوا کہتے ہین اور بیان کرتے ہین کہ صرف ایک ہی شب مین یہ مندر تیار ہو گیا تھا۔ مگر دراصل یہ مندر اور مسمار شدہ قلعہ متھرا جس مین فی الحال ٹون اسکول متھرا ہے راجہ جے سنگھ والی جیپور کی عظمت و شان کے ادنے نمونے ہین۔ اس کی عمارت بالکل سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے۔ طرز تعمیر اور ساخت اور گھڑت اچھے اچھے استادان فن کو بحر تحیر مین غوطے کھلانے لگتی ہے یہ بھی مشہور ہے کہ یہ مندر سات منزل اونچا تھا۔ مگر دہلی کے کسی جابر اور غاصب بادشاہ نے تعصب کو کام فرما کر اس کی بالائی تین منزلین مسمار کرا دین۔ گو یہ روایت کسی تواریخ مین نہین دیکھی گئی مگر قابل قیاس ہے اور اس کی علامات بھی پائی جاتی ہین۔ اس مندر کو دیکھکر بھولے بھالے ہندوؤن ہی کو نہین بلکہ بڑے بڑے مصر اور اٹلی کے صناعان چابکدست کو حیرت ہوتی ہے۔ یہ بالکل تباہ اور خراب و خستہ حالت مین ہے۔ فقیر اس مین پڑے رہتے ہین۔ گو موروثی بھی ہے مگر روزمرہ کے خرچ کے واسطے آمدنی نہین۔ نہ کوئی جاگیر ہے۔ نہ زائرین ہی اسکی مدد کرتے ہین۔ فی الحال بنگالیون کے قبضہ مین ہے۔ لیکن بنگالیون نے ایک اور جدید مندر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گوبند دلاچی کے نام سے تعمیر کر لیا ہے - اور بنگالی زائرین کی آمدنی اس جدید مندر مین جاتی ہے
اسکے دیکھنے کے بعد شاہجی صاحب کا مشہور و معروف مندر دیکھا - یہہ مندر بھی برج کے عجائبات
سے ہے - بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے - اس مین سنگ مرمر کے پیچ و خم کھائے ہوئے ایسے ستون
ہین کہ بہت کم اور کہین دیکھے گئے ہون گے - یہ ایک وسیع اور کشادہ مندر ہے - فرش سے لیکر
چھت تک سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے - دیوارون پر اعلیٰ درجہ کی منبت کاری و پچی کاری سے
مالک مندر کی رنگین تصویرین بنائی گئی ہین جو نہایت ہی خوشنما معلوم ہوتی ہین - زان بعد
لالہ بابو کے مندر کی سیر کی - یہ بھی بہت وسیع اور مشہور و معروف مندر ہے - یہان کا سامان اور
آرایش قابل دید ہے - لالہ بابو کلکتہ کے ایک بہت بڑے رئیس ہین اور انھون نے اسے تعمیر
کرایا تھا - اور ریاست کے بار گران کو اپنے [illegible] مندر کے سر پر چھوڑ کر خود بندرابن کی گداگری
پسند کی تھی - اسی جگہ وفات پائی - اسکو دیکھ کر برہم چاری کا مندر دیکھا - یہہ بھی کسی بات مین
لالہ بابو کے مندر سے کم نہین - زرق برق پردے دروازون پر کسے ہوئے تھے - دروازے
کے سامنے ایک مکنا ہاتھی جھوم رہا تھا - پھاٹک پر پہرہ والے مسلح بیٹھے ہوئے تھے - جھاڑ و فانوس
کی کثرت سے چھت ٹوٹی پڑتی تھی - غرضکہ یہہ مندر بھی عروس نو کی طرح سجا ہوا تھا -
ان سب کے بعد رنگ جی کا مندر دیکھا - یہ مندر متھرا - بندرابن کے تمام مندرون سے بڑا ہے
بیرونی پھاٹک سے دست چپ کی طرف ایک مکان مین وہ رتھ کھڑا ہے جسمین چیت بدی نومی کو
رنگ جی مہاراج سوار ہو کر رادھا باغ کو تشریف لیجاتے ہین - سنا جاتا ہے کہ یہہ مندر اسی نمونہ کا ہے
جیسا کہ سری رنگ پٹن (میسور) مین رنگ جی کا مندر بنا ہوا ہے - مگر وسعت اور کشادگی مین اسکا
ہم پلہ نہین ہے - اس کی آرایش و زیبایش جیسی کچھہ ان دنون مین ہوتی ہے قابل بیان نہین
ناظرین صرف اس سے اندازہ کر سکتے ہین کہ اس عظیم الشان مندر کا خرچ ۲۵۰ روزانہ ہے - اور
اگر سیٹھ صاحب کوئی نیا اوتشب کرنا چاہتے ہین تو اپنی جیب خاص سے خرچہ دیتے ہین - یہہ
وہی مندر ہے جسنے سیٹھ صاحب کو تمام ہندوستان مین مشہور کر دیا ہے - یہہ وہی مندر ہے
جس مین سونے کا ستون ہے - یہ وہی مندر ہے جسکے اندر کئی ایک تالاب کئی باولیان اور
صدہا کنوین موجود ہین - یہہ وہی مندر ہے جس مین صدہا مورتیان ہین - یہ وہی مندر ہے جسمین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہزارہا غربا کو کھانا دیا جاتا ہے - یہ وہی مندر ہے جس مین سنسکرت کی صدہا طالب علم وظیفہ اور خرچ خوراک پاتے ہین -

غرضکہ جنٹلمین اور شہسوار نے خوب سیر کی - صرف ان مشہور و معروف مندرون کے درشن ہی سے فیضیاب نہین ہوئے بلکہ اُن تمام مندرون کے بھی جو راستہ مین واقع ہوئے - درشن کئے اور حسب حیثیت ہر جگہ دکشنا چڑھائی - اور دو تین دن مین بخوبی سیر کر کے متھرا واپس آئے -

تیرھوان باب

چو شد آزاد مرد از بند ایمان
بباشد در گنہ ہمراز شیطان

دورہ شراب خانہ خراب

ناظرین! آپ نے جنٹلمین کو پہچانا کہ یہہ کون ذات شریف ہین؟ - غالباً نہ پہچانا ہوگا! لو ہم بتائی دیتے ہین - یہ وہی نوجوان ہے جو علی گڈھ کے اسٹیشن پر آکر ریل کے اُسی درجہ مین سوار ہوا تھا جس مین رادھا - منشی بنسی دھر - اور اُن کی والدہ بیٹھی ہوئی تھین - اور جو رادھا کے حسن جہانسوز کو دیکھکر بالکل محو ہو گیا تھا - متھرا مین آکر اُسنے ہر چند کوشش کی کہ اُس عصمت مآب عزت مآب تک رسائی حاصل کرے - مگر کسی طرح ممکن نہ ہوا - کٹنیون کو اُسکے گھر بھیجا - عاملون سے عمل کرائے تعویذ لکھوائے - فلیتے جلائے - صدہا روپیہ گنوائے - مگر نہ کچھہ حاصل ہونا تھا نہ ہوا -

ہان اسقدر اُسکو ضرور معلوم ہو گیا کہ رادھا کا دل کرشن کے قبضہ مین ہے - اور کرشن بھی ہزار جان سے اُسپر والہ و شیدا ہے - جب کسی طرح بس نہ چلا تو آتش رشک و حسد نے اُسکے سینہ کو جلانا شروع کیا - اور وہ کرشن کے درپے تخریب ہو گیا -

جنٹلمین نے کہ جسکا اصلی نام گوپی ناتھ ہے اہالیان شہر سے میل بڑھانا شروع کیا - اور کرشن اور بنسی دھر کے خاندانی حالات اور ممبران خاندان سے بہت جلد واقف ہو گیا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڈھا شہسوار جسکا گذشتہ باب مین گوپی ناتھ کے ساتھ بندرابن جانا بیان کر چکے ہین
اصل مین کرشن کا باپ ہے۔ اور اُسکا اصلی نام گوپال سہائے ہے۔ مگر شہر مین زیادہ تر لاہوری
کے نام سے مشہور ہین۔

گو جنٹلمین آپ کی صورت شباہت سے پہچان گیا تھا کہ آپ کرشن کے والد ہین۔ بلکہ کئی
مرتبہ کرشن کے ہمراہ دیکھ چکا تھا مگر اُسنے تجاہلِ عارفانہ کرکے کچھ ایسی باتین کین کہ لاہوری کو
اُسکی تمام باتون کا یقین آگیا۔

گوپی ناتھ نے تحریر فاتذکرہ عرف اس وجہ سے کیا تھا کہ لاہوری کو مغالطہ مین ڈال کر
رادھا کے چال چلن کی طرف سے مشکوک کردے۔ مگر اخیر مین ناکامیابی رہی۔ کیونکہ رادھا
کی پاکدامنی کا نقش اُس کے دل مین بہت گہرا جما ہوا تھا۔ علاوہ ازین لاہوری جیسے تجربہ کار
کو دھوکا دینا کچھ آسان کام نہ تھا۔ اُس کی وسیع معلومات اور اُس کی عمر نے اُسکو زمانہ کے
بہت سے نشیب و فراز سے واقف کردیا تھا۔ اور اُسکو ایک ایک بہمل اور بے اصل بات کا
یقین دلادینا کچھ لڑکون کا کھیل نتھا۔ اب جنٹلمین کو یہہ خیال ہوا کہ کسی طرح رادھا کے ہاتھ
کا ایک خط حاصل کرے۔ چنانچہ اُسنے اول کرشن کے ایک غلام سے جو اُسکے متعلق گفتگو کی مگر
ناکامیابی رہی۔ پھر دوسرے دن ایک اور ملازم سے جو حرص سے معلوم ہوتا تھا۔ گفتگو ہوئی۔

جنٹلمین۔ تم لاہوری کے یہان ملازم ہو؟

ملازم۔ ہان حضور مجھے اُن کے صاحبزادہ کے ڈرائنگ روم اور گول کمرہ کا کل انتظام کرنا پڑتا ہے

جنٹلمین۔ ابھی اُن کے صاحبزادے کی شادی نہین ہوئی؟

ملازم۔ نہین ابھی نہین ہوئی مگر اسی سال مین ہوجاویگی منشی ہنسی دھر صاحب کی یہان نسبت پختہ ہوچکی ہے

جنٹلمین۔ سُنا ہے لڑکی بہت ہوشیار اور پڑھی لکھی ہے۔ اور کرشن سے محبت رکھتی ہے۔

ملازم۔ ہان ہے چھوٹی سرکار اور وہ ساتھ ساتھ ایک پنڈت سے پڑھی ہین اور دونون لیلی مجنون ہین۔

جنٹلمین۔ لوگ تو ایسا مشہور کرتے ہین کہ وہ لڑکی کرشن کو خفیہ طور سے خط لکھا کرتی ہے۔ کیا
یہ سچ ہے۔ میں خیال کرتا ہون بازاری گپ ہے۔

ملازم۔ حضور۔ یہ ہمکو نہین معلوم۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر اُسکے چہرے سے ظاہر تھا کہ یہہ ان کل حالات سے واقف ہے اور عمداً چھپانا چاہتا ہے۔
جنٹلمین تو ایک ہی قیافہ شناس تھا فوراً تاڑ گیا۔

جنٹلمین۔ مگر تمھارے چہرے سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بات سچ ہے تم عمداً بتلانا نہین چاہتے تو ہم تمکو دو روپیہ انعام دیتے ہین سچ سچ بتلاؤ۔

ملازم۔ (روپیہ لیکر) گو سچ سہی۔ مگر ایسی باتین زبان سے نہ نکالنی چاہئین۔ ابھی کوئی سرکار سے لگا دے تو ہم روزگار سے بیٹھ رہین۔ بال بچے بھوکے مرنے لگین۔ کوئی نوکر بھی نہ رکھے۔ حضور اسی مین اعتبار جاتا رہتا ہے۔

جنٹلمین۔ نہین! یہ کوئی ایسی بات نہین ہے۔ جس بات کو زمانہ جانتا ہے وہ کسی کی چھپائے چھپ سکتی ہی نہین۔ ہرگز نہین۔ مگر سچ کہو مجھے اس بات کا یقین نہین آتا کہ ایک دوشیزہ لڑکی اپنی قسمت کے آیندہ شریک ہونیوالے کو خط لکھے اور شرم و حیا اُسکا دامن نہ جھٹکے۔؟

ملازم۔ مگر حضور جب محبت ہو جاتی ہے تو شرم و حیا کا کوسون پتہ نہین لگتا۔

جنٹلمین۔ اگر تم مجھکو اس بات کا یقین کرا دو تو ابھی تمکو دو انعام دون۔ مگر مجھے بغیر اُس کی تحریر دیکھے یقین نہین آسکتا۔

ملازم کچھہ دیر تک سناٹے کے عالم مین رہا۔ کبھی اُسکے چہرے پر اُداسی برسنے لگی۔ کبھی خوشی اور خرمی نے رنگ جما لیا۔

جنٹلمین۔ تمنے کچھہ جواب نہین دیا!

ملازم (کچھہ سوچکر) حضور اسکا جواب کیا ہو سکتا ہے؟ یہ جان جوکھون کا معاملہ ہے۔ اگر معلوم ہو گیا تو بڑی مٹی پلید ہوگی۔ ایسے خط ایک بکس مین رکھے جاتے ہین۔ اور کنجی بکس کی چھوٹی سرکار کے پاس رہتی ہے۔ ایکدم اُسے علیحدہ نہین کرتے۔ خط کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین اور اُن کو نکالکر پڑھتے ہین۔ چومتے ہین۔ آنکھون سے لگاتے ہین۔ کبھی سینہ پر رکھتے ہین اور پھر تہہ کرکے رکھدیتے ہین۔ پچیس روپیہ کتنے دن کو ہون گے؟ مین اسقدر قلیل رقم پر اپنے ولی نعمت کیساتھ نمک حرامی نہین کر سکتا۔

غرضکہ بہت کچھہ حیص بیص کے بعد ڈیڑھ سو (۱۵۰) مین تصفیہ ہوا۔ سو پیشگی دئے گئے۔ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پچاس روپیہ کا خط لانے کے وقت دیا جانا قرار پایا۔

جنٹلمین۔ سنگر نے اسکے حاصل کرنیکی کیا تدبیر سوچی ہے؟

ملازم۔ سیکڑوں تدبیریں ہین مگر جو بن پڑے وہ ٹھیک ہے۔ غلام کچھہ ایسا پاگل نہین ہے کہ بیسوچے سمجھے ایسی اہم کام کے کرنیکا بیڑا اُٹھالے۔

جنٹلمین۔ مگر معلوم تو ہو۔ شاید اُس مین کچھہ قباحت ہو اور بعد مین پشیمانی اُٹھانی پڑے۔

ملازم۔ حضور عالی! غلام نے جو تدبیر سوچی ہے نہایت ہی عمدہ ہے پر میشر کی کرپا سے طبیعت بہتر ہے تو مین بھی اُسکو سُن لون اور اُسکے حُسن و قبح سے تمکو مطلع کردون۔

جنٹلمین۔ ورنہ ایسی باتین ہم جیسے قابلون کے ذہن مین کب آسکتی ہین۔ کہو کیا تدبیر ہے۔

ملازم۔ حضور! غلام نے یہ تدبیر سوچی ہے کہ دیپے ہی کی تعریف کے پُل باندھدوے۔ لگ گئی تو ورنہ کچھہ بیان بھی کریگا کہ دیپے کی کیا تعریف ہے۔

جنٹلمین۔ کہ یہ تمھاری بیعزتی بھی نہین رہتی ہے۔

ملازم۔ حضور! غلام سب کچھہ گوارا کرسکتا ہے۔ میرا لڑکا۔ میری عورت اور دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان۔

جنٹلمین۔ اگر لگ گئی تو پھر کیا کروگے؟

ملازم۔ حضور! جب لگانے ہی لگے ہین تو (جسکو مین پہلے سے سمجھا دون گا) ایک ساتھ ہی نہ لگیگی۔ اور آگ آگ کا غل مچا دیگی۔ اُمید تو یہ ہے کہ کرشن بیتابانہ دوڑ پڑیگا۔ مین خط لیکر نہین چمپت ہوجاون گا۔ اور اسقدر وقفہ دیکر جتنے عرصہ مین آگ بجھہ جائیگی حاضر ہوجاون گا۔ اور اپنی بیوی کو سکھلادون گا کہ اگر سرکار آگ لگنے کے وقت مجھے دریافت کرین تو کہدینا کہ بازار گئے ہین۔

جنٹلمین۔ خوش ہوکر بیشک نہایت ہی عمدہ تدبیر ہے۔

ملازم رخصت ہوکر حویلی نیکر چلا گیا۔

جنٹلمین کو اس رقم کثیر کا ہاتھ سے نکل جانا ناگوار گذرا۔ مگر رشک و حسد کی بھڑکی ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آگ اگر اُس کی دانست مین فرو ہو سکتی تھی تو اسی طرح - وہ خوش ہو رہا تھا - چہرہ پر بشاشت چھا گئی تھی - سُرخی کی ایک ہلکی تہہ اُسکے چہرے پر نمایان ہو گئی تھی - اب وہ اُٹھا اور باہر نکلکر چند قدم کے فاصلہ پر جاکر ایک دروازے پر دستک دی - فوراً دروازے کے اوپر کی کھڑکی کھلی اور اُس مین سے ایک پریچہرہ عورت نے سر نکالکر کہا :-

پریچہرہ - کیا ہے ؟ - کس کی تلاش کرتے ہو ؟

جنٹلمین - چوبے جی کہان ہین ؟ - مین اُنھین کی خدمت مین حاضر ہوا ہون -

ساتھ ہی اسکے آنکھ سے اُس کی طرف اشارہ کیا - اور چھاتی پر ہاتھ رکھ لیا - عورت شرما کر پیچھے ہٹ گئی - مگر دروازے سے ایک موٹا خنگا آدمی - پستہ قامت - فربہ لب برآمد ہوا - اور جنٹلمین کو اُس کی انگریزی پوشاک مین دیکھکر اس طرح ہمکلام ہوا -

موٹا آدمی - آخاہ ! صاحب بہادر ہین !! آیئے آیئے تشریف رکھیئے !!!

جنٹلمین - (مونڈھے پر بیٹھکر) ارے یار ! صبح کا وقت ہے - اور گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہے - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے - طبیعت مچل رہی ہے - مزا ہو اگر دور چلے - چلو آج تو شامپین اُڑائین گے - دو بوتل شامپین اور دو بوتل برانڈی میرے یہان موجود ہین بس تمھارے چلنے کی دیر ہے -

گو یہ حضرت ذات کے چترویدی برہمن تھے جو کہ آجکل چوبون کے نام سے مشہور ہین - مگر حد درجہ کے پینے والے - ایک بوتل معمولی شراب - پاؤ بھر بھنگ - ایک تولہ افیون روز کا معمول تھا - آپکا نام ڈنڈا† چوبہ تھا - ڈنڈا باوجود اسکے کہ ایک بوتل پی چکا تھا - فوراً راضی ہو گیا - اُسکے ساتھ ساتھ چلا گیا - جنٹلمین نے مکان پر پہونچکر طاق سے ایک بوتل شامپین اور ایک بوتل برانڈی اُتاری اور دو مٹی کی پیالیان - کچھ مٹر - کچھ دال - سیب وغیرہ وغیرہ لایا - اور سب چیزین میز پر چن دین - ایک کرسی پر آپ بیٹھا - اور دوسری پر چوبہ جی آلتی پالتی مار کر جم گئے جسپر جنٹلمین کو بے اختیار ہنسی آگئی - اور کہنے لگا -

جنٹلمین - تمھین اتنے دن ہمارے پاس بیٹھتے ہو گئے مگر کرسی پر بیٹھنے کی ابتک تمیز نہ آئی

† ناظرین متعجب نہون - چوبون مین اکثر ایسے نام ہوتے ہین - مثلاً سونٹا - لنگوٹا - لوٹا - تھالی وغیرہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈنڈا۔ تمیز چھنال سے ہمین کیا غرض ؟ ہمین تو اس بوتل والی سے مطلب ہے۔

(بوندین پڑنے لگین اور ہوا سرد کے جھونکے چلنے لگے۔ جسنے اُن کو اور بھی مست کر دیا

جنٹلمین۔ (پیالی مین شراب بھر کر)

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

معلوم ہوتا ہے چوبے بھی فارسی پڑھے ہوئے ہین۔ کیونکہ جنٹلمین کے اس شعر پڑھنے پر اُسنے کہا

ڈنڈا۔ واللہ! حافظ کو بھی آپنے تو اصلاح دیدی۔ بیمار کی جگہ بنوش کر دیا۔ اور واقعی موقع اور وقت کے لحاظ سے اب یہہ شعر بہت موزون ہو گیا۔

چوبے جی (چٹکی لگاکر) اُڑکے جائیگی اپنا کہان بلا سے

ابر باران کا جال آ ہی پہنچا

جنٹلمین۔ اہاہا! کیا اچھا کہا ہے۔ چوبے! تمتو چھپے رستم نکلے۔ ہم نجانتے تھے کہ آپ کو فارسی مین بھی دستگاہ ہے۔ اسوقت تو بے اختیار گانیکو جی چاہتا ہے۔ موسم برسات بھی رستم کا موسم ہے۔ (جھوم جھوم کر)

آنکھون کو جانتے ہین پیالہ شراب کا — مستون کو عین فرض ہے پینا شراب کا
ہونے دیا سبز نہ مجھے بادہ خوار کو — ساقی اخیر کر دیا دورہ شراب کا
کس آنکھ سے گذرتی ہے مستو نکی آجکل — پہلو مین یار ہاتھ مین شیشہ شراب کا

اسی شعر کو پڑھکر جنٹلمین کی آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے۔ رنج و غم کا ابر اُسکے چہرہ پر چھا گیا۔ تمام خوشی اور مسرت جو کہ چند لحہ پیشتر پھیلی ہوئی تھی مکدر ہو گئی۔ چوبے بھی اُسکو غمگین دیکھکر اُداس ہو گیا۔ در و دیوار سے حسرت برسنے لگی۔ اور جنٹلمین آہ! آہ! کرکے یہ کہنے لگا:۔

جنٹلمین۔ پیاری! مجھے کیا خبر تھی کہ تو کرشن کے واسطے ہے۔ اگر ایسا جانتا تو دل کیون دیتا

(رو کر) دل خانہ خراب باز آ! اُس کی محبت اور خیال سے درگذر!! وہ تیرے واسطے نہین ہے۔ خدا! تو نے میرا دل دکھایا ہے۔ خدا اسکا بدلہ لیگا۔ میرا صبر تجھ پر پڑیگا۔ یاد رکھ کرشن ہرگز تیرے واسطے نہین ہے۔ کچھ ہو گذرے میری زندگی مین تیرے پہلو مین نہین بیٹھ سکتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہائے ہائے!! (رونے لگا)

چوبہ جی - مائی ڈیر! بھلا یہ کون وقت ہائے ہوکا ہے؟ اس سے فائدہ؟ - دیکھو صبر کرو۔ اور اگر ٹکرو گے تو کیا کروگے؟ یہ وہ پُرتاثیر قوت ہے کہ زبردستی قلب پر قبضہ کرلیتی ہے۔ گھبرانے سے کوئی فائدہ متصور نہیں۔ ہر کام تدبیر سے ہوسکتا ہے۔ آجتک کوئی ایسی گرہ نہیں پڑی جو ناخنِ تدبیر سے نہ کھولی گئی ہو۔ اگر مستقل مزاجی کو کام فرماکر تدبیر کرو تو کیا تعجب ہے کہ تمکو مُراد کرسی نشین ہو۔ یہ تو میں سمجھ گیا ہوں کہ خدنگِ عشق تمھارے سینہ کے پار ہوگیا ہے مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ کسی غزال چشم نے تم جیسے شیر دل کو شکار کیا ہے۔ اگر مجھے اطلاع دو تو شاید کچھ تدبیر کرسکوں۔

جنٹلمین (آہ بھرکر) چوبہ جی کیا کہوں! اور کہوں تو کیسے کہوں۔

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا
درد کی دوا پائی درد بے دوا پایا (یہ کہکر رونے لگا)

چوبہ جی - شہر باجی! معلوم ہوا۔ تمھیں سچا عشق نہیں ہے۔ عُشاق بھلا کسی حالت میں گھبراتے ہیں۔ بدم مرگ تک اُمید وصال رہتی ہے۔ ہر طرح کی سختی اُٹھاتے ہیں۔ طرح طرح کی جفائیں سہتے ہیں مگر اُف تک نہیں کرتے۔ مگر یا تم تو عورتوں کی طرح ٹسوے بہانے لگے یہ باتیں عُشاق کے واسطے زیبا نہیں۔ صبر و استقلال۔ تحمل و انکسار عاشقوں کا حصہ ہے۔ ہائے وائے کرنا۔ رونا۔ پیٹنا یہ کسی کے سامنے بیتاب ہوجانا۔ آہ بھرنا یہ بیہودہ لوگوں کا کام ہے۔ صبر کرو۔ خدا صابر پر رحم کرتا ہے (پیالی میں شراب اُنڈیل کر) یہ شراب اُنڈیل کر) یہ شراب جسکو دیکھکر لال پری اسکا نام ہے۔ غم غلط کردینا اسکا کام ہے۔

جنٹلمین - مے بھی ہے پینا بھی ہے ساغر بھی ہے ساقی نہیں
دل میں آتا ہے لگادیں آگ میخانے کو ہم

ڈنڈا چوبہ - دیکھو پھر وہی بے تکی ہانک لگائی!

جنٹلمین نے چوبے جی کے اصرار سے جام چڑھایا۔ اور پھر دوسرا پیا اور تیسرے سے گرم ہوا۔ سُرخ سُرخ ڈورے آنکھوں میں نمودار ہوگئے۔ نشہ کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مافیہا سے غافل کر دیا ہے - وہی کیفیت جو شروع مین تھی طاری ہو گئی اور خوشی خوشی دور چلنے لگا

چوبے جی ؎ تھوڑی سی پی کے تلخی مے کا گلہ رہا
جب منہہ کو لگ گئی تو نہایت مزا دیا

جنٹلمین (عالم سرشاری مین) ؎
ہون وہ میکش محتسب مین ہون تو پہلے حکم دون
دودھ کے بدلے پلا دے طفل کو مادر شراب

اہاہاہا! کیا کہا ہے!! واللہ ستم کر دیا ہے - حضرت رند کا کلام ہے - رندی ٹپکی پڑتی ہے اور سنئے!
دیکھتا کیفیت روئے زمین آئینہ مین
جام مین جمشید کے پیتا جو اسکندر شراب

اور لیجئے یہ اس سے بھی بڑھا ہوا ہے ؎
گر صفائے قلب چاہے میکشی کر اختیار
واسطے آئینۂ دل کے ہے روشنگر شراب

چوبے جی - یار! تمنے تو تو کا گلا پایا ہے - خدا کی قسم غضب کا گاتے ہو - اگر کوئی عاشقانہ غزل ہوتی تو واقعی مین ہوا ساکت ہو جاتی - پرندے اڑنے سے باز رہتے اور ہم نشہ مین پڑے پڑے سر دھنتے

جنٹلمین - لیجئے عاشقانہ غزل بھی سناتا ہون - اور غزل بھی وہ غزل کہ جی خوش ہو جائے (الاپ کر)

غزل

آزردہ کیون ہوئے جو مین آیا تو کیا ہوا — کچھ درد دل جو تم کو سنایا تو کیا ہوا
چھوڑینگے نہ ہم دامن دولت کو مثل اشک — تمنے نظر سے ہم کو گرایا تو کیا ہوا

(نشہ مین بہک کر) اے تمنے نظر سے اپنے - ای ہان تمنے نظر سے (تالی بجا کر) اجی ہان تمنے نظر سے ہمکو گرایا تو کیا ہوا - اجی ہان ہمکو گرایا تو کیا ہوا -

(رو کر) ہے - مرا دھا! تو نے میرا دل کس روز تمنے کی؟ — مین نے یہہ حال اپنا بنایا تو کیا ہوا
ہرگز تیرے واسطے نہین ہے - کچھ سن کرے صبا — تو نے چراغ گور بجھایا تو کیا ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یکسان ہے دم کی آمد و شد ہجر یار مین | آیا تو کیا ہوا جو نہ آیا تو کیا ہوا

(گلا بھر آگیا)

جنٹلمین - چوبے جی! آج تو خشکی زیادہ کی اگر اسوقت برف کا پانی اور لیمونیڈ ملتا تو مزا تھا -

چوبہ جی - برف تو میرے یہان موجود ہوگا - کل ایک حجمان آئے تھے - انھون نے رات کو پانسیر منگایا تھا - وہ تو بندرابن چلے گئے - برف رکھا ہے - لے آؤ! ویسے بھی تو خراب ہو جائیگا مگر لیمونیڈ کہان سے آئیگا؟ -

جنٹلمین - لیمونیڈ میرے یہان موجود ہے -

جنٹلمین برف لینے کو چلا - مگر پیر لڑکھڑاتے جاتے ہین - آنکھین خون کبوتر کی طرح سرخ سرخ ہوگئین ہین - منھ سے بو آرہی ہے - اور وہ کیفی اور مدہوش بنا ہوا بیدھڑک چوبے جی کے گھر مین داخل ہوگیا - سامنے والے دالان مین پلنگ پر ایک قمر طلعت بصد ناز و انداز بیٹھی ہوئی خربزہ کی بیج چھیل رہی ہے - اسکا گورا رنگ نہایت ہی صاف ہے جسکی جھلک ساڑی مین سے دمک رہی ہے - اعضا کی موزونیت اور گدرائی ہوئے بدن اور جوانی نے اسکو حسن و جمال کا ایک عمدہ نمونہ بنا دیا ہے - یہ وہی پری چہرہ ہے جسنے کہڑکی کھولکر جنٹلمین سے دریافت کیا تھا "کسے تلاش کرتے ہو" جنٹلمین نے اسے دیکھکر کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور ایک گوشہ سے اسکے گلشن جمال کی گلچینی کرنے لگا - آخر نہ رہا گیا - شیطان نے اولگلی دکھائی - نشۂ شراب نے شے دی - اور یہہ بیتاب ہوکر آگے بڑھا اور لپک کر اسکے پیرون مین گر پڑا -

ناظرین یہ وقت دیکھنے کے قابل ہے ایک حسن کی دیوی گھبرائی ہوئی کھڑی ہے - انتشار کی علامات اسکے بشرہ سے ظاہر ہین - ہاتھ پیرون مین رعشہ ہے - اور بید کی طرح کھڑی کھڑی کانپ رہی ہے - جنٹلمین اس کے پیرون کو مضبوط پکڑے ہوئے گڑگڑا رہا ہے - بات زبان سے ثابت نہین نکلتی - زبان بہک رہی ہے - ہونٹ خشک ہوگئے ہین -

یکایک اس سیمتن نے پیرون کو جھٹکا دیا - اور جنٹلمین الگ جا رہا اور یہہ دوڑ کر ایک کوٹھڑی مین گھسنے لگی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنٹلمین - مین نے ابتک الحاح وزاری کی مگر تجہہ سنگدل پر کچہہ اثر نہ ہوا - مین تجہپر جان ودل سے قربان ہون - برضامندی میرے سینے سے لگ جا! ورنہ تو جانتی ہے کہ تو عورت ہے اور عورت بھی کیسی دھان پان - اور مین جوان اور ہٹا کٹا مرد ؎

صورت پہ تیری مرتا ہون جانی ہر دم تجہے اب گھورا کرون گا
چھاتی سے اپنی مجہکو لگا لے ورنہ چمٹ کر چورا کرون گا

یہ کہکر اُٹھا اور جھپٹ کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا - اور اپنی طرف کھینچنے لگا - اور اُس عصمت مآب کو سینے سے لگا لیا - اور بصد سختی اُسکے لب رنگین کا بوسہ لیلیا - وہ نازنین چاہتی تہی کہ چیخکر غل مچاوے - محلہ والون کو مدد کو بلاوے - لیکن زبان نے یاری ندی - گھگی بندھ گئی - دم پھول گیا اور کچہہ دیر تک وہ کامیاب نہ ہوئی - مگر خدا کو اُس کی عصمت بچانی تھی - اُسکے اور اُسکے خاندان کی عزت وآبرو مین بٹہ لگانا تھا کہ یکایک اُسکے منہہ سے اس زور سے ایک چیخ نکلی کہ اہل محلہ چونک پڑے - اور ہمسایہ دوڑ پڑے کہ دیکہین کیا آفت آئی - یہان آکر دیکہا تو اور ہی معاملہ پیش نظر آیا - امرتی (اس نازنین کا نام تھا اور یہہ ڈنڈا کی چھوٹی بہن تھی) زمین پر مجبور پڑی ہوئی ہے - اور ایک نوجوان اُس کی چھاتی پر سوار تھے - اور زبردستی کیا چاہتا ہے - یہ دیکہکر ان سب کی آنکہون مین خون اُتر آیا - اور نوجوان پر دوڑ پڑے - اسقدر مارا کہ بیچارے کو چھٹی تک کا دودھ یاد آگیا - اور پھر اُسے مارتے ہوئے اُسکے مکان کو لیچلے کہ جو قریب ہی تھا - وہان جاکر دیکھا تو اور ہی ماجرا دکھائی دیا - ڈنڈا زمین پر اوندھا پڑا ہوا ہے - مگر واہ رے ہوشیاری کہ پیالہ ہاتھ مین موجود ہے - منہہ سے کف جاری ہے اور کہیان بھنک رہی ہین - معلوم ہوتا ہے کہ استفراغ ہوگیا ہے بوتل اُسی طرح میز پر رکہی ہوئی ہے - ایک انبوہ کثیر یہان جمع ہوگیا - اور چوبون نے بیہوشی کے عالم مین ڈنڈا کی ڈنڈے سے خبر لی اور خوب درگت بنائی - کسی نے جوتہ رسید کیا کسی نے چانٹا لگایا - غرضکہ خوب ہی مرمت کی - اور دوسرے دن شام کو پنچایت کرکے برادری سے خارج کردیا - اور جنٹلمین چونکہ چوبون کے محلہ مین رہتا تھا اور مکان بھی ایک چوبہ سے کرایہ پر لے رکھا تھا - لہذا چوبون نے اُسکو اپنے مکان سے نکالدیا اور شرابخواری وبادہ گساری کا نتیجہ شہر مین خوب مشہور ہوگیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چودھوان باب

ہوئین اُن سے غمازیان کیسی کیسی
بنے تھے مرے رازدان کیسی کیسی

صبح چاک گریبان کئے ہوئے کسی سودائی زلف کی طرح پریشان آئی ہے۔ شاہنشاہ مشرق سر برہنہ گوشۂ شمال مشرق سے بدحواس برآمد ہوا ہے۔ اہالیان شہر اپنے اپنے کام مین سرگرمی سے مشغول ہین۔ فراش قدرت سنہری فرش سے سطح زمین کو آراستہ کر رہا ہے۔ بڑی ہوشیاری سے تمام اونچے نیچے مقامون پر اپنی بے شکن چادر بچھاتا جاتا ہے۔ برسات کا موسم ہے اور مینھ ابھی ابھی بند ہوا ہے۔ مطلع کسیقدر صاف ہے۔ اور بادل دوش ہوا پر سوار ہو ہو کر دوسرے شہرون کی سیر کرنے چلے گئے ہین۔ مگر اُن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہنوز آسمان مین جابجا کھیل رہے ہین۔ مغربی اُفق مین قوس قزح مزا دکھا رہی ہے۔ امسال جب سے برسات شروع ہوئی ہے آج ہی ایسا اتفاق ہوا ہے کہ مغرب مین قوس قزح نے اپنا رنگ جمایا ورنہ زیادہ تر اسکی عملداری مشرق مین رہتی ہے۔ اور وہ دیدہ اہل جہان کو اکثر شام کے وقت اپنے جمال جہان آرا سے روشن و منور کرتی ہے۔ اُسکا ہر ایک رنگ سرخ۔ سبز۔ زرد۔ نیلا۔ نارنجی۔ بیضی۔ بنفشی علیحدہ علیحدہ نظر آرہا ہے۔ کیا قدرت حق جلشانہ ہے کہ جسنے سقف آسمان کو بلا ستون بنایا اور اُسپر قوس قزح کو قایم کیا۔ زرنگار ستارون اور ماہتاب کی روشنی سے رات مین رہنمائی کی۔ اور دن کو آفتاب آتشین کرہ سے گرمی اور روشنائی پہونچائی۔ وہی روشنی آفتاب مین ہے جسکی گرمی سے سات تہ خانون کے اندر بھی چین نہین پڑتا۔ وہی روشنی ماہتاب مین ہے جسکی خنکی اور صفائی کھلے ہوئے پُر فضا میدانون مین لطف دکھلاتی ہے۔ روشنی تو ایک ہی چیز ہے مگر اُس کی قدرت کاملہ دن کے وقت مین اُس مین ایسا جوہر بھر دیتی ہے کہ پھول بیتاب ہو ہو کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پژمردہ ہوجاتے ہین - شبنم آٹھ آٹھ آنسو رو رو کر کرۂ باد مین روپوش ہوجاتی ہے - زہرہ جبینون کی پیشانیان عرق آلود ہوجاتی ہین - خواصین پنکھا جھلتے جھلتے تھک جاتی ہین - پانی پیتے پیتے پیٹ پھول جاتا ہے - اور ہر طرف سے صدا العطش والامان آنے لگتی ہے - مگر رات کے وقت اسی روشنی مین وہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہی پھول جو دن مین کھلا کھلا کر سربسجود ہوگئے تھے جس طرح کوئی ظالم معشوق اپنے سے زیادہ کسیکو خوبرو دیکھکر شرم وندامت سے گردن جھکا لیتا ہے سر اٹھا اٹھا کر اپنی مہربان ملکۂ شب کے اپنے نقاب چہرہ کی زیارت کرکے کھلکھلا پڑتے ہین - سبزہ سبزہ رنگون کے خط کی طرح جوبن پر آجاتا ہے - خود طلعتان نازک بدن سر چاندنی کی ذوق مین کوٹھون پر گلگشت کرتے ہین - اور عاشق تنوان کو اس شغل کے پڑتے کا سوقہ دیتے ہین - ؎

کوٹھے پہ جب چمک کے وہ زہرہ جبین چڑھا
شمس و قمر ہماری نظر سے اتر گئے

قلم مین یہ مقدر طاقت نہین کہ اس کی قدرت کے تماشون کا فوٹو کھینچ سکے - زبان مین اتنا یارا نہین کہ اُن کا بیان کرسکے - اور بیان تو جب کرسکے جب ایک مرتبہ آنکھین پورے طور سے دیکھ لین - مگر کہان تک دیکھے اور کیا کیا دیکھے - بقول میر انیس مرحوم ؎

گلشن مین پھرون کہ سبز صحرا دیکھون — یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھون
ہر جا تری قدرت کے ہین لاکھون جلوے — حیران ہون کہ دو آنکھون سے کیا کیا دیکھون

کرشن کی پر فضا کوٹھی کے اسی کمرے مین جسکی آپ گذشتہ ابواب مین بخوبی سیر کر چکے ہین گول میز کے سہارے کرسی پر بدن بیٹھا ہوا ہے - اور اسکے قریب ہی ایک اور نوجوان ہے گو یہ قامت ہے اور رنگ بھی زیادہ صاف نہین ہے تاہم عالم شباب - بالون کی تراش خراش اور انگریزی پوشاک نے اسے خوبصورت بنا نیمین کوئی کسر باقی نہین رکھی - اس نوجوان کا نام الفت رائے ہے - قوم کا ماتھر کالیتھ ہے - کرشن اور مدن کا گہرا اور لنگوٹیا یار ہے - تینون ایک دوسرے کے محرم راز اور بہی خواہ ہین - اور باہم اسقدر محبت ہے کہ قریب قریب دن بھر ایک ہی جگہ رہتے ہیں - عرصہ سے الفت رائے کلکتہ مین ڈگری حاصل کرنیکو چلا گیا تھا - اور پاس ہونے پر خفیہ طور سے ایک کالج کے پروفیسر کے ساتھ انگلینڈ کی سیر کو چلدیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور تھوڑے ہی دنون مین دنیا کے سب سے بڑے شہر لندن مین داخل ہوا - لنبائی شہر شرقاً غرباً ۲۰ میل ہے اور چوڑائی شمالاً جنوباً ۱۱ میل سے زیادہ ہے - ابتدا مین یہ ایک چھوٹا سا شہر دریائے ٹیمس کے شمالی کنارہ پر تھا - اور اسکا محیط ایک میل سے زیادہ نتھا - رفتہ رفتہ آبادی بڑہنے لگی ویسٹ منسٹر کا قدیم شہر سوتھ وارک - لیمبتھ - چیلسی اور گرینچ سب لندن مین شامل ہوکر ایک ہوگئے - شہر کا مغربی اور وسطی حصہ قابل دید ہے - شاہی محل اور بڑے بڑے رؤسا اور تاجرون کی کوٹھیان اسی طرف ہین - مگر مشرقی حصہ غربا اور نادارون کا مسکن ہے - بندرگاہ لندن تمام دنیا کی تجارت کا مرکز اور جہازون کی کھان ہے - اس کی آبادی ۵۰ لاکھ سے زیادہ ہے - اور اسی اعتبار سے یہ تمام دنیا مین سب سے بڑا شہر خیال کیا گیا ہے - یہان پر الفت راے ایکسال تک رہا - اور اسی عرصہ مین اسکی بہت سے امراء سے ملاقات ہوگئی - اور یہ ان کے لڑکون کو فارسی اور اردو پڑھا کر گذران کرتا رہا - اور انگریزی علم مین اسنے ہر طرح کی قابلیت حاصل کرلی - دو چار کتابین فرنچ اور لیٹن کی بھی پڑھ لین - اسکا ارادہ تھا کہ یہان پر مدتکہ جرمن اور فرنچ زبانون کا عالم بنے - مگر خدا کو ایسا منظور نتھا - والدہ کے انتقال کی خبر پہونچی - اور اسکے ساتھ ہی اسکے والد کی ناسازی طبیعت کا بھی تار پہونچا - قدرتی محبت نے جوش کھایا اور فوراً لندن جیسے شہر کو چھوڑنا پڑا -

سیر و سیاحت اور قیام کلکتہ مین اسکو ۵ سال سے زیادہ کا عرصہ لگا - جبتک وہ کلکتہ مین ۱۰ سال بھر مین دو ایک مرتبہ ہو جایا کرتا تھا مگر ڈیڑھ سال سے اسنے متھرا کی صورت بھی نہین دیکھی تھی لیکن خط و کتابت برابر جاری رہی - ہفتہ عشرہ برابر خط آیا کرتے تھے - اور ادھر سے بھی بڑی سرگرمی سے جواب دیے جاتے تھے - الفت راے کو سیر و سیاحت نے نہایت تجربہ کار اور دور اندیش بنا دیا تھا - بڑے بڑے انگریزی اخبارون مین اسکے مضامین چھپتے تھے - اور پولیٹکل معاملات مین اس کی راے قابل قدر سمجھی جاتی تھی - ذکاوت پر تجربہ کی صیقل نے اسے عقل و خرد کا پتلا بنا دیا تھا بدن اور وہ ہنس ہنسکر باتین کر رہے ہین اور بات بات پر قہقہہ اڑا رہے ہین - گو انگریزی اخلاق کے بموجب (جسکا الفت راے کسیقدر عادی ہوگیا تھا) اس طرح قہقہے لگانا خلاف تہذیب تھا - مگر ہندوستان کی آب و ہوا اور دوستان بذلہ سنج کی صحبت نے اسے پھر اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہی رنگ مین رنگ لیا تھا۔

پہلو کے دروازے کا پردہ کھلتا ہے۔ اور کرشن ہاتھون مین پان اور الائچیون کی طشتریان لئے ہوئے برآمد ہوتا ہے۔

الفت رائے۔ شکر صد شکر کہ آپ لوٹ تو آئے۔ واقعی مین بہت ہی پھرتی کی۔ یہ آپ ہی کا حصہ تھا۔

کرشن۔ معاف فرمائیے۔ غالباً مجھے زیادہ دیر لگ گئی۔

الفت رائے۔ مین تو سمجھا تھا کہ شاید آپ ہولی دروازہ کی طرف نکل گئے۔ کیونکہ ؎

علی الصباح چو مردم بکار و بار روند
بلاکشان محبت بکوے یار روند

کرشن۔ بات یہ ہے کہ بہت سی گلوریان بنا کر خاصدان مین رکھنی پڑین تاکہ ہمارے (مدن کی طرف اشارہ کرکے) بابو صاحب کو دوبارہ شوق کرنے مین تکلیف کا انتظار نہ اٹھانا پڑے۔

الفت رائے۔ کیا آپنے خدمتگار کہین گرو کر دئے ہین کہ ایسے انتظام کی ضرورت پڑی؟

کرشن۔ مدن بابو تو صرف میرے ہی ہاتھ کی بنائی ہوئی گلوریان کھاتے ہین۔

اب تینون دوست گول میز کے کنارے بیٹھے ہوئے ہین۔ انگریزی سوٹ (پوشاک) جو الفت رائے کلکتہ مین سلوا کر لائے تھے اُن کے بھرے بھرے جسم پر زیب دے رہے ہین بیرون فیکٹری کے بوٹ چڑھے ہوئے ہین۔ سر کھلے ہوئے اور ٹوپیان کھونٹیون پر لٹکی ہوئی ہین میز پر میز پانات پڑی ہوئی ہے۔ کاغذ۔ قلم۔ دوات اور سوختہ (بلاٹنگ پیپر) ایک جانب رکھا ہوا ہے۔ ایک طرف تیز خوشبو کے پھولون کے گلدستے سے کمرہ کی ہوا مہک رہی ہے قلی باہر سے پنکھا آہستہ آہستہ کھینچ رہا ہے۔ میز بالکل انگریزی طریق پر سجی ہوئی ہے مگر پان اور الائچیون کی طشتریون نے کسیقدر اشیاے مذاق کی بھی جھلک دکھا دی ہے ہان اگر میز پر کمی ہے تو وائن اور ٹمبلر کی اور اُن کی صحبت مین اگر کمی ہے تو دختر رز کی جس کی چہل پہل ناز و انداز شوخی و کرشمہ سے یہ بخوبی واقف ہین۔

مدن۔ اب تو کرشن سے دعوت لینی چاہئے۔ پرمیشر نے سب کام ٹھیک کر دئے ہین نسبت پختہ ہو چکی ہے۔ اور شادی بھی اخیر موسم سرما مین ہو ہی جاویگی۔ ایسا خوشی کا موقع پھر مشکل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنے ہاتھ آویگا۔

کرشن۔ مجھے دعوت دینے مین کب عذر ہے۔

الفت رائے۔ Fools make feasts & wise men eat them.

(ترجمہ) (بیوقوف دعوت کرتے ہین اور عقلمند اُن کو قبول کرتے ہین)

کرشن۔ مگر برا نہ مانو تو ایک بات کہین کہ برہمنون کو سوائے کھانے اور لیٹر بکس (بیشکر) بھرنے کے دوسری فکر نہین۔

الفت رائے۔ اور اگر برا مانین گے تو کیا کرین گے؟ (ہنسکر) اب ان کا وہ زمانہ تو ہے نہین کہ ان کی ذرا سی رنجیدگی سے بگلیچہ پر نشتر چلنے لگے۔

مدن۔ ہان ہمارا زمانہ تو گیا۔ مگر اب تو آپ کا اور کرشن کا زمانہ آیا ہے۔ ماشاء اللہ رنگ روغن بھی صاف ہے اور نمک بھی ہے۔

خدمتگار داخل ہوا اور ہاتھ باندھکر ایکجانب کچھ ایسے طرز سے کھڑا ہوگیا جس سے پایا جاتا تھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتا ہے۔ مگر کوئی اندرونی خوف اور کرشن کا رعب اُسکو زبان نہین ہلانے دیتا

کرشن۔ تم کچھ کہنا چاہتے ہو؟

خدمتگار۔ (سر جھکاکر) جی ہان! مجھے ایک ضروری بات عرض کرنی ہے۔

کرشن۔ اچھا بیان کرو۔

خدمتگار۔ مگر حضور (یہ کہکر وہ پھر خاموش ہوگیا اور اُسکا جسم تھر تھر کانپنے لگا)

کرشن (اُسکی تعجب خیز حالت دیکھکر) کنہیا! تیری یہ کیا کیفیت ہے؟۔ کیا تو نے کچھ نشہ پیا ہے؟ یا خدانخواستہ تیرے عوامل مین فتور آگیا ہے؟۔

کنہیا (جھک مارکر) نہین حضور۔ نہین صحیح و تندرست ہون۔ مگر مجھ سے ایک قصور ہوگیا ہے۔ اور وہ قصور ایسا نہین ہے کہ قابل معافی ہو۔

کرشن۔ اچھا، معلوم تو ہو کہ یہہ کیا معاملہ ہے؟۔ اور تجھسے کیا قصور ہوا ہے؟۔

کنہیا۔ مگر وہ ایسی بات نہین ہے کہ علانیہ بیان کردیجائے۔ تخلیہ مین کہنے کی ہے

کرشن۔ یہان کوئی غیر نہین ہے۔ اور اس سے زیادہ تخلیہ ناممکن ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنہیا - حضور وہ ایک ایسی بات ہے کہ جسکا تعلق آپ کے خفیہ رازون سے بھی ہے -

کرشن - میرا کوئی ایسا راز نہین ہے کہ جس سے یہ واقف نہ ہون - ان سے کسی بات کا پردہ نہین ہے - اور تو خود ان باتون سے واقف ہے - مگر مین نہین کہہ سکتا کہ آج تجھے کیا ہو گیا کہ ایسی واہی تباہی باتین کر رہا ہے -

کنہیا - تو پھر حضور ناراض نہون -

یہ کہکر پھر ایک قسم کا خوف اُسپر طاری ہو گیا - اور اُسکے چہرہ کا تغیر و تبدل اُس کے دلی حالات کا پتہ دینے لگا -

کرشن - جلد بیان کر اور مجھے غصہ نہ دلا ! - تیری فضول تقریر مجھے از حد ناگوار گذر رہی ہے - بات تو بیان نہین کرتا - دستاویز کی سی شرائط طے کراتا ہے -

کنہیا - یہان کے سٹیشن پر ایک بابو ہین اُن کے ہان چودہری نے میرے لڑکے کو ملازم کرا دیا تھا - ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ وہ نوکری چھوڑ کر چلا آیا - (لمبی سانس لیکر) اب چار پانچ دن ہوئے کہ وہ مجھے بازار مین ملے اور بڑی عنایت سے پیش آئے - اور اصرار کے ساتھ اپنے گھر لیگئے - اور وہان آپ کے متعلق بہت سی باتین پوچھین (اسکے بعد کنہیا نے کل ماجرا کرشن کے سامنے بیان کیا کہ کیا کیا باتین ہوئی تھین - اور کس طرح وہ دھوکا دے کر سو روپیہ لے آیا ہے اور کیا کیا وعدے کر آیا ہے - اور پھر بیان کیا کہ :-)

"آج صبح مین جب ترکاری لینے گیا تو حضرت وہین پر موجود تھے - اور اُس وقت جو مکالمہ ہوا وہ سُننے کے قابل ہے -

بابو (مجھے دیکھکر) چودہری سلام ! (جواب نپاکر اور میری پھری ہوئی گردن دیکھکر جو مین نے عمداً پھیر لی تھی) آج تو چودہری صاحب کے مزاج ہی نہین ملتے !

مین - کیا مجھ سے کہتے ہین آپ ؟

بابو - جی ہان ! -

مین - فرمائیے - مجھ سے مطلب ؟ - شاید آپ نے میرے پہچاننے مین غلطی کی - آپکو کسی اور کا شبہہ ہوا ؟

بابو (آنکھین نکالکر) کیا تجھے اپنے وعدہ کا خیال نہین ہے ! - کیا تو مجھے بھول گیا ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ سو روپئے کیا کئے؟ - اگر وعدہ پورا نہین کر سکتا تو روپیہ واپس کر!-

مین - واہ! مان نہ مان مین تیرا مہمان!! - معلوم ہوتا ہے آپ کسی پاگل خانے سے چھوٹ کر آئے ہین - مگر ہنوز دماغ کی گرمی نہین گئی -

بابو (خوشامدانہ لہجہ مین) آہا! اب مین سمجھہ گیا تم مذاق کرتے ہو - بھئی چودھری تم بڑے ظریف اور خوش طبع آدمی ہو! - مگر اب خدا کے لئے دل لگی نہ کرو اور سچ سچ بتاؤ کہ تم نے اُس خاص معاملہ مین کیا کیا کوشش کی - اور اُس تدبیر مین کامیابی ہوئی کہ نہین؟

مین - بابو! کچھہ بھنگ تو نہین پی؟ - کیسی تدبیر - اور کہان کا معاملہ؟ - خواب تو نہین دیکھا!

بابو - ہمنے خواب دیکھا! - این! ہمنے خواب دیکھا!! - اچھا دیکھا جائیگا - ہمارے خواب کی تعبیر اُسوقت معلوم ہوگی جب تو اور تیرا مالک لال پھاٹک کی سیر کرینگے - اور ساری حقیقت معلوم ہو جائیگی -

یہ کہکر وہ ریل بابو تو چلدیا - مگر مجھے سخت خلجان ہے کہ کہین قید نہ کرا دے کہ چکی پیستے پیستے جان نکل جائے اور میرے بال بچے بھوکے مرین - اور اس سے زیادہ یہ فکر ہے کہ کہین آپ ناراض نہو جائین - اور میری بیوقوفی پر نظر نکرکے مجھکو نمکحرامی کا متہم کرین - جو کچھہ حال تھا مین نے سچ سچ عرض کر دیا - آپ مالک ہین - خواہ بخشین خواہ سزا دین - مگر میرے دل مین نمکحرامی کا خیال نہ پیدا ہوا تھا نہ ہوگا -

بجائے اسکے کہ ہم کرشن کی آنکھون مین غیظ و غضب کے لال لال ڈورے دیکھتے - یا کنہیا کی چالاکی کے حالات سنکر اُسکے لبون پر مسکراہٹ پاتے - یہ دیکھا گیا کہ اُسکے چہرہ پر اُداسی چھا گئی - اور وہ کسی گہرے خیال مین غرق ہو گیا - آنکھین دیکھنا بھول گئین - ہاتھ پیرون سے حرکت جاتی رہی - اور زبان نے اپنا کام چھوڑ دیا - پریشان خیالات بگڑ بگڑ کر اُسکے سینے سے اُٹھنے لگے - اور وہ زہریلی شے جو عشاق کے خمیر مین ملی ہوتی ہے - اور جسے عام لوگ بدگمانی کے نام سے پکارتے ہین اپنا رنگ جمانے لگی - اُلفت رائے اور مدن سناٹے کے عالم مین تھے اور سوچتے تھے کہ یہہ کون حضرت ہین اور رادھا کا خط کیون مانگتے ہین - ادہر کرشن کی فکر نے اُنھین اور بھی بیحس کر دیا - کنہیا اشارہ پاکر چلا گیا اور اب دونون کرشن کو سمجھاتے اور تسلی دیتے رہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پندرہوان باب

ہو پاکدامنونکو خلش گر سے کیا خطر
کھٹکا نہین نگاہ کو مژگان کے خار کا

گذشتہ باب مین بیان ہو چکا ہے کہ نوجوان جنٹلمین کی پوشیدہ چالون کا پردہ فاش ہو گیا اُس کی تدبیرین ناکامیابی کے رنگ مین رنگی ہوئی معلوم ہوئین اور کرشن کو یقین ہو گیا کہ رادہا کے چمکتے ہوئے حسن نے ایک اور شخص کو بھی گرویدہ بنا لیا ہے جو دغابازی اور مکر سے نقصان پہونچانا اور باہم فریقین مین رنجش پیدا کرنا چاہتا ہے۔ مگر رادہا کی مستقل مزاجی اور دور اندیشی سے اُسے اُمید تھی کہ جنٹلمین کی تدبیرین کبھی کارگر نہون گی اور پھر ایسے وقت مین جب اُن کی باہمی اتحاد کے عام طور پر مضبوط ہونے مین صرف چند ہی دن کی کسر تھی۔ کیونکہ اب اُن کی شادی کے تھوڑے ہی دن رہ گئے تھے اور ہر دو جانب بڑی دھوم دھام سے تیاریان ہو رہی تھین۔ مگر قبل اسکے کہ ہم اسکے شادی کے حالات بیان کرین بہتر ہوگا کہ آپ کو ایک عجیب و دلفریب نظارہ کی سیر دکھا کر محظوظ کرین۔ اور جنٹلمین کی عیاری کا تازہ سین پیشکش ناظرین والا تمکین کرین۔

وہی مکان ہے جس مین منشی بنسی دھر صاحب رہتے ہین اور جسکی آپ کئی بار سیر کر چکے ہین۔ صبح کا وقت ہے اور رادہا کو خواب ناز سے بیدار ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ خمار آلودہ آنکھین نرگس شہلا کو شرما رہی ہین۔ اور سوتے مین بل کھا کھا کر رخسارون سے لپٹ جانیوالی زلفین ظاہر کر رہی ہین کہ صندل کے درخت سی ناگنین لپٹی ہوئی ہین۔ بار بار جمائیان آتی ہین۔ اور اُبھرے ہوئے سینے سے دوپٹہ ڈھلک جاتا ہے۔ اور پھر ننھے ننھے نازک ہاتھون سے سنبھال لیا جاتا ہے۔ ؎

دُہراؤ کہ تہراؤ تم آگے سے دوپٹہ
اُبھرا ہوا جوبن تو نہان ہو نہین سکتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب وہ اپنے کپڑون کو درست کرکے اور بالون کو سنبھالکر پلنگ سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور بالاخانہ کی چھت پر صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھانے لگی۔

چمپیا (زینہ کی راہ سے آکر اور ایک لفافہ پیش کرکے) لو بہو اُلنکا پتّر (خط) آیا ہے۔

رادھا (خط لیکر) ایں! یہ کس کا خط ہے؟ (آنکھین ملکر) کیا میری بینائی خطا کرتی ہے؟ کیا سچ مچ کرشن کا خط ہے؟ - نہین! یہ اُن کا خط نہین ہے۔ مین اُنکی بدیش کو بخوبی پہچانتی ہون۔ (خط کھولکر پڑھنا شروع کیا)

مضمون خط

"میری پیاری!" - غرضہ ہو کہ تمھارے جمالِ جہان آرا سے آنکھین معمور نہین ہوئین - کیا اب کلیجہ پتھر کا کرلیا ہے؟ -

آہ! ظالم تجھے کچھ خبر بھی ہے کہ تیرے مریض کی کیا حالت ہے؟ - بالفرض جوانی کی شرم وحیا مانع مُلاقات ہے مگر پیار میں تم کس سے شرم کرتی ہو؟ - کیا تم نہین جانتین کہ تم میرے لیے ہو اور مین تمھارے واسطے؟ - ہائے ہائے! جدائی نگلا گھونٹ رہی ہے - دم لبون پر ہے اور آنکھین ہر طرف تجھے ڈھونڈھ رہی ہین - ضبط کی طاقت نہین کسی طرح اپنی صورت دکھا جاؤ مگر افسوس! کہ مین تم کو ہمارام باغ مین بھی نہین دیکھ سکتا - کیونکہ وہ فی الحال اُن فسادیون سے گھرا ہوا ہے جو اُس نیک رسم مین شامل ہونے کے واسطے آئے ہین جو ہمارے اور تمھارے تعلق کو ہمیشہ کے واسطے مضبوط کردیگی -

دوار کا دھیش کے مندر کی چھت پر تمھارا آٹھ بجے سے آٹھ بجے تک منتظر رہون گا ضرور آنا ورنہ مین مفقود تمھارے مکان پر حاضر رہون گا جو میری اور تمھاری دونون کی رسوائی کا باعث ہوگا - زیادہ زیادہ -

راقم طالبِ وصال کرشن"

خط کی پیشانی پر لگی ہوئی مُہر نے اُسکے شک کو جو روشِ خط سے پیدا ہوا تھا رفع کردیا - دلی محبت جوش زن ہوئی اور کرشن کے دیکھنے کو طبیعت لہرائی - بالاخانہ سے اُتری اور سیدھی اپنی ماں کے پاس پہونچی -

† کرشن کی وہی کوٹھی جسکی باب اوّلی مین آپ سیر کرچکے ہیں ۱۲ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مان - بیٹا آج تمھارا چہرہ کیون اُترا ہوا ہے؟ نصیب اعدا کیا کچھہ طبیعت ناساز ہے - ؟

رادھا - آما جان بہت اچھی ہون اور شکر ہے کہ آپ کو بھی خوش پاتی ہون -

مان - پرمیشر تجھے اور تیرے بھائی کو خوش رکھے - تمھاری دونون کی خوشی پر ہی میری خوشی موقوف ہے - اگر ذرا تمھارا چت مَلین پاتی ہون تو کلیجہ جلنے لگتا ہے اور کھانا پینا کچھہ نہین بھاتا -

رادھا - مَنی * آج تو جمنا جی نہانے کو جی چاہتا ہے -

مان - رادھا ! دیکھو اب تم بڑی ہوئین - اب تمھارا باہر نکلنا مناسب نہین ہے - چار دن بعد تمھارا بیاہ رچنے کو ہے اور تم آج جمنا نہانے جاتی ہو؟ - بھلا دنیا کیا کہیگی ؟ - مین تو ہرگز اجازت نہین دے سکتی -

رادھا - نہین آما جان آج تو مجھے ضرور اجازت دیجئے میرا جی چاہتا ہے - آج تک مین نے کبھی آپ کی نافرمانی نہین کی - مگر اس وقت دل نہین مانتا اگر آج اجازت نہ دوگی تو مجھے سخت ملال ہوگا -

مان - نہین - مین اجازت نہین دے سکتی - اگر تیرے بھائی کو خبر ہوجائے تو غضب ہے وہ ذرا ہی ناخوش ہوجائیگا - اور تیری یہہ ضد اُسے ناگوار معلوم ہوگی -

رادھا - آما تو مین ضرور ہی جاؤن گی - آپ انکار نہ کیجئے - آپ کی محبت سے مجھے اُمید ہے کہ آپ میری دلشکنی گوارا نہ فرمائین گی - بھائی صاحب کو تو خبر بھی نہ ہونے پائیگی کیونکہ وہ آج سویرے ہی کچہری چلے جاوین گے اور مین ۸ بجے تک واپس آجانا چاہتی ہون -

مان - (نیم راضی ہوکر) رادھا ! تیری ضد مجھے اچھی نہین لگتی - دیکھہ ! آج تو مین اجازت دیتی ہون مگر آیندہ مجھہ سے ایسی اُمید نہ رکھنا - مین نہین جانتی تھی کہ تو اسقدر ضدّن ہے - کل تو سسرال جانیکو ہے وہان تیری ضد کس طرح پوری ہوسکتی ہے ؟

رادھا نے اخیر کے جملون کو سُنا بھی نہین اور خوشی خوشی اپنے سونیکے کمرے مین جاکر آراستہ ہونے لگی - ساڑھے آٹھ بجے دوارکا دھیش کی طرف معہ چمپا کے روانہ ہوئی -

یہ عالیشان مندر بسرام گھاٹ کے قریب ہے عظیم الشان سنگی دروازہ پر دربان بیٹھے ہوئے ہین - دروازہ کے زینے سے لگا ہوا صحن ہے اس مین پتھر کا فرش ہے - اس سے آگے جگمو ہن ہے

* پیار کے وقت رادھا اپنی ماں کو مانی کہتی تھی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسکی بناوٹ مین سنگتراشی کے فن کو کمال پر پہونچا دیا گیا ہے۔ اِس وقت پٹ کھلے ہوئے ہین درشن ہو رہے ہین اور جگہ جگہ کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔

مندر کے دروازے مین قدم رکھتے ہی راجا کا دل دھڑکنے لگا۔ پیر لڑکھڑانے لگے اور کسی قدر خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئی۔ مگر وہ بہت جلد اپنی کمزوری پر غالب آگئی اور مستقل مزاجی سے بڑھتی ہوئی چلی گئی۔ درشن کرنے کے بعد زینہ کی راہ چھت پر پہونچیں اُس وقت راجا کے دل کی عجیب کیفیت تھی۔ دھڑکن اِس غضب کی تھی کہ اُس کی آواز چمپا کو محسوس ہوئی ڈرتے ڈرتے ٹھیک اُس مقام پر پہونچیں جو اِس مندر کی دوسری منزل ہے اور جس مین نوبت بجانے والون کے نقارے رکھے رہتے ہین۔ یہان ٹوٹی سی چارپائی پر ایک سفید پوش عورت مُنہ کو گھونگھٹ مین چھپائے اور بدن چُرائے ہوئے بیٹھی ہے۔ اُسے دیکھکر یہ ٹھٹکین۔ اور اُن کے دلی اضطراب کو سفید پوش عورت فوراً ہی تاڑ کر تسکین دہ طرز مین کہنے لگی ہے۔

سفید پوش عورت (باریک اور زنانہ لہجہ مین) اگر تمکو کرشن کی تلاش ہے تو بیدھڑک یا بس بے وسواس چلی آؤ۔ مین تمھارے ہی انتظار مین تھی۔ مین تمھارے راز سے واقف ہون اور مجھ سے کسی قسم کا پردہ یا خوف کرنا بیجا ہے۔

چمپا۔ اور وہ (کرشن) کہان ہین؟

سفید پوش عورت۔ ابھی نیچے درشن کرنے گئے ہین اور کہہ گئے ہین کہ وہ تمھارا انتظار دروازے پر کرین گے۔

چمپا۔ مگر ہمکو تو دروازے پر نہین ملے۔

سفید پوش عورت۔ کثرت ہجوم سے ممکن ہے کہ بہ تمنے اُنھین نہ دیکھا ہو نہ اُنھون نے تمھین۔

چمپا۔ تو اب کیا کرنا چاہیے ..... یہہ تو بڑی خرابی کی بات ہے۔

سفید پوش عورت (راجا سے مخاطب ہو کر) آپ گھبرائین نہین (تحکمانہ لہجہ مین) چمپا! تم جاؤ اور اُن کو تلاش کر کے ہمراہ لے آؤ۔ مگر خبردار مندر سے باہر نہ جانا۔ وہ مندر کے اندر یا دروازے پر ملین گے۔

چمپا نے راجا کی طرف دیکھا کہ اُس کی کیا مرضی ہے۔ آیا اِس اجنبی عورت کے حکم کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعمیل ضروری ہے یا نہین؟ - گو رادہا نے اول ہی اول کچھہ تامل کیا - مگر پھر آنکھون ہی آنکھون مین اُسی تعمیل حکم کو کہا -

چمپا جلدی سے نیچے اُتری - سفید پوش عورت اپنی جگہ سے اُٹھی کہ رادہا کو جو ہنوز زینہ کی اوپری دروازے کے پاس کھڑی تھی اپنے پاس لی آوے - اور ایک ہاتھ رادھا کی کمر کے گرد ڈالکر داہنے ہاتھ سے اُسکا داہنا اور دست چپ سے بایان بازو اس طرح تھام کر کہ اُسکا سینہ رادہا کی پشت سے بخوبی مس ہوگیا اُسے آگے کی طرف بڑھایا - مگر اُس وقت اُسکے چہرے پر ہوائیان چھوٹنے لگین اور اُسکے دل مین دھڑکن ایسی تیزی سے پیدا ہوئی کہ رادہا نے اُس کی حرکت واضح طور پر محسوس کرلی اور خود کو اُس کی گود مین کھنچا ہوا پایا - رادہا نے پلٹ کر اُس کی طرف رُخ کیا - مگر بجاے کسی خوبصورت لیڈی کے چہرہ دیکھنے کے ایک خوشرو نوجوان نظر پڑا - جو کہ غلیان مستی مین خوب ہی زور سے اُسے آغوش مین کھینچے ہوئے تھا - یہ نظارہ دیکھتے ہی اُس کی زبان سے ایک خفیف سی چیخ نکل گئی جو سنگین چہار دیواری سے سر ٹکرا کر بھی باہر نجانے پائی -

رادہا (کانپ کر اور بدحواس ہوکر) سچ بتا او خبیث! تو کون ہے؟

اور ساتھ ہی اُسنے اس شیر بچہ کے قبضہ سے نکل جانیکی بے سود کوشش کی -

نوجوان - آہ! کیا تم مجھہ سے ہنوز ناواقف ہو؟ کیا ان ظالم سرمگین آنکھون نے علی گڈہ ریلوے اسٹیشن پر میرے دل حزین پر بجلی نہین گرائی؟ - ہاے! وہ کون سی گھڑی تھی جبکہ تیری فتنہ انگیز صورت نظر آئی تھی - تو بلا کی ساحرہ ہے - تیرے دام زلف مین بلا کی کشش ہے کہ طائر دل کو ان کی آن مین پھنسا لیتی ہے - اے تیل کے سانپ! مین تیرا عاشق ہون - تجھے پیار کرتا ہون اور قابل پرستش سمجھتا ہون - مین شریف ہون اور شریفانہ چال چلن رکھتا ہون مجھہ سے یہ سخت گستاخی اور قابل تعزیر خطا ہوئی ہے - مگر مین معافی کا خواستگار ہون -

رادہا - او پاجی دور ہو! نالایق - لعنت ہے تیری شرافت پر (بیتاب ہوکر) مجھے چھوڑ دے ہاے ظالم! میری پسلیان ٹوٹی جاتی ہین - پرمیشر کے واسطے چھوڑ دے - مین تیرے قبضہ مین آنیکو نہین ہون - اپنی عصمت کا جان سے زیادہ خیال ہے مرنا بہتر مگر عصمت کا ہاتھ سے دینا برا

نوجوان - نہین - مین آج تجھے بغیر اپنے ارمان نکالے چھوڑ کر ہرگز ہرگز اپنی زندگی کو تلخ نہ کرونگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس موقعہ کو ہاتھ سے بچانے دوں گا۔ تیری کوشش اس کام نہ آئیگی۔ تیری چیخ اس مکان سے باہر نہیں جا سکتی ہے کہ کوئی تیری مدد کو آ سکے۔ چمپا کو بہرے دار نہ آنے دینگے؟ یاد رکھ تو بالکل میرے قبضہ میں ہے اور تیری عصمت بالکل میرے رحم اور مرضی پر بچ سکتی ہے۔ ظالم زاہدھا تو نے مجھے بہت ستایا ہے مگر تو میری معشوقہ ہے اور میں تجھ پر رحم کھاتا ہوں۔ لے یہ ہزار روپیہ کا نوٹ ہے۔ خدا کے لئے ایک پوسہ دیدے (نوجوان نے یہ کہکر نوٹ کو بسبھال کر رکھے مگر زاہدھا کے منہہ پر پڑے ہوئے گھونگھٹ سے اس کی کوشش بیکار ثابت ہوئی)

زاہدھا۔ بدذات دور ہو! میں تجھے حکم دیتی ہوں کیا تو مجھے نہیں چھوڑے گا؟ کیا اب وہ وقت آگیا ہے کہ میرے ہاتھوں سے میری خود اس پاک مقام کی چھت کو رنگین کر دے؟ کیا میں اپنا تیز چاقو جیب سے نکالوں؟ کیا تو ایک بیگناہ کے خون کا گناہ اپنے سر پر لینا چاہتا ہے؟ (گھبرا کر اور اپنی تدبیر دن میں ناکامیاب ہو کر) کمبخت چمپا! تو کہاں مر رہی (چاقو نکالنے کی کوشش کرنا)

نوجوان۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم بالکل میرے قبضہ میں ہو۔ تمہارے ہاتھ اب تمہارے نہیں ہیں وہ تمکو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے۔ دیکھو اب بھی میرا کہا مانو! راضی سے مجھے اپنا چاہنے والا قبول کرو۔ ورنہ تمہاری عصمت کے خون ہونے میں دیر نہیں ہے

زاہدھا (یہ دیکھکر کہ اس کی گیدڑ بھپکیوں اور خوشامدوں سے خاطر خواہ مطلب نہ نکلا) ہائے! دنیا کیسی بری ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ دنیا ہے اور مطلب۔ تم کہتے ہو کہ تم مجھے پیار کرتے ہو۔ مگر افسوس! کہ تم سے ایک بات بھی محبت کی ظہور میں نہیں آئی۔ اگر تم میرے سچے چاہنے والے ہوتے تو میں تم کو بھی کرشن کی طرح قدر کی نگاہ سے دیکھتی۔ مگر تم ظالم ہو۔ دغاباز ہو اور چاہتے ہو کہ مجھے خراب کر کے پھر میرا نام بھی نہ لو اور تمام دنیا میں رسوا کرو۔

نوجوان۔ نہیں پیاری نہیں!! میرا یہہ مقصد ہرگز نہیں ہے۔ میں تمہارا سچا عاشق اور خیر خواہ ہوں۔ میرا دل بہت نرم ہے۔ مگر مجبوراً خلاف عادت یہ بات اختیار کرنی پڑی جسکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واسطے مین بڑے ادب سے معافی چاہتا ہون اگر تم صدق دل سے میری محبت کی قدر کرو تو
مین تم کو ابھی چھوڑ دون اور تمھارے قدمون پر سر رکھکر عفو تقصیر کراون -
میرے بھولے فرشتے ! میری طرف نظر محبت سے دیکھو !! - گو مین اس قابل نہین ہون مگر

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا (رع)

اے جنت کی حور ! ایک عرصے سے مین تیرے دیدار کو ترستا تھا - حیلے کرون تدبیرین کین
مگر ایک بھی کارگر نہ ہوئی - مین شریف ہون - دولتمند ہون - تمکو دل سے چاہتا ہون اور
تمھارے قابل پرستش حسن و جمال کا قدردان ہون -
رادھا - اے خوبصورت و رحمدل نوجوان ! للہ ! ذرا مجھے چھوڑ دو ! مین تمھارے لیں مین
ہون اور کسی طرح تمھارے حکم سے سرتابی نہین کر سکتی - تمھارا چہرہ خوبصورت ہے اور تم مین
فرشتے کے سے اطوار پاتی ہون - تمھاری شرافت تمھارے چہرے سے ظاہر ہے - اور تمھاری
خوبیون و نیکیون کا کہ اس تھوڑے ہی عرصہ مین میرے دل پر بیٹھ گیا - پر میشور کے لیے مجھے
چھوڑ دو ! میرا دم گھٹا جاتا ہے - ہائے ! کیا تمھین رحم نہین آتا ہے - کیا تم اس شخص کی جان
لینے کو ہو جسے تم دل سے پیار کرتے ہو - اور جو تمھاری محبت کی دل سے قدر کرنیکو آمادہ ہے
مہربان اچھے نوجوان ! مجھپر رحم کرو !
لچھمن (جسکا دل رادھا کی محبت آمیز بیدردی بھولی باتون سے بے اختیار ہو گیا تھا) اپیاری
رادھا ! مین تمھین چھوڑتا ہون - (چھوڑکر) دیکھو ! گھبراؤ نہین سنبھلو تمھارے پانون
لڑکھڑا رہے ہین - پریوش رادھا ! تمنے کہا تھا کہ تم میری محبت کی قدر کرنے کو دل سے آمادہ
ہو - کیا تم سچ کہتی ہو ؟ - مین خواب تو نہین دیکھ رہا - (خوش ہوکر) آہا ! مین اپنی جان سے
پیاری معشوقہ کو مہربان پاتا ہون -
رادھا - ہان ہان ! مین تمھین پیار کرنے لگون گی بشرطیکہ تم نے میرے ساتھ شریفانہ
برتاؤ رکھا اور میری محبت کو اپنی دل مین جگہ دی - ابتک مین کرشن کو پیار کرتی تھی مگر اب نہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرشن بھی مجھے جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے مگر اُسکا چال چلن مشتبہ ہے اور وہ حقہ پیتا ہے جس سے مجھے سخت نفرت ہے - آج سے مجھے تمھاری دوستی کا فخر حاصل ہوگا اور ہماری محبت روز افزون ترقی کریگی -

نوجوان - آپ کی انصاف پسند طبیعت سے مجھے ایسی ہی اُمید ہے -

رادھا - کیا آپ کے نام نامی سے مجکو آگاہی نہوگی ؟

نوجوان - کیون نہین - آپ کے اِس غلام کا نام گوپی ناتھ ہے - اور لکھنؤ کے امیر کبیر پنڈت امرناتھ کا لڑکا ہون -

رادھا - مین اس بات کے معلوم ہونے سے اور بھی خوش ہوئی کہ میرے دل پر فتح پانے والا باعتبار دولت - لیاقت قومیت وغیرہ وغیرہ کے مجھ سے افضل نہ ہے - مسٹر گوپی ناتھ! مین اس وقت آپ سے معافی چاہتی ہون - شام کے ۸ بجے پھر اسی مقام پر آپ کا دیدار نصیب ہوگا - کیون ملوگے نہ ؟

نوجوان - ضرور بالضرور ! بھلا ایسا ممکن ہے کہ آپ فرمائین اور مین حاضر نہون - مگر پیاری ! ایسا نہ کرنا کہ نہ آؤ اور مجھے انتظار ہی انتظار مین رہنا پڑے - خدارا کہین دھوکا نہ دینا -

رادھا - معلوم ہوتا ہے کہ اوہام لاحاصل نے آپ کی طبیعت پر بہت کچھ غلبہ پا رکھا ہے - مگر مین آپ کو یقین دلاتی ہون کہ مین ضرور وقت معینہ پر آؤن گی - اور آپ کو مع اشیاے عیش و نشاط (شراب و کباب وغیرہ) اسی مقام پر منتظر پاؤن گی - کیا تمکو میری باتون پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے -

نوجوان - معاف فرمائیے - خوبصورت لیڈی ! مین تم پر پورا بھروسہ رکھتا ہون - تو آپ ضرور تشریف لائینگی - ؟

رادھا - بشرط زندگی -

نوجوان - ہائے - بیٹھتے ہی پاس مجکو آپ سے باہر کیا - غیر کے پہلو مین ہو تم میرے پہلو مین نہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رادھا۔ کیا یہہ آپ کا ہی شعر ہے؟

نوجوان۔ مین شاعری نہین جانتا ہون۔

راوہا۔ نواب سیکھ لو۔ حضرت شور جیسے اُستاد یہان مجھے موجود ہین اُن کی خدمت کروگی تو تھوڑے ہی عرصہ مین اچھا کہنے لگوگے۔ کرشن کرپا بھی اُنھین کی شاگردی کا فخر حاصل ہے حضرت شور جیسا اُستاد مشکل سے آپ کو مل سکتا ہے۔

نوجوان۔ پروردگار! میرا دل دھڑک رہا ہے۔ اور تمنی مجھپر پورے طور پر قابو پالیا ہے آہ! تمہاری نشیلی انکھڑیون نے مجھے دیوانہ بنا دیا ہے۔ نہین نہین! تمھاری بھولی بھولی باتون نے سحر سامری کا نمونہ دکھایا ہے۔ اب مین زیادہ کچھ نہین کہہ سکتا۔ چاہے میری زندگی رہے یا رہے۔ خواہ تم مجھے ملو یا نہ ملو مگر مین اس خوبصورت اور شاں اور بھولے چہرے پر اعتماد کرون گا۔ اور فن شاعری حاصل کرنیکا ارادہ کرون گا۔ مگر .....

رادھا (قطع کلام کرکے) نوجوان تم مجھہ سے اسوقت کوئی ایسا سوال نہ کروگے جسکا جواب تمھین نفی مین دیا جاوے اور تمھاری دل شکنی ہو۔ اچھا لو رخصت۔ خدا حافظ!

نوجوان (رادھا کا بازو تھام کر) مگر پیاری! یہہ (سو روپیہ کا نوٹ نکالکر) تمھاری رونمائی ہے۔ مین نے اسپر دستخط کردئے ہین۔ پیاری ایک بوسہ تو .....

رادھا (نوٹ لیکر یہہ دیکھکر) اسوقت ایسا سوال کرنا بالکل نامناسب ہے۔ مین شام کو آنے کا وعدہ کرتی ہون۔

یہ کہکر وہ زینہ سے اُتر گئی اور نوجوان پر ستاٹا چھا گیا۔ کلیجہ تھام کر بیٹھ گیا۔

زینہ کے دروازے پر سپاہیون نے جو نوجوان سے پہلے ہی سازش کر چکے تھے چمپا کو یہہ کہکر روک دیا تھا کہ کرشن کا حکم ہے کہ کوئی شخص مرد یا عورت اوپر نہ جانے پاوے۔

رادھا اور چمپا ساتھ ساتھ گھر کی طرف روانہ ہوگئین۔ اُس وقت اُن مین کچھہ گفتگو نہین ہوئی۔ راستے مین ہم ان کے ساتھ جانا بھی نہین چاہتے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رادھا کے چلے جانے کے آدھ گھنٹہ بعد نوجوان باہر آیا۔ مگر چہرہ اُداس۔ ہوش و حواس باختہ پیرون مین لغزش۔ رنگ رو متغیر۔ پیشانی پر گاہے خوشی گاہے افسردگی کی جھلک نمایان۔

سپاہی۔ بابو صاحب مبارک باشد! لائیے انعام دلوائیے!! (چہرہ کو غور سے دیکھکر) کیون اُداس کیون ہو؟

نوجوان۔ یار کیا کہین غضب ہو گیا۔ جل دیکر صاف نکل گئی۔ اُسکی لچھے دار باتون نے مجھے جیسے گرگ باران دیدہ کو دیوانہ بنا دیا۔ اُس کی نزاکت نے مجھے اور بھی بے اختیار کر ڈالا۔

تنگ آغوش تمنا مین لیا چھوڑ دیا
اُن کا ننھا سا کلیجہ جو اُچھلتے دیکھا

یہہ کہکر نوجوان جنٹلمین چل دیا۔

ہمارے معزز ناظرین واقعی اپنے دل مین متعجب ہون گے اور اس گفتگو سے جو رادھا اور نوجوان کے درمیان ہوئی تھی اُن کے خیالات رادھا کی طرف سے پلٹ گئے ہون گے اور اُسکو زبردست تصور کر کے اُس کی عصمت و عفت کی طرف سے مشکوک ہو گئے ہون گے اور خیال کیا ہوگا ؎

کچھہ دیر نہین لگتی ہے نیت کو بدلتے
کیا شیخ حرم پیر مغان ہو نہین سکتا

مگر ہم ابھی کوئی راے مستحکم ظاہر نہین کر سکتے کہ رادھا کی یہہ گفتگو سوز و محل کے اعتبار سے تھی یا دل سے؟ بہتر ہوگا کہ ہم اس وقت اُسکے پاس چلین۔

اسوقت بھی وہ اُسی بالاخانہ مین جہان دو گھنٹہ قبل آپنے اُسے دیکھا تھا پلنگ پر تکیہ کے سہارے سے بیٹھی ہوئی ہے۔ آنکھون سے دریاے اشک بہہ رہا ہے۔ اور ہچکی پر ہچکی آرہی ہے۔ طفل اشک مچل مچل کر اُس کی گود مین گر رہے ہین۔ رنگین بسنتی ڈوپٹہ تر ہو رہا ہے۔ ایک ہاتھ پیشانی پر رکھا ہوا ہے اور دوسرے سے منھ کو آتے ہوئے کلیجہ کو سنبھال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہی ہے کبھی کبھی ضبط کی قوت اُسپر غالب آجاتی ہے اور فوراً بہتے ہوئے آنسو پونچھہ لئے جاتے ہین - لیکن پھر اُسی خیال مین محو ہو جاتی ہے اور رو کر کہنے لگتی ہے " پیارے کرشن ! یہہ منھ اب تجھے دکھانے کے قابل نہین رہا - ہان ہان ! مین ہرگز اس منہہ سے تیری مقابل نہون گی - میرا پاک جسم افسوس ایک نامحرم بدکار اور شہوت پرست کی جسم سے مس ہو گیا اب یہہ جسم جلجانے کے قابل ہے - بدکار گوپی ناتھ خدا تجھے سمجھے - تو نے میرے جسم کو ناپاک کر دیا - تو نے میری عصمت مین بٹہ لگانیکی کوشش کی - مین اب اپنا خون کرتی ہون خودکشی بری ہے دنیا اور خدا دونون کے نزدیک - مگر مین خودکشی نہین کرتی بلکہ تو مجھے قتل کر رہا ہے لے میرا خون تیرے سر پر ہے - میرے دل مین اب کوئی آرزو اور تمنا باقی نہین رہی ہان اگر ہی تو یہی کہ اس وقت کرشن کا پیارا چہرہ نظر آجاتا - اور آنکھ بھر کر اُسے دیکھ لیتی - ہاے مگر یہہ کب ممکن ہے - اُسے میرے حال کی کیا خبر - خیر میرے پیارے کرشن ! مین تمھارے دیدار کی آخری حسرت لئے جاتی ہون - ہاے تقدیر نے کیا کھیل دکھلایا - مرتے دم بھی تمھاری صورت نظر نہ آئی - اگر بعد میرے آئے بھی تو کیا ؎

ہمین کیا جو تربت پہ میلے رہین گے
کہ ہم تو یہان بھی اکیلے رہین گے

مگر پیارے ! میری قسمت مین یہہ ہی لکھا تھا ؎

قسمت مین مری موت اسیطرح لکھی تھی
رادھا تمھین واللہ بری نہین دیتی

خبردار ! میرے واسطے رنج نہ کرنا - گو کچھہ عرصہ تک طبیعت سخت منتشر رہیگی مگر بہلتے بہلتے بہل جائیگی میرے پیارے ! اب مین تم سے ہمیشہ کے واسطے جدا ہوتی ہون -

الوداع ! میرے دل مین رہنے والی ! میرے خون جگر سے پرورش یافتہ آرزو ! الوداع میرے پیارے ارمانون ! رخصت ! رخصت !! رخصت !!!

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ کہکر اُسنے اپنے تکیہ کے نیچے سے ایک چھری نکالی اور ارادہ کیا کہ اُسے اپنے سینے مین جو کرشن کی دلکش تصویر کا مسکن تھا جگہ دے۔

ہائے ہائے اب ہمارا دل اس سین کو دیکھ دیکھکر کانپ رہا ہے اور رادھا کی جوانی اور خوبصورتی پر رحم اور افسوس آتا ہے۔ بادی النظر مین اُس کی جانبری کی کوئی صورت نظر نہین آتی۔ مگر سبحان اللہ! قربان جائیے اُس کی شان کبریائی کے کہ رادھا نے چھری کو جنبش دی ہی تھی کہ کسی کی بھولی بھالی تصویر یکایک سامنے آ کھڑی ہوئی۔ اور ہاتھ جوڑکر کہنے لگی "پیاری کیا کرتی ہو؟ کیا تمھین اپنے قول اور اپنے جان نثار کرشن کا خیال نہین ہے؟ اُسے بھی اپنے ساتھ لیچلو! پہلے میرا سر تن سے جدا کر لو بعد مین جو چاہی سو کرنا۔ مین تیرے سامنے تیرے ہاتھون سے اور تیرے قدمون مین جان دینا۔ تیرے بغیر دنیا مین رہنے سے ہزار بلکہ لاکھ درجہ بہتر جانتا ہون"۔

اس خیالی آواز کے مقناطیسی اثر نے یک لخت رادھا کی فوری جوش کو ٹھنڈا کر دیا۔ اسکے خیالات بالکل تبدیل ہو گئے۔ چھری ہاتھ سے پھینک دی اور پلنگ پر سے اُٹھی ہاتھ منہہ دھویا اور قلم دوات لیکر ایک خط کرشن کو لکھا اور وہ سورج مہیہ کا نوٹ ملفوف کر کے چمپا کو کرشن کے پاس بھیجدیا۔

سولھوان باب

سمجھے تھے اب مرا کوئی سرکوب ہی نہین
فرعون کیلئے کوئی موسیٰ نہ آئیگا

رات کا وقت ہے غالباً آٹھ بجے ہون گے۔ سیارے اِدھر اُدھر آسمان مین چھٹکے ہوئے جھلملا رہے ہین۔ اور آسمان کی حسین بیگم یعنی مہتاب لوشن نے ابھی ابھی رخ پر نور سے نقاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُٹھا کر اہل دُنیا کی طرف نظر اُٹھائی ہے جسکی جھلک سے اونچی اونچی عمارات اور درختوں کی چوٹیوں پر ایک قسم کا سفید مایل روشنی کا ہلکا پوڈر پھرتا جاتا ہے۔ جوں جوں رات بھیگتی جاتی ہے اُسکے چہرہ کی آب و تاب اور چمک دمک مین ترقی ہوتی جاتی ہے۔ مگر ستارون کے چہرے شمع سحری کی طرح اُداس اور پھیکے پڑتے جاتے ہین۔ آہ! مگر اُسکے خوشنما روشن چہرہ پر وہی تروتازگی اور پھولاپن برس رہا ہے جیسا کہ اکثر اوقات کے چہرہ پر۔ یہ آسمان کی وہی ہر دل عزیز بیگم ہے جسے عوام الناس رہنا کے نام سے پکارتے ہین اور جسے خوبصورتی اور حسن و جمال کا اعلیٰ ترین نمونہ بیان کرتے ہین مگر خدا زندہ رکھے ہمارے شعراء زندہ دل کو کہ وہ اپنے فرغنی شوقوان سے رخسار تابان کے مقابلہ مین اُس حسن کامل کو بھی ناقص ہی بتلاتے ہین وہ وقت ہے کہ بازارون کی رونق کم ہوتی جاتی ہے۔ دوکاندار اپنی اپنی دوکانین بند کر کے چلدیے ہین۔ کچھ حساب و کتاب مین سرگرمی سے مشغول ہین۔ کچھ یاس نصیب مہجور شب فرقت کے بیدرمان سے بہر آہ و زاری کر رہے ہین۔ کہین عشاق بدنام عشاق بازار کے کوٹھون پر بصل صنم کے مزے اُڑا رہے ہین۔ شراب و کباب کا دور چل رہا ہے اور حالت سرور مین بے ساختہ زبان سے نکل جاتا ہے ؎

عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گذرتی ہے

کہین ستار کی جھنکار گونج رہی ہے۔ کہین طبلہ و سارنگی کی منتظر گوش برآواز ہیں۔ کہین آنکھین دروازہ کی طرف لگی ہوئی ہین۔ ذرا ذرا سی آہٹ پر چونکے ہو جاتے ہین۔ کسیکے پیر کی چاپ سنی اور کسی نامعلوم خوشی نے سینہ مین گدگدانا شروع کیا۔ مگر ہائے رے بیکسی! یہہ بار بار یاس کا غلبہ آہ! اُن کی آرزوؤن اور تمناؤن اور ارمانون کے ساتھ کیا کچھ ستم نہین ہو جاتا۔

مگر اُمید کے سرسبز لہلہاتے ہوئے باغ کی راحت بخش فضا اور دل کی خوش کن بہار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر اُسے سہارا دیدیتی ہے - اور وہ پھر خیالی پلاؤ پکاتے ہین تو ہو جاتا ہے - اور دل ہی دل
مین خوش ہو کہ انتظار کے مزے بمصداق ع

انتظاری مین مزہ ہے وصل سی بڑہکر کہین

لوٹنے لگتا ہے -

ٹھیک اس حالت مین ہم ایک شخص کو دیکھ رہے ہین جو اسوقت ایک ٹوٹے ہوئے اور برباد شدہ
باغ کی سہ دری مین بیٹھا ہوا آنے جانیوالون کی طرف بڑے شوق کی نگاہ سے دیکھنے
لگتا ہے - یہ باغ رادھا کے مکان سے مشرق کی طرف ۵۰۰ قدم کے فاصلے پر ہے - اسکے
صدر دروازے پر ایک پھاٹک چڑھا ہوا ہے جو اس وقت آغوش تمنا کی طرح کہلا ہوا ہے
اسکے اندر ٹوٹی پھوٹی روشین اور اُجڑے ہوئے چمن اور بے رونق لندن درخت اسکی
گذشتہ عمدگی کا ثبوت دے رہے ہین - اسکے اندر مکانات بھی بہت نفاست کیساتھ
بنائے گئے ہین مگر اب سب ٹوٹے پھوٹے پڑے ہین صرف ایک ہی سہ دری باقی رہگئی
ہے جسکی آپ ابھی سیر کر آئے ہین اور جہان ایک شخص کو کسیکے انتظار مین بے چین دیکھ
آئے ہین - چونکہ اس مین جامن کے درخت کثرت سی ہین لہذا اسکو جامن والا باغ
کہتے ہین اور چونکہ یہہ عرصہ سے خالی اور سنسان پڑا رہتا ہے اسی وجہ سے بہت سے
خوش اعتقادون نے اسکو چڑیلون کے باغ کے نام سے موسوم کر رکھا ہے - غالباً اب
آپ اسکے نام و نشان سے واقف ہو گئے ہون گے - اور اسکے بنوانے والے کے نام جاننے
کی خواہش رکھتے ہون گے - مگر افسوس ہے کہ ہمکو معلوم نہین کہ یہہ کسنے بنوایا ہے؟
بہت کچھہ کوشش اور تلاش کے بعد صرف اسقدر معلوم ہوا اور وہ بھی ایک کتبہ سے جو اسکے
اندر ایک کنوین مین لگا ہوا تھا کہ یہہ سمت ۱۸۲۵ بکرمی مین تعمیر ہوا - مگر ہم وثوق کے ساتھ
نہین کہہ سکتے کہ یہہ تاریخ باغ اور چاہ دونون کی ہے یا صرف چاہ کی -

آئیے! چلین سہ دری مین چلکر دیکھین کہ یہہ حضرت اس وحشت خیز مکان مین کیون تشریف فرما

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں؟ ایک نہایت ہی نفیس پلنگ پر جسپر پر تکلف بستر اکسا ہوا ہے۔ آپ بیٹھی ہوئی ہیں شراب کی بوتلیں طاق میں ہیں اور اُسکے پاس ہی سامان گزک چُنا ہوا ہے۔ دو چینی کے خوبصورت گلاس رکھی ہیں۔ ایک ہاتھ میں ایک کاغذ ہے جسے وہ بار بار پڑھ لیتا ہے اور کہنے لگتا ہے وہ ضرور آئیگی۔ مگر اس مکان کی خوفناک افواہیں اُس کی قوتِ واہمہ کو بار بار متحرک کر دیتی ہیں اور ہر خوفناک خیالی تصویریں اُسکے سامنے کبھی ناچتی کبھی گاتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور دل کانپنے لگتا ہے۔ مگر پھر بہت جلد سنبھل جاتا ہے۔ اور صرف اُسکو واہمہ خیال کرکے اپنے دلکو مضبوط کرلیتا ہے اور کہنے لگتا ہے۔

اجنبی شخص۔ واقعی یہہ مقام بڑا خوفناک اور وحشت خیز ہے۔ ایسے ویسے آدمی کی مجال نہیں کہ ایک دم بھی ٹھہر سکے۔ درخت ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا دیو کھڑے ہیں۔ مگر میں ہرگز نہیں ڈرونگا۔ مجھے بخوبی سمجھا دیا گیا ہے کہ آسیب کی کچھ بھی اصلیت نہیں ہے اور نہ کچھ بھی تو ہنومان جی کے نام لینے سے دور ہو جاتی ہے۔ مگر آہ! ابھی تک وہ نہیں آئیں (گھڑی دیکھکر) اب دس بجنے کو ہیں۔ اُنھوں نے تو لکھا تھا کہ وہ نو بجے ہی آجائینگی۔ پیاری رادھا! کیا تم نہ آؤگی؟۔ غالباً یکایک دو شخصوں کی گفتگو نے جو دروازہ باغ پر کھڑے ہوئے تھے اسے چونکا دیا۔

پہلا۔ بھئی آج کی رات خدا خیر سے کاٹے۔

دوسرا۔ اجی یہ کیوں؟

پہلا۔ کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اس باغ کا دروازہ کسی بھوت نے کھول لیا ہے۔ غالباً آج رات کو دھاوا کرینگے۔

دوسرا۔ تو اب اسکا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ مگر یار ہوئی بیڈھب۔ کوئی تدبیر

---

† ناظرین غالباً رادھا کا نام سُنکر چونکے ہونگے اور اجنبی کو غور سے دیکھنے لگے ہونگے کہ یہ طلبگار رادھا کہاں سے پیدا ہوا اور اسکا اسوقت تنہائی اور اس خوفناک مقام میں ملنے کا کیوں وعدہ کیا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنی چاہئے۔

پہلا۔ بیڈھب کی ایک ہی کہی۔ یہ نہین کہتے کہ میری تو جان ہی نکلی جاتی ہے۔ میرا تو مکان اسکے سامنے ہی ہے۔ اگر تم ٹھہر جاؤ تو بڑی عنایت ہو۔ مین گھر سے تالا لی آؤن اور کواڑ بند کر کے قفل جڑ دون

دوسرا۔ مین تو اکیلا یہان نہین ٹھہر سکتا تو یہان کھڑا رہ۔ اور مین قفل لینے جاؤن۔

ان دونون آدمیون مین تو یہہ بحث ہو رہی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو ٹھہرنے کے واسطے کہتا ہے۔ یہان اس اجنبی کو ایک دل لگی سوجھی۔ اسنے ایک ہاتھ مین تو کیلے کا پتہ لیا اور دوسرے مین اینٹ اٹھا کر دروازہ کی طرف بڑھا اور پہلے شخص کی چاند پر کیلے کا پتہ لگایا اور اینٹ اس طرح پھینک کر ماری کہ کسیکے چوٹ نہ لگی اور نہایت ہی کرخت اور بھاری آواز مین کہا "فوراً یہان سے چلے جاؤ ورنہ موت کا شکار ہو جاؤ گے۔ خبردار! کسی سے اس کا تذکرہ تین یوم تک نہ کرنا۔ نہ کبھی پھر ایسا خیال ہماری مضرت رسانی کا دل مین لانا ورنہ مار ہی ڈالون گا۔ دور ہوا پاجیو!"

دونون خرنا شخص خوف زدہ ہو کر گھگھیانے لگے اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ جب کچھ دیر بعد ان کے ہوش درست ہوئے تو سر پر پاؤن رکھکر دو دو گیارہ ہو گئے۔ اجنبی اپنی کارروائی پر بہت خوش ہوا اور ہنسکر قہقہہ لگایا اور آکر پلنگ پر بیٹھا ہی تھا کہ اسکو پیر کی آہٹ معلوم ہوئی اور دیکھا کہ دو شخص سہ دری کی طرف تیزی سے بڑھے آرہے ہین پھر وہ پلنگ سے اٹھا اور دیکھا کہ اور طلعت رادھا بڑے ناز و انداز سے گن گن کر قدم دہرتی ہوئی چلی آرہی ہے اور اسکے پیچھے چمپا ہے۔ رادھا کے پاؤن مین ولایتی بوٹ چڑھے ہوئے جسکی کھٹ پٹ کی آواز دور تک جاتی تھی۔ اسکے عطر آگین لباس کی خوشبو سے تمام باغ مہکنے لگا اور اجنبی نے اسکو بڑے تپاک سے لیا اور پلنگ پر لاکر بٹھایا۔ معمولی دو دو چار باتون کے بعد نوجوان اجنبی نے بوتل طاق سے اتاری اور گلاس بھرنا چاہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رادھا نے بوتل اپنے ہاتھ میں لیلی اور گلاس بھر کر نوجوان کو دیا۔

نوجوان (گلاس بڑھا کر) معشوق سے پلائے تو پھر کیوں نہ پیجئے
زاہد نہیں میں شیخ نہیں کچھ ولی نہیں

رادھا نے پھر دوسرا گلاس بھر آپ پیا کر دیا جسنے اٹھکر گلاس لے لیا اور تین دفعہ سلام کر کے دعا میں دیتی ہوئی یہ کہکر باہر چلدی کہ "مالکون کے سامنے شراب پینا خلاف ادب ہے" آپ بالکل تنہائی چاہتی تھی اور اکیلی اور اچنبی نوجوان کا کلیجہ ہاتھون اچھل رہا تھا۔ دلآویزی شراب نے کشش تیز کر دیا تھا اور دم بدم اسکو بیخود کئے دیتا تھا۔ جوش مستی میں اسنے رادھا کو اپنی طرف کھینچا اور رادھا نے اسے اپنی طرف۔ اسنے رادھا کو بغل میں لے لیا اور رادھا نے اسے۔ ایسا چپکا کہ لبہائے لب گھلنے لگیں۔ رنگ رخ اڑنے لگا۔ اور پسینہ ہونے لگا۔ اسکے منہ سے نکل گیا۔ آنکھیں بند کر کے جو دیکھتا ہے تو ایک گل بچھون والا دلیر سیرت پہلوان اسی لپٹا ہوا ہے اور اسکو دبا دبا کر پیار سے ٹٹول رہا ہے۔

اجنبی۔ یہ شخص تو کون ہے اور کیون مجھے مارتا ہے؟

پہلوان۔ جانمن! میرا نام رادھا ہے اور میں تجھے پیار کر رہی ہون۔

اجنبی۔ میں ایسے پیار سے باز آیا۔ خدا کیواسطے چھوڑ دے دیکھ! میرے ہاتھ سے جاتے ہیں۔

پہلوان (اوندھا سے دیکر) کمبخت بے ایمان! بدمعاش!! میں عزرائیل ہون اور خدا کی طرف سے تیری جان قبض کرنیکو بھیجا گیا ہون۔

اجنبی کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ سچ کہتا ہے اور موت کے روح فرسا خیال نے فوراً اسے بیہوش کر دیا۔ پہلوان نے اسکے ہاتھ پیرون کو ایک ٹوٹی سی چارپائی میں جو پہلے سے مہیا کی گئی تھی اور اینٹ لگا کر کس دیا اور اسکے بستر سے اور شراب و کباب اور ظروف وغیرہ اپنے قبضہ میں کیے اور جب وہ تھا اس کی گیت بنائی اور روشنی میں لاکر دیکھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خط پڑھا تو حسب ذیل عبارت تحریر تھی :-

"مائی ڈیئر تسلیم - مین نے وعدہ کیا تھا کہ آج آٹھ بجے سیٹھ کے مندر مین تم سے ملونگی مگر افسوس ہے کہ مجھے گھر سے نکلنے کی کوئی اجازت نہین - لہذا مین آپ کو اطلاع دیتی ہون کہ آپ جامن والے باغ مین جاکر میرا انتظار کرین - مین ۹ بجے کے بعد جبکہ تمام گھر والے خواب غفلت مین ہون گے آؤنگی - غالباً آپ مجھے وہان حاضر پائینگے اپنے رقعہ اپنے ملازم سائیس کے ہاتھ بھیجتی ہون جواب سے مطلع فرمائیے اور جامن والے باغ کا پتہ اسی سے پوچھ لینا - فقط آپکی مجھ پر مطلوبہ راہا"

اس تحریر سے ہمارے ناظرین اس اجنبی کو پہچان گئے ہونگے یہ وہی ذلت شریف ہین جن کی شرارتین آپ عرصہ سے دیکھتے چلے آئے ہین - کرشن اور مدن بھی اب ایک گوشہ سے نکلکھلاتے ہوئے نکلے اور کہنے لگے (ع)

این کار از تو آید و مرداں چنین کنند

پہلوان کو پانچر و پیہ اور تمام اسباب جنٹلمین کا دیکر کہا کہ اب آپ اپنے وطن جائیے ہم آپ سے پھر ملینگے ہمارے معزز ناظرین کو معلوم ہے کہ راجہ نے کل حالات لکھکر کرشن کو واپس بھیج دی تھی - اور اُسنے فوراً مدن سے صلاح لیکر یہ تجویز نکالی اور اس امر کی پہلوان کو جو راہ میں راہ ختم ہو جانیکی وجہ سے پہلے سے پریشان تھا اس بات پر آمادہ کر لیا تھا ناظرین کو معلوم ہو گیا اور وہ خط بھی کرشن نے ہی بھیجوا دیا تھا یہ تو اب ہنستے ہوئے اپنے گھر گئے اور باغ کے پھاٹک کا قفل بھی لگاتے گئے - بیچارہ جنٹلمین رات بھر اسی حالت مین رہا - صبح کو جاگا تو خود کو اس حالت مین پایا - سر مین شدت سے درد تھا - گلے مین خراش - آواز بیٹھ گئی تھی - لب خشک ہو گئے تھے - اور پیاس کی شدت سے زبان چٹخنے لگی تھی - ہاتھ پاؤن بندھے ہوئے تھے - گلے مین جوتیون کا ہار پڑا ہوا اور ایک رخسارہ سرخ اور ایک سیاہ رنگا ہوا تھا - پیشانی بھی نیلی کر دی گئی تھی - کپڑے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب اُتار لئے گئے تھے اور اس ننگ خاندان کو برہنہ چھوڑ دیا گیا تھا۔ جنٹلمین متحیر تھا اور کہتا تھا بارخدایا میں کس عذاب میں ہون۔ کبھی اُسے خیال ہوتا تھا کہ وہ دوزخ میں ڈالدیا گیا ہے۔ مگر وہ بات وہ سہ دری اُسکے خیالات باطل کرنے کو کافی تھے۔ وہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا تھا مگر اُسے کچھ سوجھائی نہ دیتا تھا۔ وہ بہت کچھ خیال کرتا تھا۔ مگر اُسکی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ وہ کون شخص تھا جو راد ہا کی شکل بن کر آیا۔ میٹھی میٹھی باتین کین شربت پلائی۔ خوب گت بنائی اور تمام بدن کے کپڑے بھی اُتار کر لیگیا۔

وہ اُٹھنا چاہتا تھا مگر اُٹھنا کب ممکن تھا اُسکے ہاتھ پاؤن چارپائی سے کس دیگئے تھے وہ چیختا تھا اور پکارتا تھا۔ مگر اُسکی آوازین دو تک نہ جا سکتی تھین۔ وہ دن بھر اُسی طرح بے آب و دانہ پڑا رہا اور کسینے اُسکی خبر بھی نہ لی۔

اب پھر مشرق کی طرف سے تاریکی بڑھی اور چارون طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہوگیا۔ مگر بدنصیب جنٹلمین کی رہائی ہنوز تک نہین ہوئی۔ رات کی تاریکی تیزی سے بڑھنے لگی ابر غلیظ چارون طرف سے محیط ہوگیا اور ہوا تیز اور تُندی سے چلنے لگی۔ جنٹلمین گو مضبوط دل اور پاکیزہ خیالات کا آدمی تھا مگر اب اُس کی عقل چکر کھا گئی تھی۔ ہوش و حواس میں اختلال واقع ہوگیا تھا۔ اُسے خیال ہوا کہ شاید یہ کام کسی بھوت پلید کا ہے۔ مین نے بُرا کیا کہ ایسے بھید پر آیا۔ پیاری راد ہا کو کیا خبر کہ اُسکے عاشق پر کیا گذر رہی ہے۔ اگر وہ آئی ہوگی تو دروازہ بند پاکر لپٹ گئی ہوگی۔ دروازہ مین نے خود ہی بند کر دیا تھا یا ذہ انخواستہ کسی جن کے ہاتھ پڑ گئی ہوگی۔ افسوس! قوت واہمہ نے غلبہ پاکر چاروطرف ہولناک اور خوفناک تصویرین پیدا کر دین اور وہ چارپائی مین بندھا ہوا کانپنے لگا۔ ہوا کے جھونکے سے اُسے گمان ہوتا تھا کہ جنات آتے ہین اور درختون کو وہ بھوت پریت تصور کرتا تھا۔ ہوا کی سرسراہٹ درختون کی کھڑکھڑاہٹ کو وہ سمجھتا تھا کہ چڑیلین ناچ رہی ہین۔ اب چارون طرف اُسے خیالی صورتین ہی صورتین نظر آتی تھین۔ کوئی اُسے گھورتا دکھاتا تھا کوئی نوچتا تھا کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسپر تھوکتا، کوئی پیشاب کرتا معلوم ہوتا تھا - اور یہ پڑا کانپ رہا تھا آنکھین فرط خوف سے
بند کر لین - مگر (ع) یہ وہ نشہ نہین جسے ترشی اُتار دے - یہ ایسا خوف نہین تھا جو
آنکھین بند کر لینے سے جاتا رہے - بلکہ یہہ وہی خوف ہے جو عقل کی آنکھین بند ہو جانے
سے پیدا ہوتا ہے - لیکن آسمان کجرفتار نے اُسے اس حالت مین نہین رہنے دیا بلکہ
بمصداق "مرتے کو مارے شاہ مدار" ایک بلی کسی مقام سے اُسکے پلنگ کے نزدیک
کودی جسکے دھماکے کی آواز نے جنٹلمین کو چونکا دیا - آنکھین کھولکر جو دیکھتا ہے تو ایک بہت
بڑا بلاؤ نظر آیا جو غالباً اُس وقت اُسے گاؤمیش سے بھی زیادہ بڑا نظر آیا ہو تو تعجب نہین
ہے - ہای اُسے فوراً خیال ہوا کہ کوئی جن اُس کی گردن مسوسنے کے واسطے آیا ہے خوف سے
اُسکی گھگھی بندھ گئی اور دم کے دم مین وہ بیہوش ہو گیا -

دوسرے دن جب وہ ہوش مین آیا تو اُس کی حالت بہت ہی ابتر تھی - غضب کا بخار چڑھا
ہوا تھا - بلا کی حدت تھی - نقاہت سے آنکھین کھولنا بھی دشوار معلوم ہوتا تھا -
جنٹلمین - آہ! اب میرا وقت آن پہونچا - عمر ختم ہوئی مگر افسوس رادھا کا وصل حاصل نہ ہوا - ہائے
رسوائی - پاپ اور گناہ کا عظیم بوجھ اُسکے عشق مین اُٹھانا پڑا - افسوس اب مین دنیا سے
جاتا ہون - یہان میرا کوئی بھی نہین - نہ کوئی میرا دوست ہے نہ کوئی رشتہ دار - نہ مہربان
مان ہے نہ شفیق باپ ہے نہ بھائی ہے نہ بہن - ہائے! مین ہون اور تنہائی - تنہائی ہے
اور حسرت و افسوس - رنج و غم اور خوف - ہائے ہائے!! (ضعف و خاموش ہو جاتا ہے) اگر میرے
والدین اس وقت ہوتے تو اُن سے قصور ہی بخشوا لیتا مگر اب کہان - اُنکی ریاست کی شہرت
بھی میرے ساتھ ہی جائیگی - ہائے زیادہ تر افسوس کے قابل یہ بات ہے کہ مجھے کفن بھی نصیب
نہ ہوگا - میرا مُردہ پڑا ہوا سڑ جائیگا - کاش کوئی جنگلی درندہ ہی آکر مجھے کھا لے - ای زمین!
شق ہو جا کہ مین تجھ مین سما جاؤن - مگر نہین تیرے سینہ مین میرے لئے جگہہ نہین - مجھے
مین پاپی ہون - گنہگار ہون تو مجھے ہرگز جگہ نہین دیسکتی (حسرت سے اوپر کی طرف نظر اُٹھا کر)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے مکان کی چھت تو ہی میرے حال زار پر رحم کھا! اپنی کڑیون اور تختون سمیت میرے اوپر گر پڑ! اور مجھے خاک مین ملا دے۔ ای ظالم آسمان! کیا تجھے بھی میرے اوپر ترس نہ آئیگا؟ آہ! تو نے مجھے ہمیشہ ستایا ہے۔ تجھ سے کیا کوئی امید رکھ سکتا ہے؟ ای موت کی فرشتے! تو نے ہزارون کی کامروائی کی ہے لاکھون تیرے زبردست پنجہ سے کشاکش دنیا سے چھوٹ گئے۔ تو ہی عشاق کا مددگار ہے۔ تو نے ہی کوہکن کو مدد دی تھی۔ قیس کو بھی دشت نجد مین جبکہ وہ چارون طرف سے غم واندوہ کی فوج مین محصور تھا تو نے ہی رہائی دلوائی تھی کیا تو میرا مددگار نہوگا؟ ہائے ہائے! ضعف ونقاہت پھر زور کیا اور اسکے خیالات کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔

کچھ دیر کے بعد اسنے کچھ آدمیون کی باتین کرنیکی آواز سنائی دی اور رہائی کی امید نے اسکو جرأت دلانی شروع کی۔ اسنے کراہنا شروع کیا۔ اور اپنی پوری زور آواز سے (جو بسبب ضعف ونقاہت کے ہلکی تھی) کہنے لگا "یہان آؤ اور میرے حال پر رحم کرو"

چند اشخاص کسی عطار کے ملازم تھے اور جامن کی چھال اور املی کی جڑ لینے آئے تھے۔ ایک ان مین سے اس آواز کو سنا اور خوف سے کانپنے لگا اور اپنے ہمراہیون سے تذکرہ کرنے لگا۔ سب اسکی طرف متوجہ ہو گئے اور آواز کی طرف بڑھے مگر خوف سے ان کے دل دھڑک رہے تھے اور تمام جسم مین سنسناہٹ اور پاؤن مین لرزش تھی۔

ایک (ٹھہر کر) دیکھو بھائی خطرہ مین مت پڑو۔ جان ہے تو جہان ہے۔ مجھے تو کسی بھوت کی چالبازی اور نیرنگ پردازی معلوم ہوتی ہے۔

دوسرا (کانپ کر) مین اب آگے نہین جا سکتا۔ میرے تو ہاتھ پیرون کی جان نکلی جاتی ہے اور کوئی مجھے زبردستی اسطرف دھکے دیتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

تیسرا (جو ایک نیا جوان تھا مسکرا کر) مگر مجھے تو کچھ خوف نہین معلوم ہوتا نہ میرے ہاتھ پاؤن مین لرزہ ہے نہ دل مین دھڑکن۔ خدا کے واسطے ذرا اور آگے آؤ۔ تمام حالات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معلوم ہوئے جاتے ہین۔

پہلا۔ نہین بھائی ہم سے تو ایسا نہین ہو سکتا۔ تم ابھی نادان ہو۔ بچے ہو۔ دنیا کے نشیب و فراز سے بالکل ناواقف۔

چوتھا۔ بیشک یہان کچھہ نہ کچھہ دال مین کالا ہے۔ دیدہ و دانستہ خطرہ مین پڑنا عقلمندی کے خلاف ہے۔

تیسرا۔ مین تو تمھارے آگے ہون۔ پھر تم کیون گھبراتے ہو؟ بالفرض اگر کوئی بلا آئیگی تو اول مجھہ ہی آئیگی۔

دوسرا۔ ہم تو ہرگز نہین جائینگے۔

تیسرا۔ خیر آپ سب صاحب میرا یہان پانچ منٹ تک انتظار کرین مین ابھی سہ دری مین ہو کر آتا ہون۔

پہلا۔ ہم تمھین نہین جانے دینگے۔

مگر تیسرا شخص کچھہ ایسا دلیر اور اس راز سے واقف ہونے کا مشتاق تھا کہ تیزی سے سہ دری کی طرف بڑھا۔ اور اسکے عقب مین وہ تینون شخص بھی جنٹلمین کا اس ہیئت کذائی سے نظر آنا تھا اور چارون کا گھگیا کر چلانا اور پیچھے کی طرف بھاگنا۔

غرضکہ افتان و خیزان باغ کے دروازہ پر پہونچے اور کھڑے ہو کر کس چانے لگے چارون طرف سے لوگ جمع ہو کر ان سے پوچھنے لگے کہ کیا معاملہ ہے؟ مگر یہہ چارون گھبرائے ہوئے باغ کی طرف اشارہ کر کے بھوت بھوت چلاتے تھے اور کچھہ زبان سے نہ نکلتا تھا جب کچھہ دیر بعد انکا خوف مٹا تو انھون نے وہ عجیب کہانی سب کے روبرو بیان کی جس سے حیرت اور استعجاب نے سب پر اپنا پورا پورا اثر پیدا کیا۔ یہہ تمام لوگ اس تعجب خیز بات کو سن رہے تھے اور بعض تو جا کر دیکھنا چاہتے تھے اور بعض خوف سے گھر کو روانہ ہونے کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھے کہ اتنے مین چھوٹے صاحب (جنٹ مجسٹریٹ) ایک مشکی ٹانگن پر آتے ہوئے نظر پڑے اور منشی بیٹھل لال صاحب رئیس شہر کے جو قریب ہی مین رہتے تھے اور شور و غوغا سنکر آگئے تھے یہ تمام روئداد ان کے سامنے بیان کی۔

صاحب نے اپنا گھوڑا باغ مین بڑھایا اور یہہ تمام جم غفیر پیچھے پیچھے ہولیا۔ گھوڑے سے اتر کر صاحب نے آدمیون کو بلایا کہ وہ جنٹلمین کو چارپائی سے کھولین مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی اور صاحب بہادر نے خود اپنے ہاتھون سے اسے کھولا اور ڈاکٹر کو بلوایا۔ جنٹلمین اس وقت بالکل بیہوش تھا۔ اس کے چہرے کا اصلی رنگ تو چھپا ہوا تھا مگر رخسارون اور پیشانی پر نیلا پیلا رنگ ابتک موجود تھا۔ اسکا منہہ گرم پانی سے دھلایا گیا۔ کپڑے پہنائے گئے۔ ڈاکٹر صاحب بھی اس عرصہ مین آگئے۔ نبض دیکھی۔ تھرمامیٹر لگایا۔ ۱۰۳ درجہ پر تھا۔ منہہ دھلنے پر ایک شخص نے اسے شناخت کیا اور اسکو گھر پہونچایا گیا۔ شام کو جنٹ صاحب پھر اسے دیکھنے آئے اور اسکے حالات دریافت کئے مگر کچھہ معلوم نہ ہوا۔ پولیس نے بھی تحقیقات کی مگر کچھہ بھید نہ کھلا۔

سترہوان باب

کعبہ اور بت خانہ کا بننا بگڑنا دیکھئے!

خانہ بربادی کسی کی ہو کسی کا گھر بنے

الحمد للہ! آج ان دو حسرت نصیبون کی شادی کی بڑی دھوم دھام اور سرگرمی سے تیاریان ہو رہی ہین جن مصیبت زدون کی رام کہانی اور جن کے عشق و محبت کا فسانہ ابتدا سے ہی اس مختصر رسالہ مین لکھا گیا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرشن کی سجی ہوئی کوٹھی کسی کم سن شوخ و شنگ عروس کا نمونہ بن رہی ہے کثرت مہمانان
سے خوب گھما گھم ہے اور خاموشی کا وہ حیرت انگیز سین جو یورپین جنٹلمینون کے بنگلے
کی طرح ہمارے دوست کی کوٹھی پر چھایا رہتا تھا ہنسی مذاق اور چہل پہل سے بالکل متضاد
ہو گیا ہے۔ پائین باغ کو اس سادگی سے سدھارا ہے کہ عروس بہار نے اسکو خاص مسکن
قرار دیا ہے۔ روشون کے کنارے کنارے سبزہ اس انداز سے جمایا ہے کہ تو عمر
معشوقون کا سبزہ حسن بھی پانی بھر رہا ہے۔ ابرق روشون پر نہین چھڑکا گیا ہے بلکہ سطح
زمین کو آسمان پر پہونچا دیا ہے۔ سرو کے مقابلہ مین فوارے نصب کئے گئے ہین جن مین سے
پانی نکل نکلکر درخت کی شکل بن جاتا ہے۔ پختہ نہر جس مین دریائے جمن سے پانی آتا ہے
جوش و خروش کے ساتھ روشون کو کاٹتی ہوئی ایک پختہ حوض تک چلی گئی ہے جس مین
سرخ۔ سبز اور زرد رنگ کی مچھلیان جمنا باغ (باغ سیٹھ لچھمن داس صاحب بھی آئی ای)
سے عاریتاً لاکر ڈالدی گئی تھین۔ اور پھولون اور چھوٹے چھوٹے پودون کی کیاریون مین
خوشنما اور سڈول سنگین بت نصب ہین اور ان مین سے کسی کے سر اور کسی کے ہاتھ
پاؤن سے فوارہ چھوٹتا ہے۔ کہین وسط چمن مین کتے کا اسٹیچو (Statue) رکھا ہوا ہے
اور کہین طاؤس کا جس کی دم مین ایسی رنگ آمیزی کی گئی ہے کہ بالکل جاندار معلوم ہوتا
ہے۔ پھولون کی خوشبو سے دماغ معطر ہو رہا ہے اور درختون کی سبزی اور سبز پودون کی
چمن بندی آنکھون مین کھبی جاتی ہے۔ وسط باغ مین ایک چبوترہ پر مونڈھے کرسیان
پڑی ہوئی ہین اور دو کڑیان کھڑی کرکے فراشی پنکھا آویزان کیا گیا ہے۔ کوٹھی کے
برآمدے مین آبی رنگ کی سفیدی کی گئی ہے اور صدر دروازہ کو چھوڑکر باقی کے اور
دروازون مین خوشبودار پھولون کے گملے رکھے ہوئے ہین۔ وسطی ہال کی دیوارین سنہری
منقش کاغذ سے قد آدم سے اوپر اوپر منڈھی گئی ہین اور نیچے نیچے آبی رنگ کی سفیدی
نفاست کے ساتھ کی گئی ہے۔ اس کی آرائش مین کرشن اور مدن کی نفاست پسند طبیعتون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نے کوئی بات اُٹھا نہین رکھی

محفل آراستہ ہے اور شہر کے رؤساء اور بیرونجات کے مہمان شریک جلسہ ہین - نوشہ کے بیٹھنے کے واسطے سبز مخمل کا مسند تکیہ جسپر زردوزی کا کام کیا ہوا ہے اور جو راجہ ہاتھرس نے خاص اسی واسطے بھیجا ہے صدر مین لگا ہوا ہے - طائفہ کھڑا ہونے کے واسطے تیار ہے مگر صرف ہمارے دوست کی آمد توقف کا باعث ہو رہی ہے - ہم کوٹھی کی آرایش کو دیکھ دیکھکر عشعش کر رہے تھے کہ یکایک گھڑگھڑاہٹ کی آواز آئی اور اُسکے ساتھ ہی ایک چار پہیہ کی کھلی ہوئی پر تکلف گاڑی کوٹھی کے ٹیکو کی برابر کھڑی ہوئی دکھائی دی اور تین ہم سن نوجوان ایک بہت باریک اور خوبصورت ریشمی لباس زیب تن کئے ہوئے ہال مین داخل ہوئے تینون کا لباس یکسان اور نرالے فیشن کا ہے جسکو کلکتہ کی تراش خراش اور مشین کی اعلیٰ درجہ کی سلائی نے اور بھی خوش وضع بنا دیا ہے - تینون نے اہل محفل کو جھک جھک کر سلام کیا اور ایک مسند پر اور دو راست و چپ کی طرف اُسی طرح بیٹھ گئے جیسے کسی بادشاہ کے وزراء اُسکے تخت کے ادہر ادہر کرسی وزارت پر قرار پذیر ہوتے ہین -

ناظرین! کیا آپنے ان کو نہین پہچانا؟ - دیکھئے! وہ جو مسند پر جلوہ افروز ہے وہ تو اس ناول کا ہیرو اور اس جلسہ کا نوشہ کرشن ہے اور اُسکے راست و چپ مین اُلفت رائے اور مدن ہین جن کے نام سے آپ بخوبی واقف ہونگے - ان کے بیٹھتے ہی چند روز علی گڈہ کی مشہور ڈرامہ اپنا کرتب اور ہنر دکھانے کو مستعد ہوئی اور کچھ دیر تک الاپنے کے بعد ہندوستان کے مشہور سخنور حضرت ذوق کا سہرا گایا اور پھر غزل اور ٹھمری وغیرہ کی باری آئی - گو آواز مین وہ شیرینی اور دلفریبی تو نہتی جو خواہ مخواہ نوجوان دلون کو موہ لے مگر اُس کا علم موسیقی کی پابندی کیساتھ گانا اور کبھی اشارون کنایون سے اپنی مایوسی اور حسرت نصیبی ظاہر کرنا - کبھی دامن پھیلا کر دعا مانگنا - کبھی کلیجہ مسوس کر بیٹھ جانا - بالون کو پریشان کر کے ایک لفظ کو سو سو طرح بتانا اُس کی آواز کو ضرور موثر بنائے ہوئے تھا صورت و

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل کی سوز و نیت کے اعتبار سے تو اُسے رونق محفل کہنا سب سے معلوم ہوتا تھا - کیونکہ بیہ فربہ اندام اور چڑھی ہوئی عمر کی تھی مگر اُس کا تال و سُر کا ساتھ گانا اور خصوصاً بیہ ناغلم موسیقی میں حذاق رکھنے والوں کو ضرور بیقرار کیے ہوئے تھا -

اسکے بعد نقابوں کا سلسلہ آگے بڑھا - اُن کی آمد - درہ دہنی اور حاضرین کے پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے - اِن کا مسخرا پن ابھی ختم ہونے پایا تھا کہ اُدھر مغرب میں آفتاب کی ٹکی تمام ہوئی - اور گوشہ مشرق سے چاند کی تیزی سے بڑھتی ہوئی روشنی کا سامان تیار تھا اور فوراً محفل روشنی سے جگمگانے لگی - اسی شبہ لکھنؤ کی زہرہ کا ناچ ہوا - اسکے ناز و انداز چہل پہل اور قیامت تک شوخیاں اُس کی دلکش آواز سے مل کر سامعین کے دلوں کو تڑپانے لگیں - شوق بھری ہوئی نگاہیں اسکے دلفریب چہرے کی دور سے ہی بلائیں لینے لگیں - اسکے عابد کش زلف فریب حسن و جمال - گوری گوری گردن - نازک پھول سے سرخ سرخ رخسارون کی چمک - کمر کی لچک اور شگفتہ و رُوح نواز بنے تھوڑی دیر کے واسطے سامعین میں سے ہر ایک کو والہ و شیدا بنا لیا - بلا کا سماں بندھا ہوا تھا - ہر ایک محو حیرت تھا - خاموشی چھائی ہوئی تھی صرف زہرہ کی دلکش آواز تھی جو کانون کی راہ دل و جگر میں نشتر کی طرح پیوست جاتی تھی -

اسکے گانے کے بعد رقص کو کسی رسم کے ادا کرنے کے واسطے زنانخانہ میں بلایا گیا جلسہ دس بجے شب تک بدستور ہوتا رہا -

یہان تو عیش و نشاط کی گرمجوشیان اس انداز سے دلچسپی کے ساتھ گذر رہی تھین آئیے اب راجہ صاحب کے گھر کی سیر کرین کہ وہان کیا ہو رہا ہے؟

مکان تو وہی ہے جسکی پہلے بھی آپ کئی مرتبہ سیر کر چکے ہین مگر اس وقت کچھ اور ہی حالت ہے - در و دیوار سے خوشی و خرمی ٹپکی پڑتی ہے - کل مکان پر اندر باہر سے سفیدی کی گئی ہے اور صدر دروازے پر قسم قسم کے درخت اور جانورون کی تصویرین اور انکے اوپر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے نقش و نگار کھینچ کر کچھ ایسی رنگ آمیزی دکھائی ہے کہ جو آنکھون کو بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ یہان بھی خوب چہل پہل ہے۔ گو مردانہ مکان تو اس قدر رونق پر نہین ہے مگر زنانہ مکان تو مہمانون سے ایسا بھرا ہوا ہے جیسا عشاق کا دل نئے نئے ارمانون اور طرح طرح کی تمناؤن سے۔ رادھا دالان کے ایک گوشہ مین ملگجا سا دوپٹہ اوڑھے ہوئے خاموش بیٹھی ہوئی ہے مگر اسکی ہم سن سہیلیان آ آکر اسے بار بار چھیڑتی ہین اور یہ شرما شرما کر گردن جھکا لیتی ہے۔ مگر شادی و غم کے آثار کہین چھپائے سے چھپ سکتے ہین۔ دلی انبساط کا گلابی گلابی عکس گوری گوری جلد سے اسی طرح پھوٹ نکلتا ہے جس طرح آفتاب کی شعاعین پردۂ ابر سے یا کسی شعلہ روئے حسن کی جھلک نقاب سے۔

گو اس کی مچلی ہوئی آرزوئین اور تمنائین پیر پھیلا پھیلا کر اسے بیخود بنائے ہوئے ہین مگر جسمی شرم و حیا بار بار اسکے چہرے پر چھائی ہوئی مسرت کی سرخی کو زائل کر دیتی ہے۔

رادھا کی مان اور چمپا آج کل کام کاج اور انتظام مین اسقدر مشغول ہین کہ ان کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہین ہے۔ ہر وقت یہی خیال ہے کہ کوئی بات ایسی نہ ہو جس سے بعد مین سبکی ہو۔

ہم کو آئے ہوئے ابھی دس پندرہ منٹ سے زیادہ نہ ہوئے ہون گے کہ چمپا نے رادھا کے کان مین کچھ کہا جسکا جواب اس طرح دیا گیا:

رادھا۔ اچھا انھین ڈولی سے اتروا کر یہان لے آؤ۔ گوکلی اور رام پیاری (رادھا کی خالہ زاد بہن) کو بھی اپنے ہمراہ لیتی جاؤ۔

ڈولی دروازہ مین رکھی گئی۔ کہار ہٹ گئے اور چمپا نے بڑھکر پردہ اٹھایا اور ایک حور طلعت نازنین ڈولی سے باہر آئی۔ ہائے! اسکا بوٹا سا قد کیسا پیارا پیارا دل مین رکھ لینے کے قابل ہے قیامت کی رعنائیان قدرت کے سگھڑ ہاتھون نے اس مین کوٹ کوٹ کر بھر دی ہین۔ اسکی چال ڈھال اور ناز و انداز کو دیکھکر دل لوٹا جاتا ہے اور بیساختہ آنکھین فرش راہ کر دینے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو جی چاہتا ہے غرضکہ بہر و خوشخرام بصد آن و بان خرامان خرامان رادھا کے پاس پہونچی
ہائے! اس وقت تو اس مختصر سی بسہ دری مین قیامت ہی کا سین نظر آتا ہے۔ اِدہر تو یہ
پرچہم اپنے دلفریب اور خداداد حسن کے گھمنڈ اور بھرے ہوئے جوبن کی ہوا مین بھری غضب کی
بناؤ ٹون کا سامان کئے ہوئے سامنے آکھڑی ہوئی ہے اُدہر سے رادھا اسکے خیر مقدم کو اٹھی
ہے (ع) الٰہی خیر جالون کی کہ چوٹین ہین مہ پیکر کی۔
زہرہ و مشتری دونون ایک ہی خانہ مین ہین۔ نہین نہین شمس و قمر بھی برج ہی
آ گئے ہین۔ کہان رادھا کا وہی زرد رنگ کا دوپٹہ جو اُبٹن سے لگکر اور ہو گیا تھا اور کہان
ہے اور کسی قسم کا زیور بھی اس وقت باز نین کے گورے گورے جسم پر نہین ہے مگر اسکا سادگی
آمیز دلفریب شبابی رنگ اور جوش شباب کی بہار اشارون ہی اشارون مین کہہ رہی ہے
(ع) حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را
اور اس جامہ زیب حسن کی دلربائی پر اس سیلے کچیلے دوپٹہ نے بھی غضب کا عالم پیدا کر دیا ہے
اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید نے کسی ایسے ہی موقعہ پر یہ مضمون لیا ہے
اگر بنی کا ہے گماں تجھ کو تماشا گیری کا
رنگ لایا ہے دوپٹہ ترا میلا ہو کر
دونون باہم گلے ملین اور بیٹھکر مہین کرنے لگین۔ یہ منشی بنسی دہر مین اسقدر ریکانگت اور ربط ضبط ہے کہ یہ لڑکی
کی لڑکی ہے اور اسکے والد اور منشی بنسی دہر مین اسقدر یکانگت اور ربط ضبط ہے کہ یہ لڑکی
ایک ہی خاندان کے ممبر معلوم ہوتے ہین اسکا نام اختر ہے اور رادھا اور اس مین چہوٹا
اور باہم ایکدوسرے سے محبت رکھتی ہین۔
اختر رادھا سے دو چار عمر مین زیادہ ہے۔ اور اس کی شادی بہی حاجرہ کے ایا
کے ساتھ عنقریب ہونیوالی ہے۔ ہم ان کی اس وقت کی گفتگو بھی نذر ناظرین کرتے مگر
بخیال طوالت نہین کرتے کسی نہ کسی ریپریزنٹیٹو باب کی اس سے درگذر کرکے افسوس کرتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ ناظرین کو پہلے سے انٹروڈیوس نکرا سکے - خیر

شادی کی دھوم دھام اور ہندوستانی مراسم کے تحریر کرنیکی نہ ہماری عدیم الفرصتی اور اختصار پسند طبیعت ہی اجازت دیتی ہے نہ معزز ناظرین ہی کو غالباً اس سے کوئی خاص دلچسپی ہوگی لہذا مختصراً صرف اس قدر عرض کئے دیتے ہین کہ دوسرے دن اُن کی شادی موافق رسم بڑی دھوم دھام اور تزک و احتشام کے ساتھ ہوگئی - مگر نہ مشتاق لگا ہین ایک دوسرے کی نیت بھر کر کھلم کھلا زیارت کر سکین نہ اُن کی دلی آرزوئین اور تمنائین ہی نکلنے پائین کیونکہ اہل ہنود کی رسم کے موافق مکلاوہ (جسے انگریزی مین سیکنڈ میرج (Second Marriage) اور ہندی مین گونا کہتے ہین) ہونے تک زن و شوہر ایک دوسرے سے بات بھی نہین کر سکتے ہم آیندہ کی امیدون اور اس خیال سے کہ وہ ایک دوسرے کے واسطے ہین اُن کی کلیجے ہاتھ ہاتھ بھر کے ہو گئے

چونکہ اس سین مین بھی اب کوئی تازہ بہار نہین لہذا پھر دوسری طرف متوجہ ہوتے ہین اور آپ کی گوپی ناتھ عرف جنٹلمین سے ملاقات کراتی ہین کہ وہ کہان اور کس حال مین ہے -

جنٹلمین ایک وسیع مکان کے دالان مین چارپائی پر پڑا ہوا ہے - دو شخص اس کی چارپائی کے قریب بیٹھے ہوئے ہین منجملہ اُن کے ایک جنکے سفید بال ظاہر کر رہے ہین کہ زمانہ انھین بہت سی رنگ دکھلا چکا ہے اور اپنے نشیب و فراز سے بخوبی واقف کر چکا ہے جنٹلمین کے والد ہین اور دوسرا جنٹلمین کا ہم عمر معلوم ہوتا ہے اُسکا دوست ہے اور اُسکا نام رگھبر دیال ہے اُن کے اداس چہرون پر بلا کی حسرت برس رہی ہے رنج و غم کی علامتین پیشانی پر اسی طرح منقوش نظر آتی ہین جیسے تحریر کے حروف کتاب مین -

پنڈت امرناتھ (جنٹلمین کے والد) پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے اور آنکھون مین بھرے ہوئے آنسو امنڈ امنڈ کر رخسارون پر جدول کشی کرتے ہوئے سطح زمین پر گر رہے ہین - ایک ہاتھ سے کلیجہ پکڑ رکھا ہے اور دوسرا ہاتھ مریض کی نبض پر ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مریض کی حالت دمبدم بگڑتی جاتی ہے اور پنڈت امرناتھ بار بار گھبرا گھبرا کر پوچھتے ہیں "بیٹا اب کیا حال ہے؟"

مریض:- بابا جان اچھا ہوں - مگر اب آخری وقت ہے - کلیجہ بیٹھا جاتا ہے - دل بیٹھا جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں بیکار سے ہو گئے ہیں - تمام اعضا اپنے اپنے کام میں سست نظر آتے ہیں اور اب میری زیست کی کچھ امید نہیں ہے -

ان دلخراش باتوں کو سن کر پنڈت امرناتھ بے اختیار رونے لگے اور ہچکی کرتے ہوئے باہر اٹھ گئے -

سنٹلین:- رگھبر دیال! تو آج ہماری محبت کا فیصلہ ہو گیا - ہے پیاری راز آج ہمیشہ کے واسطے کمبخت کرشن کے ساتھ والبستہ کر دی جائیگی

اے میری چھپی ہوئی قسمت! کیا مجھے اب رشک کی آگ میں جلنے کے لئے زندہ رہنا ہوگا نہیں! ہرگز نہیں! تو اس وقت ضرور میرے کام آئیگی (خنجر دیکھ کر)

اے دل خانہ خراب! تو نے مجھے خوب پریشان و رسوا کیا - کیا ہی ناداری تھی کہ میری رفاقت چھوڑ کر دم کے دم میں اس منگل کے پہلو میں جا بیٹھی - مگر یاد رکھ! وہ تجھے پیروں تلے کچل ڈالیگی اور ہرگز تیری قدر دان نہ ہوگی (خنجر دکھا کر)

زمانہ کی حیلہ سازی اور فلک ناہنجار کی افتاد پردازی سے اب یہ تو امید نہیں کہ کسی طرح اس نازک کمر تک رسائی ہو - مگر ہاں

پھینک دیں گے اس ہم چیر کے پہلو اپنا
اس پہ قابو نہیں دلبر تو ہے قابو اپنا

رگھبر دیال:- مگر جان دینے سے فائدہ؟ - گوپی ناتھ! جان ہے تو جہان ہے - جان سے بڑھکر دنیا میں کوئی شے نہیں - اسکے علاوہ دنیا باتید قایم مشہور ہے - بن تو پاپاد شہنشاہ فرانس کہا کرتا تھا "کوئی بات مشکل اور ناممکن نہیں ہمت شرط ہے" -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد

اگر خارے بود گلدستہ گردد

اُس کی رائے تھی کہ "ناممکن" کا لفظ جسکے معنے ناممکن ہین عقلمند اور دی حوصلہ اشخاص کی ڈکشنری سے نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ کوئی بات ایسی نہین جس کا پورا ہونا ممکن نہ ہو۔ اور جو اپنی اسی خیال کو مدنظر رکھکر یورپ کے تمام بڑے بڑے ملکون پر شاہانہ فتح حاصل کی اور اپنے بلند حوصلگی کے طفیل مین اُسنے ایک معمولی پیادہ کے گریڈ سے ملک فرانس کی شہنشاہی حاصل کی۔

انسان چھوٹے بڑے مصائب پھرتے ہین اور وہ اُنھین دارد سے تلخ سمجھکر گوارا کر لیتا ہے اور اپنی سادی اُمیدین خدا کے بھروسے پر یہہ کہکر چھوڑ دیتا ہے کہ

اُسے فضل کرتے نہین لگتی بار

نہو اس سے مایوس اُمیدوار

علاوہ ازین زمانہ کبھی یکسان حالت مین نہین رہتا۔ اگر آج تمھارے خلاف ہے تو کیا کل تمھارے موافق نہ ہوگا؟

رات دن گردش مین ہین سات آسمان

ہوگا کچھہ نہ کچھہ گھبرائین کیا

اے پیارے دوست! صبر کرو اور خوش رہو! اے مُبتلا درد وہ جو چاہیگا سو کریگا۔

اے مہین! ہائے غضب: اُف!!

اے گھبرا دیال! گوپی ناتھ! گھبرانے سے کوئی کام نہین چلتا۔ عقل سے کام لو! گھبرانے اور بالکل مایوس ہو جانے ہی کا یہہ نتیجہ ہے کہ تم اس خطرناک حالت مین ہو۔ ورنہ تمکو کوئی مرض نہین ہے۔ عشق و محبت کے فاسد خیالات کو کچھہ عرصہ کے واسطے دل سے دور کردو ہائے! تمھین اپنے ضعیف العمر والدین کا کچھہ بھی خیال نہین ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنٹلمین - پیارے دوست! اب زندگی کی کوئی اُمید نہین اور ؎

شکلِ اُمید تو کب ہمکو نظر آتی ہے
صورتِ یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی ہے

مگر پرمیشور کا شکر ہے ؎

سب حسرتون کا یاس نے کھٹکا مٹا دیا
جن سے خلش تھی دل مین وہ کانٹے نکل گئے

رگھبیر دیال - مگر کیا تمنے نہین سُنا ؎

جان دینے مین بھی ہے ترکِ وفا کا پہلو
وہ یہہ سمجھینگے جفا میری اُٹھائی نہ گئی

جنٹلمین - ہائے! تو کیا کرون! کچھہ بن نہین پڑتا - عجب بے بسی ہے (بیوی کی) پیاری راجو! تو نے مجھے بہت ستایا ہے - لے اب مین تیرے وصل کا ارمان لئے ہوئے دنیا سے جاتا ہون - یہ الفاظ کچھہ ایسے حسرت انگیز لہجہ مین ادا کئے گئے تھے جنہون نے سُننے والون کو آٹھ آٹھ آنسو رُلا کر ہی چھوڑا -

اسکے والد بھی اب پھر اسکے پاس آ گئے تھے - اور اُس کی دمبدم بگڑنیوالی حالت کو دیکھہ دیکھہ کر شمع سان آنسو بہا رہے تھے - ہائے ہائے ہائے! ناظرین! کلیجہ دونون ہاتھون سے تھام لیجئے یہ کوئی معمولی سین نہین ہے - ہائے بڑا جانگداز حادثہ ہونے والا ہے - ایک نوجوان عاشق اپنے حسرت و ارمان لئے ہوئے اس دنیائے دون کو ہمیشہ کے واسطے مالودار کہکر کوچ کرتا ہے - اپنے مان باپ دوست احباب اعزا و اقربا - ریاست - جائداد اور حتیٰ کہ اپنی معشوقہ کو اسی جگہ چھوڑ کر اور مصائب و تکالیف سے دلتنگ اور وصلِ دلبر سے مایوس ہو کر عروسِ مرگ سے ہم آغوش ہونا چاہتا ہے - ہائے ہائے ہائے -

مریض کے ہاتھ پاؤن سرد ہو ہو کر اکڑنے لگے - آنکھین پتھرانے لگین اور لمبے لمبے سانس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نے لگے۔ ہائے ہائے! غضب ہوا جاتا ہے۔ ایک نوجوان گبرو۔ والدین کی آنکھون کا تارا۔ دوستون اور رفیقون کا سچا ہمدم۔ پڑھا لکھا۔ لایق فایق بے بسی اور مایوسی کا شکار ہو کر دنیا سے اُٹھا جاتا ہے!!

اے فرشتۂ اجل! کیا تجھے رحم نہین آتا؟ خدا کے واسطے اس کی جان لینے سے باز آ! دیکھ! اسکا باپ کیسا بلک بلک کر رو رہا ہے۔ اس کی مان کے رونیکی آواز کوٹھی کے اندر سے برابر آ رہی ہے۔ رحم! رحم!! رحم!!!

خدا! اپنی خدائی کے واسطے اس کے والدین کی ضعیف العمری پر۔ اسکی جوانی پر اس کی خوبصورتی پر رحم فرما!!

ہائے! اس کی حالت اسقدر بگڑ گئی ہے کہ وہ دو چار ہی منٹ کا مہمان نظر آتا ہے۔ اُسنے اپنے بوڑھے باپ کے آگے ہاتھ جوڑے اور اُسکے مقدس پیرون پر سر کو رکھ دیا اور اپنی والدہ کو جو کوٹھی مین بیٹھی زار زار رو رہی تھی بلایا اور اُسکے پیرون پر ہاتھ رکھا۔ ہائے! یہہ کس غضب کا دلخراش سین تھا۔ بوڑھے مان باپ دہاڑین مار مار کر رو رہے تھے اور وہ اپنی پیاری مان کے پیرون پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

مان (اپنی بھرائی ہوئی آواز مین) گوپی! ہائے تو نے بڑھاپے مین ہمین دغا دی ہائے ہائے اگو مین لٹی جاتی ہون۔ میری آنکھون کا تارا۔ میری چاند سی صورت کا بیٹا دنیا سے اُٹھا جاتا ہے۔ (رو کر بیتاب ہو گئی اور گوپی کو فرط محبت سے سینہ سے لگا لیا)

گوپی! ماتا! دہیرج دہرو اور پرمیشور کو یاد کرو۔ گو تمھاری کشتی منجدھار مین ٹوٹی ہے مگر سب کی پار لگانیوالا تمھاری بھی مدد کریگا۔

پھر مریض بھی جوش رقت سے بیتاب ہو گیا اور آنسو مان کا دریا آنکھون سے جاری ہو گیا اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔ ہان آخری عبرت انگیز الفاظ جو ٹوٹے پھوٹے لہجہ مین اُسکی زبان سے نکلے وہ یہ شعر تھا

جس مین الفت نہ حسینونکی ہو وہ دل اچھا | جو نہ مایل ہو بتون پر وہ طبیعت اچھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہائے! کچھ ہی دیر بول بند رہنے پر اُسکا منکا ڈھلک گیا اور طائر روح پھڑپھڑا کر قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔

ہائے! پٹس پڑ گئی۔ ہائے گوپی! ہائے گوپی کی آواز بلند ہوئی۔ اُس کی والدہ غش کھا کر گر گئی اور اُسکے والد بھی پچھاڑیں کھانے لگے۔

ناظرین! یہ ٹھیک وہی وقت تھا جبکہ کرشن اور رادھا کی قسمتیں ایکدوسرے کے ساتھ وابستہ ہو رہی تھیں۔ ہائے اس زمانہ کی دورنگی غضب کی ہے۔ ایکجگہ خوشی کے شادیانے بج رہے ہیں اور دوسری جگہ رونے پیٹنے کی آوازیں مکان کی چہار دیواری سے سر ٹکرا رہی ہیں۔ جنٹلمین کی تجہیز و تکفین کے بعد اُسکے والد نے اپنی کل جائداد و حقیقت واقع ملکہ ہوشیار و فروخت کر کے کچھ روپیہ سے شہر متھرا کے قریب ایک دھرم شالا بنا دی اور اُس میں مرحوم گوپی کا نام کندہ کرا دیا اور باقی روپیہ دھرم سالہ کے نام سے بینک میں جمع کر دیا جسکے سود سے ابتک اُس میں ٹھہرنے والے غریب مسافروں کو خوراک دی جاتی ہے۔

جنٹلمین اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اور اُسکے بعد کوئی ایسا نہ تھا کہ اُن کی تسکین کا باعث ہوتا۔ گوپی کے غم نے بوڑھے والدین کو اسقدر دنیا سے متنفر کر دیا کہ اُنھوں نے برسانہ (ضلع متھرا میں اہل ہنود کا ایک مشہور تیرتھ گاہ ہے) میں جا کر ایک کٹی بنائی اور پیدا کرنے والے کی یاد میں زندگی کے بقیہ دن تمام کئے۔

اختتام

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست | آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

شادی کے دو ہی تین مہینے بعد مگلاوہ کی بھی رسم ادا ہو گئی۔ مشتاق نگاہوں نے ایک دوسرے کے گلشن حسن کی خوب ہی سیر ہو کر سیر کی۔ مدت کے پالے ہوئے حسرت و ارمان نکالے گئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ کرنے بھی ہوئی شکایتیں کی ہوئیں - چھیڑ چھاڑ بھی ہوئی - غرضکہ شب وصل کے مزے پورے پورے طور پر حاصل کئے اور دن عید اور رات شب برات ہونے لگی - شادی کے دو سال بعد بخوبی ۱۸۸۱ء بمقام بریلی کو پوتا پیدا ہونے کی بڑی خوشی ہوئی - جلسہ رقص و سرود کی ٹھیری اور خوب خوشی منائی گئی - اور اسکا نام رام چندر رکھا گیا - گر افسوس! رادھا کی خوشی دوگانہ کی اور راہ شدید پر ہنوز سات سال بھی نہ گذرے پایا تھا کہ ظالم آسمان نے ہر ماری کا نشانہ اس کے سر پر سے اٹھا لیا - کرشن کے رنج و غم کی انتہا نہ تھی مگر بے بس تھا بجز صبر کیا کر سکتا تھا - ہاں اس نے دوسری شادی کرنے سے قطعی انکار کیا اور اپنی پیاری بیوی کی یاد میں اپنے لختِ جگر نور نظر رام چندر کی تعلیم و تربیت میں مشغول ہو گیا -

تتمہ

ہو گیا تھا گر ہمیں مشغولِ غیر
پھر وہی یاد آ گیا یاد نہ بخیر

بے پردگی! بے پرسگی!! ہائے کمبخت تیرے ہی لئے ہوئے کتنے ہی کی جان تیری ہی بدولت گئی - تو نے رادھا کی نہ صورت اسے بریلی میں دکھائی ہوتی نہ ملک الموت اس کی جان کا گاہک ہوا ہوتا - او کافر بے پیر! تو نے ہی رادھا جیسی عفت مآب کی عصمت پر دوار کا دھیش کے مندر میں حملہ کرایا - تو نے ہی دریائے جمن میں کشتی غرق کرائی - تو نے ہی طوافِ تیرتھ امین بڑی بڑی عصمت مآب خاتونوں کے کانوں کو مغلظات سے آشنا کیا -

ناظرین! بے پردگی کیا ہے؟ - بدکار عورتوں کے شکار کی بنسی - حسن پرست طبیعتوں کی گلشن -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فاحشہ عورتوں کی کفیل۔ عفیفہ اور پارسا بیبیوں کو گمراہ کرنیوالا آلۂ عصمت کی دشمن ننگ و ناموس
کی جڑ اکھاڑنے والا۔ بلیچہ۔ ہندوستانی تہذیب کے نہر سے بڑا بڑا ہونیکا گھڑا۔
کہان ہین وہ حضرات جو نئی ریفارمر کے لباس مین بے پردگی سے سجیکٹ پر زور دے کر بحث
کرتے ہین؟۔ کہان ہین وہ خوشامد پسند حضرات جو ایسے ریفارمرون کی ہان مین ہان ملاتے ہین
آئین اور اس ناچیز تاول کو بغور ملاحظہ فرمائین اور سچی دل سے کہین
ناظرین بے پردگی بڑی بلا ہے۔ اور ایشیائی سوسیٹی کی موت ہے۔ مگر افسوس جو شخص اسکا پسند
اور اگاوٹ باز طبیعتون پر اس کی سادگی سے بچکانہ نقش جمانے مین اسی کی
تائید ہے۔ میننگ مین اسی کے متعلق ذکر و اذکار۔
بھارت ورش! افسوس! تیری دردمند تیرے ہی سپوتون کے ہاتھون ہو رہی ہے
جب تیرے سپوت بے پردگی اور فحش کو رواج دینا چاہین تو انگریزون کے قانون کو کھائی
کے اجراء مین کیون قائل ہو؟ بڑے شرم کی بات ہے افسوس! صد افسوس!!
یہ وہی بھارت ورش ہے جہان کی عورتون کو غیر لوگ آنکھ سے بھی نہین دیکھ سکتے تھے
مگر ہائے ہائے آج اُن کی یہ درگت ہو رہی ہے کہ قانون کھائی جاری ہونے والا ہے
یہ اُن کی درگت نہین بلکہ اے بھارت ورش کے رہنے والو! اے ہندوستان کے نام پر جان
دینے والو! یہ تمھاری۔ تمھاری عزت و آبرو کی۔ تمھارے بزرگون اور تمھارے پیارے
ملک کی درگت کی جا رہی ہے۔ اے ہندوستان سننے والو! اٹھو اب سونیکا وقت نہین ہے
آنکھین کھولکر دیکھو کہ تمھارے پیارے ملک کیساتھ کیا برتاؤ اور کیسا ظلم ہو رہے
ہائے! تمھاری غیرت۔ تمھاری حمیت کہان اڑ گئی؟۔ کیا تمھارے رگون مین خون نہین
ہے؟۔ اور اگر ہے تو کیا وہ سرد ہو گیا؟۔ کیا وہ ایسے موقعہ پر جوش نہین کھائیگا؟۔
کیون نہین تم بہادر ہو۔ بہادرون کی اولاد اور بہادر ملک مین پیدا ہوئے ہو تمھین اپنی عزت
اپنے ملک کی عزت اور اپنے ہم وطن بھائیون کی عزت کا اگر خیال ہے تو پھر ایک کوشش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرو اور قانون دکھائی پاس ہونے دو۔ بے پردگی کا رواج قطعاً موقوف کردو۔

میں خیال کرتا ہون کہ شدید یہہ الفاظ آپ کے دبے ہوئے جوش کو ابھار دین۔ مگر نہین۔ اسکا استعمال نرمی سے کرو۔ ہر کمر مین جلسے کرو اور اُس مین انسداد قانون دکھائی و بے پردگی کی بابت رزولیوشن پاس کرو اور گورنمنٹ سے ہاتھ جوڑ کر درخواست کرو۔

ہندی گورنمنٹ نیک اور رحمدل ہے وہ تمھاری اس مناسب کارروائی کو پسند کریگی اور تمھارے مقصد مین کامیابی ہوگی۔

بھارت ورش اما گورنمنٹ سابق مین تو نے عورتون کو آزادی دے رکھی تھی مگر وہ اور زمانہ تھا۔ ہائے اب وہ طبیعتین ہین نہ وہ مزاج ہین۔ نہ ویسے آدمی ہین۔ حتیٰ کہ نہ وہ زمین ہے نہ وہ آسمان ہے

ہم پردہ کے متعلق بہت کچھہ بحث کر چکے ہین اور زیادہ تحریر کی ضرورت نہین سمجھتے۔ ہان قانون دکھائی کے انسداد کے واسطے ارباب قوم کی خدمت مین جو کچھہ عرض کرنا تھا وہ بھی کر چکے اور اب رخصت چاہتے ہین۔

اب تو جاتے ہین بتکدہ سے میر
پھر ملین گے اگر خدا لایا

کتبہ محمد محسن عفی عنہ مقیم شہر میرٹھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خدنگ ناز

المعروف بہ

فسانہ امجد

دوبارہ چھپے گا

یہ وہ ناول ہے جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھون ہاتھ فروخت ہوکر مقبول طبائع خاص و عام ہوا۔ اس مین ایک مسلمان جنٹلمین اور فرانسیس لیڈی کے عشق کی داستان کچھ اس سوز و گداز کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ حسرت پسند طبیعتون کو دل کا سنبھالنا مشکل ہوجاتا ہے۔ لفظ لفظ سے حسرت برستی ہے۔ فقرہ فقرہ تیر و نشتر کا اثر رکھتا ہے۔ وصل کی تصویر ہجر کا نقشہ اس طرح دکھایا گیا ہے کہ دل تڑپ جاتا ہے۔ معزز اخبارون نے اس مین ریویو کرنے مین مصنف کے راے دیکر مصنف کے حوصلہ کو بڑھایا ہے اور اسکے نتیجہ خیز مضامین۔ پلاٹ کی خوبی۔ قصہ کی دلچسپی اور زبان کی شستگی کی تعریف کی ہے جسے ہم بوجہ طوالت درج کرنے سے معذور ہین۔ قیمت اسکی پہلے ۶ر رکھی گئی تھی اور اب صرف ۴ر کردی گئی۔ مگر انھین حضرات کے واسطے جو آج سے ۱۰ یوم کے اندر درخواستین باجازت ویلیو پے ایبل ارسال فرمائین گے ورنہ بعد مین وہی قیمت ۶ر علاوہ محصول ڈاک لی جائیگی۔ اسکے مصنف بابو رادھا موہن صاحب عاجز شہر اوسا

المشتہر

شیام لال محلہ قانونگویان شہر متھرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مادھوی کنگن

ناظرین! حسن و عشق کی قصے بہادری کی افسانی تو آپنے سنے ہی ہونگے
مگر ڈاکٹر آر سی دت صاحب کمشنر بردوان (بنگالی) کی اس
[illegible] مادھوی کنگن کو بھی ملاحظہ فرمائیے جو اپنے رنگ ڈھنگ
[illegible] سب سے نرالا اور خوبی مضامین مین ہر ایک سی دوبالا ہی۔ اسمین
راجپوتانہ کی بہادرون (جنکی بہادریان ضرب مثل ہین) کی دلیری اور
اولوالعزمی کے بیان کی علاوہ نوجوان ہرنیدر کی بہادری اور
ایک پاکدامن باعصمت عورت کا تذکرہ ہے۔ ہمکو اسکی زیادہ تعریف
کی ضرورت اسلئے نہین ہی کہ یہ ایک ایسی مشہور ناولسٹ کی تصنیف ہے
جسکی لیاقت اور ناول نگاری کا تمام ایشیا مین ڈنکہ بج رہا ہی۔ قبل ازین یہ کتاب
بنگالی زبان مین تھی اب بنظر دلچسپی عوام بدقت تمام اسکا ترجمہ سلیس اردو
مین کرکر عمدہ ولایتی دبیز کاغذ پر طبع کی گئی ہی قیمت عہ ہے

المشتہر منیجر مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

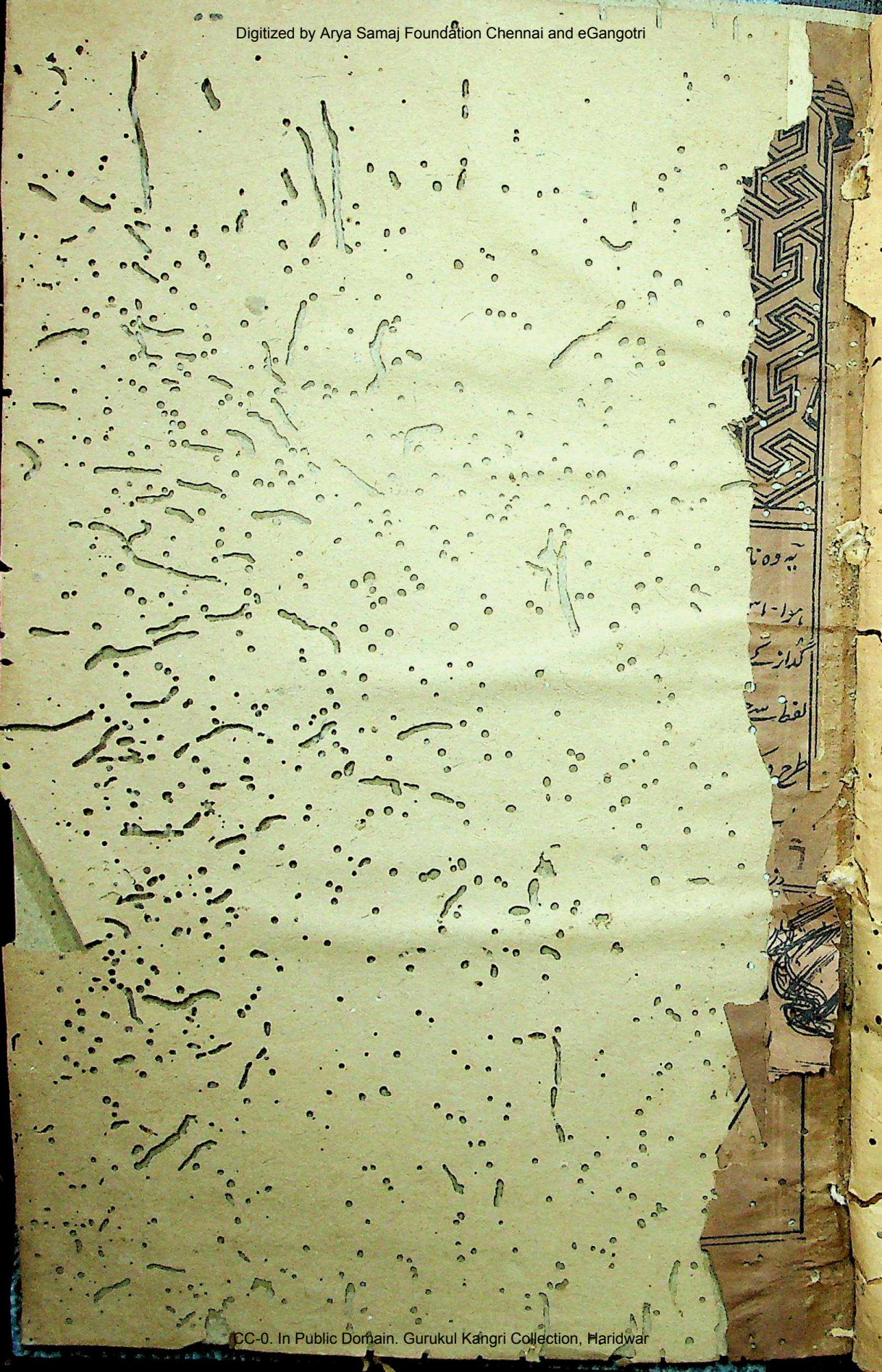

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar